نُصرة میگزین

شمارہ14: ذیقعد/ذوالحجہ 1434 بمطابق ستمبر/اکتوبر 2013

عطاء بن خلیل ابوالرَشتہ (امیر حزب التحریر):

تفسیر سورۃ البقرۃ آیت 83-86

سوالات کے جوابات

خلافت کا قیام افواج میں موجود مخلص افسران کی جانب سے نصرۃ (مادی مدد) فراہم کرنے سے ہی ہو گا

اے افواج میں موجود مسلمانو! اے اہل نصرۃ! اے موجودہ دور کے انصرہ! اٹھو اور اللہ کے دین کو قائم کرنے کیلئے حزب التحریر کو نصرۃ فراہم کرو

کس چیز نے امریکہ کو مرسی کا تختہ الٹنے پر مجبور کر دیا؟

حج ۔ خلافت کے زیر سایہ ایک امت کا سفر

اداریہ: اسلام ایک سیاسی اور روحانی عقیدہ ہے

مسلمانوں نے اس بات کو جان لیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے جمہوریت میں کچھ نہیں رکھا

مصر: نام نہاد خیالی جمہوریت کے خلاف فوج نے بغاوت کر دی

اصل راستہ صبر و استقامت کے ساتھ امت میں خلافت کے قیام کے ذریعے اسلام کے مکمل نفاذ کی فرضیت کی آگاہی پیدا کرنا اور مکمل نصرۃ (مدد) کے حصول کی کوشش کرنا ہے

شام کے مسلمانوں کے بچاؤ کی مہم

جان کیری کی آمد نامنظور۔ مہم

بولی اماں محمد علی کی، جان بیٹا خلافت پے دے دو

حزب التحریر کے ترجمان، نوید بٹ کے اغوا کے خلاف جاری بین الاقوامی مہم

نصرة میگزین: شمارہ14

Rs 30

اداریہ: اسلام ایک سیاسی اور روحانی عقیدہ ہے

پاکستان میں ہونے والے انتخابات کے نتیجے میں کم و بیش پچھلے حکمرانوں جیسے ہی لوگوں کے اقتدار میں آنے کے بعد اس بحث میں شدت آگئی ہے کہ کیا شریعت ہماری منزل ہے یا جمہوریت اور یقیناً یہ بحث پوری امت میں جاری ہے۔ مصر میں مرسی حکومت کے ہٹائے جانے کے بعد پاکستان کے دانشور حلقوں میں اس سوال پر بحث شروع ہوگئی ہے کہ اسلام جمہوریت کے ساتھ نہیں چل سکتا اور نہ ہی اسلام جمہوریت کے ذریعے اقتدار میں آسکتا ہے۔ شام میں مسلمانوں نے کسی بھی ایسے حل کو قبول کرنے سے انکار کردیا ہے جس میں شریعت کے مکمل نفاذ کی یقین دہانی موجود نہ ہو۔اس صورتحال نے یقیناً پاکستان کی سیاست پر بھی اپنے اثرات ڈالے ہیں۔ جس طرح شام کے مسلمان ہزاروں کی تعداد میں اسلام کے مکمل نفاذ کے لیے جانوں کا نذرانہ پیش کررہے ہیں تو ایسا ہونا کوئی حیران کن امر نہیں۔

یقیناً مسلمانوں نے مغرب کے بچھائے ہوئے جال کو مسترد کردیا ہے جس کو ایک امریکی پالیسی ساز، رچرڈ ہاس ،نے اس طرح سے بیان کیا ہے "اب مسلم جمہوریت ہدف ہے"۔ مسلمانوں نے اس بات کو جان لیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے جمہوریت میں کچھ نہیں رکھا۔ وہ اب جمہوریت کو اسلام اور اس کی شریعت کے نفاذ کی راہ میں ایک رکاوٹ سمجھتے ہیں۔

مسلم امہ میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر اسلام سے تعلق میں مضبوطی اور جمہوریت کے خاتمے اور خلافت کے قیام کے حوالے سے ہونے والی بحث میں اضافے نے مغرب کو بھی خبردار کردیا ہے۔ مغرب کے صف اول کے صلیبی رہنما ، برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلئیر کو اب مسلمانوں کے دل ودماغ کو جیتنے کی جنگ میں ناکامی کا اعتراف کرلینا چاہیے۔ مرسی حکومت کے ہٹائے جانے کے بعد بلئیر کے بیان نے اس جنگ میں مغرب کی ناکامی کو ثابت کردیا ہے جب اس نے کہا کہ "مذہب کا سیاسی نظام میں لازمی کردار ہونا چاہیے لیکن حکومت میں نہیں"۔ یہ کہہ کر بلئیر اور اس کے گروہ نے اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے کہ مذہب کے حوالے سے مسلم دنیا کا تجربہ مغرب سے یکسر مختلف ہے۔ عیسائیت کا اسلام سے تقابل نہیں کیا جاسکتا۔ عیسائی عقیدے کا ،جو محض روحانی عقیدہ ہے، اسلام کے عقیدے سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا جو روحانی اور سیاسی دونوں حوالوں سے اپنے ماننے والوں کی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

یقیناً بلئیر اپنی اس صریح غلطی کو جاننے کی قطعاً کوئی کوشش نہیں کرے گا۔ جس وقت عیسائی چرچ سائنسدانوں کو جلا کر ماررہی تھی تو خلافت سائنسدانوں اور دانشواروں کی ایک عظیم فوج کی سرپرستی کررہی تھی جس کے نتیجے میں ہونے والی ایجادات اور تبدیلیوں نے زراعت، صنعت، فلکیات، طب، حساب، کیمسٹری، فیزکس، تعمیرات اور ادب میں کئی دہائیوں اور کچھ صورتوں میں تو کئی صدیوں تک دنیا کی رہنمائی کی۔عیسائیت نے ان لوگوں کو قتل کرنے کی منظم مہم چلائی جو اس کے نظریات اور عقائد سے روگردانی کرتے تھے۔ خلافت مختلف عقائد کے ماننے والوں کی پناہ گاہ تھی جن میں عیسائی، یہودی، آتش پرست اور ہندو بھی شامل تھے۔ جس وقت عیسائیت اس بحث میں مصروف تھی کہ کیا عورت میں روح ہے یا نہیں تو اسلام نے عورتوں کو جائداد، وراثت، ووٹ،اپنی مرضی سے شادی کرنے، تجارت، سائنسدان،ڈاکٹر، جج اور سیاست دان بننے کا حق دیا ہوا تھااور یہ صورتحال خلافت کے پورے دور میں قائم رہی۔ جس وقت عیسائی دنیا قوم پرستی کے نام پر ایک دوسرے کے خلاف خونی جنگیں لڑ رہی تھی تو مسلم امت ایک قوم کے طور پر یکجا تھی، جس کی ایک ہی شہریت ،ایک ہی مملکت،ایک ہی فوج،ایک ہی بیت المال تھا،اور حج ان کے اس بے مثال کردار کا سالانہ عملی اظہار تھا جو یہ دِکھاتا تھا کہ کس طرح اسلام نے مختلف قبائل اور نسلوں کو ایک ہی لڑی میں پرودیا ہے۔

مغرب کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطی اور ناکامی کو تسلیم کر لے۔ صرف اسی صورت میں ان کی آنکھیں اس رحمت ،انصاف اور خوشحالی کو دیکھ سکتی ہیں جو اسلام نے انسانیت کو دینے کی پیشکش کی ہے۔ اسلام نے پہلے بھی صدیوں تک انسانیت کو اسلام کی رحمت سے منور کیا اور امت ایک بار پھر ریاست خلافت کے قیام کے ذریعے انسانیت کو اس رحمت کو قبول کرنے کی دعوت دے گی۔

تفسیر: سورۃ البقرۃ 83-86



عطاءبن خلیل ابوالرشتہ (امیر حزب التحریر) کی کتاب تیسیر فی اصول التفسیر سے اقتباس کا اردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ) (83)

(وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ) (84)

(ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ) (85)

(أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ) (86)

"اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب ہم نے (توریت میں) بنی اسرائیل سے وعدہ لیاکہ اللہ کے سوا (کسی اور کی) عبادت مت کرنا اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گذاری کرنااور قرابت داروں کی بھی اوریتیموں کی بھی اورغریب محتاجوں کی بھی اور جب عام لوگوں سے (کوئی) بات (کہناہوتو) اچھی طرح (خوش خلقی سے) کہنااور نماز کی پابندی کرنااورزکوٰۃ اداکرتے رہنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھرگئے ،اورتمہاری تومعمول کی عادت ہے، اقرار کرکے ہٹ جانا ۔ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب ہم نے تم سے یہ وعدہ (بھی) لیا کہ (خانہ جنگی کرکے) باہم خونریزی مت کرنااورایک دوسرے کوجلاوطن مت کرنا، پھر (ہمارے اس اقرار لینے پر) تم نے اقرار بھی کرلیا، اوراقرار بھی (ضمناً نہیں بلکہ) ایساکہ گویاتم (اس پر) شہادت (بھی) دیتے ہو۔ پھراس (اقرار صریح کے بعد) تم (جیسے ہو) یہ (آنکھوں کے سامنے) موجود ہے کہ باہم قتل وقتال بھی کرتے ہواورآپس کے ایک فرقے کوجلاوطن بھی کرتے ہو (اس طورپر) کہ ان اپنوں کے مقابلہ میں (مخالف قوموں کی) طرف داری کرتے ہو، گناہ اورظلم کے کاموں میں (سوان دونوں حکموں کوتویوں غارت کیا) اور (ایک تیسراحکم جوسہل سمجھااس پر عمل کرنے کوخوب تیاررہتے ہوکہ) اگران لوگوں میں سے کوئی قیدی ہوکرتم تک پہنچ جائے توایسوں کوکچھ خرچ کراکررہاکرادیتے ہولیکن ان کانکالناجوتم پر حرام تھا (اس کاکچھ خیال نہ کرتے)۔ کیاتم کتاب (توریت) کے بعض (احکام) پر ایمان رکھتے ہواوربعض (احکام) پرایمان نہیں رکھتے تواورکیاسزاہونی چاہئے ایسے شخص کی جو ایسی حرکت کرے ماسوائے دنیاوی زندگی میں رسوائی کے اور قیامت کے دن بڑے سخت عذاب کی مارکے اوراللہ تعالیٰ (کچھ) بے خبر نہیں تمہارے اعمال (بد) سے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیاکی زندگی کوآخرت کے بدلے مول لیاہے ان سے نہ توعذاب ہلکے ہوں گے اورنہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

<u>عطاءبن خلیل ابوالرَشتہ (امیر حزب التحریر) ان آیات شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:</u>

1 ۔ ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں یہ خبردیناچاہتاہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل

سے یہ عہد لیاتھاکہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں گے ،یہاں ﴿لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ﴾ جوکہ نہی کے معنی میں ہے ،یعنی اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت مت کرنا، اوریہ کہ اپنے والدین کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا ،یتیموں ،مسکینوں کے ساتھ اچھاسلوک کرنا ، اوریہ کہ لوگوں کے ساتھ بات چیت میں خوش اخلاقی کامظاہرہ کریں ۔ ان آیات میں حُسنًاآیاہے ،اس کودونوں طرح پڑھاجاسکتاہےحُسنًااور حَسَنًااور یہ دونوں متواتر قراءت ہے۔

اوریہ عہد لیاتھاکہ نماز قائم کریں اورزکوٰۃ دیاکریں،لیکن انہوں اس عہد کی پاسداری نہیں کی،بلکہ اس سے پھر گئے اورسب نے اس کوٹھکرادیا،سوائے چند لوگوں کے جو ایمان لائے تھےاوراسلام قبول کیاتھا،یہ عہدوپیما ن تمام یہودیوں سے لیاتھا،خواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے یہودی ہوں ،یعنی جس دوران یہ معاہدہ کیا جارہا تھا،یاان کے بعد کے یہود ہوں ،اسی طرح یہ عہد ان یہودیوں کوبھی شامل ہے ،جورسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے ،توجوعہد ان کے اسلاف سے لیاگیاوہی ان کے خلف اورجانشینوں پربھی صادق ہوگااورجن یہود سے براہ راست یہ عہد لیاگیا،ان کی طرف سے عہدشکنی ان یہودیوں پربھی لاگوہوتی ہے، جورسول اللہ ﷺ کے زمانے میں موجود تھے ،کیونکہ یہ لوگ بھی کلام الٰہی میں تحریف کے مرتکب تھے اوراپنی کتابوں میں مذکوررسول ﷺ کے اوصاف میں باوجود اس کے کہ انہیں اس بارے میں حق کاعلم تھا، تبدیلی کرتے تھے۔ ﴿وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ﴾ یعنی تم ایسی قوم ہوجن کی عادت ہی اقرار کرکے ہٹ جانا اورمعاہدوں کی خلاف ورزی کرناہے۔

2 ۔ پھراللہ تعالیٰ ہمیں خبردیتے ہیں کہ اللہ نے ان سے میثاق (مضبوط وعدہ)لیاتھاکہ ایک دوسرے کوقتل نہیں کروگے اورایک دوسرے کوجلاوطن بھی نہیں کروگے ، جیساکہ اس آیت میں ہے کہ ﴿لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ﴾ یعنی دوسرے فریق کاخون بہانااوردوسرے فریق کے آدمیوں کوان کے گھروں سے نکال دینا۔ تو اللہ نے ان کے ایک ہی ملت(مذہب) سے ہونے کوایک ہی خون اورایک ہی جان سے تعبیر کیا۔

3 ۔ ان آیات کے منطوق سے یہ واضح ہوتاہے کہ جس چیز پران سے عہد لیاگیاتھاوہ ایک دوسرے کے قتل اور جلاوطن کرنے کوچھوڑناتھا ﴿لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ﴾ کایہی معنی ہے، اور آیات کے مفہوم سے واضح ہوتاہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ بھی عہد لیاتھاکہ ایک دوسرے کے خلاف دوسرے لوگوں کی پشت پناہی نہ کروگے اور قیدیوں کورہائی دلانے کے واسطے مالی معاوضہ دو گے ،یہی آیت کے اس حصے کا مفہوم ہے:﴿تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ﴾ ۔

﴿وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُم کاعطف وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ﴾ پر ہے،اوراس کے حکم کابیان بھی ہے ،لغت میں جب ایک فصیح عربی (جواہل لغت میں سے ہو)معطوف کواس کے معطوف علیہ یاصفت کواس کے موصوف سے الگ کرکے لائے،یاگفتگومیں جملوں کوآگے پیچھے لائے،وغیرہ،تواس کی گفتگومیں وہی کچھ مقصود ہوتا ہے جوکلام کی ترتیب کے خلاف ہو تاکہ وہ نمایاں ہو۔

یہاں بھی معطوف علیہ (یعنی جس کے بارے میں حکم کیاگیاہے: ﴿وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ ﴾ہے اور معطوف(یعنی حکم) ﴿وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ﴾ ہے،ان کے درمیان﴿ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ﴾ کولاکرجدائی کی ہے ،اس سے معلوم ہوتاہے کہ یہاں کوئی ایسی چیزہے جسے اخراج(جلاوطنی)کے موضوع اوراس کے حکم کے حوالے سے ظاہرکرنامقصود ہے۔

ان آیات میں غورکرنے سے پتہ چلتاہے کہ جس چیز کااظہار ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کی اس بات پرسرزنش کی جائے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ جنگ کرکے ان کو گھروں سے نکلنے پر مجبور کرتے ہیں ،نہ یہ کہ ان کوامن کی حالت میں نکالتے ہیں،اس سے ان کی ملامت اور سرزنش میں اور اضافہ کیا گیاہے ۔ تواگرآیت یوں ہوتی وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا

مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ تو اخراج کی کیفیت کا پتہ نہ چلتا،کیونکہ ممکن ہے ،ان کوعام ذرائع سے نکال دیتے ہوں گے،جوامن یاایک معاہدہ اورخرید وفروخت کی صورت میں بھی ہوسکتاہے،لیکن﴿تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ ﴾ کو درمیان میں لاکریہ بتایا کہ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ لڑ کرہی ان کونکال دیتے تھے ،پھر اس کے بعد اس کاحکم آیا،تاکہ ان کی ملامت اس طرح کی جائے کہ ان کااپنے بھائیوں کونکالنالڑکرہوتاتھا،جوان کے ساتھ کسی بھی ذریعے سے مفاہمت کرکے ان کوراضی خوشی نکالنے کے مقابلے میں بہت سخت ہوتا تھا،اس لئے ان دونوں کے درمیان یہ جملہ لایا گیا: ﴿وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ اور وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ﴾ جوآپس میں ناقابل انفصال ہے،جدائی کرنے کامقصد ان کی سرزنش اور ملامت کااظہار ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کوجنگ کے ذریعے نکالتے ہیں نہ کہ پرامن طریقے سے۔

اسی سے یہ بھی معلوم ہوتاہے کہ انہوں نے پہلے تین معاہدوں کوتوڑا(قتل نہ کرنا،ترک وطن کرانے کاعمل چھوڑنااورپشت پناہی یعنی اپنے بھائیوں کے خلاف تعاون نہ کرنا)ان معاہدوں سے منہ پھیرلئے ،ماسوائے چوتھے معاہدے کے کہ اس پرقائم رہے(یعنی قیدیوں کی رہائی کیلئے معاوضہ دینا)۔اس طرح انہوں نے بعض پرتوایمان لایااوربعض سے کفرکیا،اس لئے کہاگیا ﴿أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ﴾ کیاتم کتاب(توراۃ) کے کچھ حصے پر توایمان لاتے ہواور بعض سے کفر کرتے ہو،تویہ استفہام انکاری ہے،جبکہ ان کی بداعمالیوں پر ان کی سرزنش بھی کی گئی۔

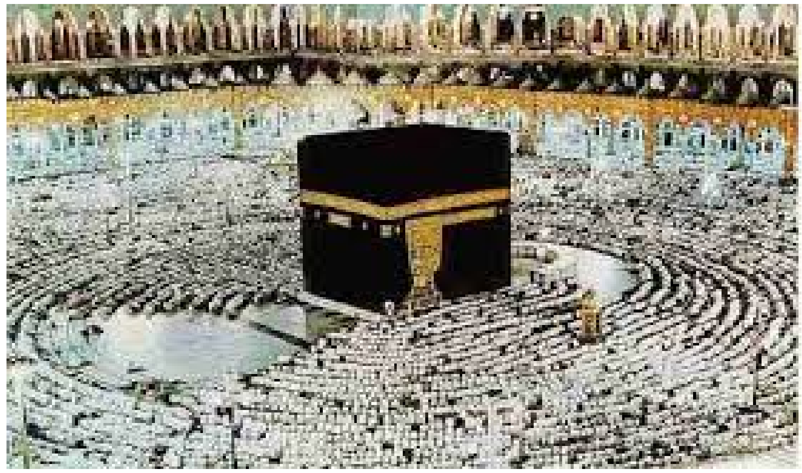
اورآخرت میں شدید ترین عذاب ، اوریہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے گھناؤنے اعمال سے بے خبر نہیں،،بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کوگنتاہے اور ان کومحفوظ کرتاہے ،بالآخر ان کوان اعمال کی وہ سزادے گاجس کے وہ حقدار ہیں ،دنیامیں رسوائی اور ذلت اور آخرت میں شدید عذاب ﴿وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾

5 ۔ یہ آیت مدینہ کے یہودیوں کی حالت کوبیان کرتی ہے، ان کے پاس اسلام کے آنے کے وقت، بنوقینقاع کا یہودی قبیلہ ، خزرج کا حلیف تھا اوربنونضیراوربنوقریظہ یہ دونوں یہودی قبیلے اوس کے حلیف تھے ،یہودی، اوس وخزرج کے درمیان جنگ بھڑکاتے اوران میں سے ہرفریق اپنے حلیفوں کی مددومعاونت کرتا،اس لئے ہرایک اپنے حلیف کاساتھ دیکر آپس میں لڑتا ،پھرجنگ کے نتیجے میں ایک دوسرے کوگھروں سے نکال دیتا لیکن یہودی آخرمیں اپنے قیدیوں کوچھڑوانے کیلئے ایک ہوجاتے ،چاہے بنوقینقاع والے ہوں یابنی نضیراوربنی قریظہ میں سے ہوں ،اس لئے فرمایا ﴿وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ﴾ اوراگرتمہارے حلفاءکے پاس دوسرے فریق کے یہودی قیدی آجائیں توتم ان کافدیہ دیتے ہواوران کی گردن چھڑاتے ہو،یہاں ﴿وَإِنْ يَأْتُوكُمْ﴾ کامعنی ہے کہ جب یہ یہودی تمہارے حلفاءکے پاس قیدی بن جاتے ہیں توگویاوہ تمہارے پاس قیدی بن کرآئے۔

تو جب ان سے کہاجاتاتھاکہ تم آپس میں کیوں کرایک دوسرے کوقتل کرتے ہوجبکہ اوس وخزرج کے ہاتھوں میں جانے والے تمہارے قیدیوں کے فدیہ کیلئے تم مل کرخرچ کرتے ہو،تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس لئے یہ کرتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے جومیثاق لیاگیاتھا ،اس کی روسے قیدیوں کوفدیہ کے ذریعے چھڑواناتوہم پر فرض ہے،اوراس بات کوچھپاتے تھے کہ میثاق توقتل چھوڑنے اورملک بدرکرنے نیزایک دوسرے کے خلاف پشت پناہی نہ کرنے کابھی لیاگیاتھا،تووہ اوس وخزرج کے درمیان جنگ کی آگ بھڑکانے کیلئے یہ سب کچھ کرتے ،اوردنیوی مفاد کیلئے جومیثاق ان سے لیاگیاتھااس کی خلاف ورزی کرتے تھے،تاکہ مدینہ میں ان کی شان باقی رہے اوروہ اوس وخزرج کے درمیان ان کی بھڑکائی ہوئی آگ کے نتیجے میں ان کوکمزور کرناچاہتے تھے۔

6 ۔ اس لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیت کے اندران کی یہ حالت بیان کی کہ ان لوگوں نے اپنی آخرت کواپنے کھوٹے اورفانی دنیوی مصالح کے بدلے بیچ دی ہے،اللہ تعالیٰ نے اس کے نتیجے میں ان کوایسے شدید عذاب کی دھمکی دی جس میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی ،اورجس کوکسی طوربھی ان سے ہٹایانہیں جاسکے گا ﴿وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ﴾ کایہی معنی ہے۔

حج۔ خلافت کے زیر سایہ ایک امت کا سفر



تحریر: معصب عمیر

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ)"اور لوگوں میں حج کی منادی کردیں،لوگ آپ کے پاس پا پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی،دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے"(الحج:27)۔"وہ ہر فج سے آئیں گے"کا مطلب ہے کہ ہر راستے سے،جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ارشاد فرمایا ہے: (وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجاً سُبُلاً)"اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنادیں تا کہ وہ راستہ حاصل کریں"(الانبیاء:31)۔اور یہاں عمیق کا مطلب ہے دور۔

تمام تعریفیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہیں جو اس گھر یعنی کعبہ کا مالک ہے، جس نے اس امت کو حکم دیا کہ حج کرنے کے لیےان تمام ذرائع کو اختیار کرو جو اُس نے فراہم کیے ہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو العلیم ہے جس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی، جس نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اس حج کی ادائیگی کے لیے دور دور سے اس امت کے لوگ آئیں گے۔ یہ آیت اور حکم اس وقت نازل ہوا تھا جب یہ امت صرف جزیرۃ العرب تک محدود تھی۔ لیکن اللہ کا وعدہ پورا ہوااور جیسے جیسے خلافت وسیع ہوتی گئی لوگ فارس، الشام،افریقہ اور برصغیر ہندوستان تک سے آنا شروع ہوگئے۔اس حکم کے نزول کو چودہ سو سال گزر جانے کے بعد آج مسلم سرزمین پر دنیا کی سب سے بڑی آبادی مقیم ہے۔

1924 میں خلافت کے انہدام سے قبل پچاس ہزار افراد نے حج کی سعادت حاصل کی تھی اور آج جب خلافت کی واپسی قریب ہے تو تقریباً 31لاکھ لوگ ہر سال حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آج مسلمان صرف مسلم دنیا میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر کونے میں موجود ہیں اور اسلام کے یہ سفارت کار خلیفہ راشد کے احکام کے منتظر ہیں۔اور انشاءاللہ خلافت کے واپسی کے بعد اسلام بالآخر ہر گھر میں داخل ہوگا۔ احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((ليبلغن هذا الأمر ما بلغ الليل والنهار ولا يترك الله بيت مدر ولا وبر الا أدخله الله هذا الدين بعز عزيز أو بذل ذليل عزا يعز الله به الإسلام وذلا يذل الله به الكفر)) "یقیناً یہ معاملہ (اسلام) وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں تک دن اور رات پہنچتے ہیں،اور کوئی ایسا گھر جو مدر (مٹی) اور وبر(اونٹ یا بکری کی کھال، یعنی تنبو) کا بنا ہوگا نہیں بچے گا، عزت والے کی عزت کے ساتھ اور ذلت والے کی ذلت کے ساتھ اللہ اسلام کو عزت بخشے گااور کفر کو ذلیل کرے گا "

یقیناً حج بین البراعظمی ثقافت کا پہلا حقیقی مظہر تھا اور خلافت اس کی ترویج کرتی تھی۔ تیرہ سو سال تک دارالسلام افریقہ،ایشیااور یورپ کے خطوں پر مشتمل تھا جن کے درمیان تجارت بغیر کسی روک ٹوک کے ہوتی تھی اور صرف حجاج کرام ہی نہیں بلکہ بحری و بری تاجر اور عمال آزادی اور آسانی کے ساتھ سفر کرتے تھے۔اسلام کے اس مرکزی ستون،حج کو مستحکم کرکے سائنس، تجارت، سیاست اور دین کی ترویج کی گئی۔

بیسوی صدی کی ابتدا سے حاجیوں نے مکہ کا سفر انجن والی گاڑیوں میں کرنا شروع کیا لیکن اس سے پہلے تیرہ سو سال تک وہ بالکل مختلف صورتحال کا سامنا کرتے تھے۔ مکہ اس دنیا کی بنجر بیابان جگہ کے بیچ واقع ہے اور اس کے آس پاس کے علاقے جن سے گزر کر حاجیوں نے مکہ پہنچنا ہوتا ہے وہ بھی اتنے ہی مشکل علاقے ہیں۔ صدیوں تک افریقہ کے بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے جزیرۃ آئبیریا، چین کی بحر الکاہل کے ساحلوں سے زنجیبار اور وسطی ایشیاً کے راستوں میں آنے والی

وادیوں، گاؤں اور شہروں نے انسانی وحیوانی قدموں اور ان کے کاروانوں کی آوازیں سنی ہیں۔ حجاج کے قافلے مسلم دنیا کے دور دراز علاقوں سے گزرتے ہوئے آتے تھے اور ہر جگہ ایک شخص کسی ایسے شخص کو جانتا تھا جس نے حج کا سفر کیا ہوتا تھا۔ ہر گزرتا حج اس بات کا مظہر ہوتا تھا کہ اس دین کا کس قدر پھیلاؤ ممکن ہے،اس کی تہذیب کی اثرات کس قدر دور دور تک پھیل رہے ہیں اور خلافت کی مرکزیت جو اس اہم ترین فریضہ سے منسلک امور کی نگرانی کرتی تھی۔

ابن بطوطہ کی مثال لیجیئے جس نے دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ سفر کیا۔ حج کی فرضیت نے اس کو سفر پر مجبور کیا اور تیونس سے چلتا ہوا مکہ پہنچا۔ حج کے بعد اس نے خلافت کے دور دراز ترین علاقوں کا سفر اختیار اور چین تک چلا گیا۔ تو یہ خلافت کی موجودگی تھی جس نے اس قدر طویل فاصلوں کے سفر کو اس دور میں ممکن بنایا اور یہ سفر مارکو پولو کے سفر سے بھی تین چار گنا زیادہ طویل تھا۔ ایک اور مثال دیکھتے ہیں،امویوں نے ساتوی صدی عیسوی میں اپنے دار الحکومت کی بنیاد دمشق میں رکھی اور ضرب الشامی یعنی شامی راہ گزر قائم کی جس کو حاجی مکہ کے سفر کے لیے اختیار کرتے تھے۔ عثمانی سلطانوں نے سولویں اور آٹھارویں صدی کے درمیان دمشق اور عاقبہ کے درمیان ۱۵ قلعوں کو تعمیر یا دوبارہ استعمال کے قابل بنایا اور ان قلعوں کا بنیادی مقصد حجاج کے لیے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا تھا۔ بارہ صدیوں تک کئی لاکھ لاگوں نے خلافت کے زیر سایہ ضرب الشامی پر پیدل سفر کیا۔

4 ۔ اللہ سبحانہ وتعالٰی نے یہ بیا ن کرتے ہوئے آیت کو ختم کیا ہے کہ ایسے کردار کے حامل لوگوں کا انجام کیا ہوتا ہے ﴿خِزْيٌ﴾ ،ذلت وخواری اور دنیامیں بے عزتی ہوتی ہے.

اور جب تمام لوگ مکہ پہنچتے ہیں تو اس امت کا کیا ہی دلکش نظارہ ہوتا ہے، تمام قبائل اور ہر رنگ و نسل کے لوگ ایک امت کے طور پر ایک ہی عمل انجام دے رہے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''الحج عرفۃ'' یعنی حج عرفہ ہے۔ عربی ادب حج کے متعلق انتہائی اہم تصور بیان کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،**((ما من يوم أفضل عند الله من يوم عرفة، ينزل الله تعالى إلى سماء الدنيا، فيباهي بأهل الأرض أهل السماء، فيقول: انظروا إلى عبادي، جاؤوني شعثاً غبراً ضاجّين، جاؤوا من كل فج عميق، يرجون رحمتي، ولم يروا عقابي، فلم يُرَ يوماً أكثر عتقاً من النار، من يوم عرفة))** '' اللہ کی نظر میں عرفہ کے دن سے بہتر کوئی اور دن نہیں۔ اس دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی شان کے مطابق زمین سے قریب ترین آسمان پر تشریف لے آتے ہیں اور زمین پر موجود اپنے بندوں پر فخر کا اظہار کرتے ہیں اور اہلِ آسمان سے کہتے ہیں کہ ''میرے بندوں کو دیکھو۔ یہ قریب اور دور سے آئیں ہیں کہ ان کے بال الجھ گئے ہیں اور چہرہ گرد آلود ہو گیا ہے تا کہ میری رحمت کو طلب کریں جبکہ انھوں نے میری سزا کو نہیں دیکھا۔ یوم عرفہ کے دن کسی بھی دوسرے دن سے کہیں زیادہ لوگوں کو جہنم کے آگ سے نجات عطا کی جاتی ہے''۔(البزار اور ابن حبان)۔

یہ وہ نظارہ ہوتا ہے جو دیکھنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا ہے۔ میلکم ایکس(19مئی 1925۔21فروری1965)جس کا پیدائشی نام میلکم لیٹل تھا اور الحاج مالک الشاہباز کے نام سے بھی جانا جاتا تھا نے کہا تھا کہ ''وہاں پر دنیا بھر سے آئے ہوئے لاکھوں حجاج موجود تھے۔ ان میں ہر رنگ کے لوگ موجود تھے جس میں نیلی آنکھوں اور سنہرے بالوں والوں سے لے کر کالی جلد والے افریقی تک۔ لیکن ہم سب ایک ہی عبادت میں مصروف تھے اور ایک روحانی بندھن اور بھائی چارے کا مظاہرہ کر رہے تھے، جبکہ امریکہ میں رہتے ہوئے میں یہ سمجھتا تھا کہ سفید اور کالے کے درمیان ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ امریکہ کو اسلام کو جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ وہ دین ہے جس نے اپنے معاشرے سے رنگ و نسل کے مسئلے کا خاتمہ کر دیا ہے۔ آپ میرے منہ سے یہ الفاظ سن کر پریشان ہو گئے ہوں گے۔ لیکن اس سفر کے دوران میں نے جو کچھ دیکھا اور تجربہ کیا اس نے مجھے مجبور کر دیا ہے میں اپنے زیادہ تر سابقہ خیالات میں تبدیلی لاؤں۔''

اے اللہ! اس امت کے ان افراد کے حج کو قبول فرما جنھیں تو نے اپنے گھر بلوایا۔ اے اللہ! وہ لوگ جو تیرے گھر تک جانے کی استعداد نہیں رکھتے انھیں ان وسائل سے نواز کہ وہ حج کر سکیں۔ ان کی راہ موجود روکاوٹوں کو دور فرمادیں چاہیے وہ روکاوٹیں قرض کی صورت میں ہو یا مسلمانوں کے درمیان موجود جھوٹی سرحدوں کی صورت میں۔ اے اللہ! اس امت کو ان کی خلافت لوٹا دیجئے جو حج کی صحیح اور حقیقی نگہبان ہے۔

بولی اماں محمد علی کی، جان بیٹا خلافت پہ دے دو

تحریر: معصب ابن عمیر

ہمارے علاقے، سرزمینِ اسلام میں ایک ایسی مسلم خاتون گزری ہیں جنہیں جوان، بوڑھے، مسلمان اور غیر مسلم سب ہی پیار سے 'بی اماں' کے نام سے پکارتے تھے۔ اگر آپ بزرگوں سے پوچھیں کہ کیا وہ 'بی اماں' کے بارے میں جانتے ہیں، تو آپ کو یہ جواب ملے گا۔ "ہاں ہم محمد علی اور شوکت علی کی والدہ کو 'بی اماں' پکارتے تھے۔ اسطرح وہ تحریکِ خلافت کے راہنماوں کی ماں تھیں۔

عابدہ بانو بیگم رام پور اتر پردیش کی رہائشی تھیں۔ 1852 کے اُس دور میں پیدا ہوئیں جس کو وراثت میں برِصغیر میں ہزار سالہ مسلم حکمرانی ملی تھی لیکن جس میں اب برطانوی استعمار کے قبضے کا آغاز 1757 میں ہو چکا تھا۔ 1857 میں جب مسلمانوں نے برطانیہ کے غیر قانونی راج کے خلاف بغاوت کی تو آپ صرف پانچ سال کی تھیں۔ اس کی وجہ سے آپ سکول یا کالج میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کر سکیں، لیکن اسلامی تہذیب سے آراستہ اور پاکباز آداب کی مالک تھیں، جو کہ سب علوم سے بہتر ہے۔ وہ اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شدید محبت کے جذبات رکھتی تھیں۔ وہ اسلام کے لیے اپنی جان اور سب کچھ قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی تھیں۔ وہ اسلام پر ثابت قدم رہیں۔ وہ اپنے بڑوں کے ساتھ عزت سے پیش آتیں اور سادگی اور بلند افکار ان کی زندگی کے اصول تھے۔ آپ کی شادی عبدل علی خان سے ہوئی جو کہ ریاست رام پور میں اعلٰی عہدہ پر فائز تھے۔ مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی سمیت آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی تھیں۔ 'بی اماں' کے چار بیٹوں کے نام نوازش علی، ذوالفقار علی، شوکت علی اور محمد علی تھے۔ ان میں سے نوازش علی کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا۔ باقی تین مناسب عمر کو پہنچے۔ ابتدائی عمر میں ہی بچوں کے والد بھی انتقال کر گئے اور تیس سال کی عمر میں آپ بیوہ ہو گئیں۔ ان بچوں کی تعلیم و پرورش کی ذمہ داری تنہا 'بی اماں' پر آ پڑی اور آپ نے انہیں بہترین تعلیم دلوائی۔

جب آپ کے سب سے بڑے بیٹے نوازش علی کا انتقال ہوا، تو لوگ آپ سے افسوس کے لیے آئے۔ انہوں نے آپ کو اس غم سے مثالی تحمل کے ساتھ نمٹتے پایا۔ آپ نے ان سے کہا: "ہم سب کو اللہ کی رضا پر راضی ہونا چاہیے۔ اللہ کو ہر چیز پر اختیار ہے۔ جو کچھ بھی اس نے ہمیں سونپا ہے، وہ جب چاہے اس کو واپس لینے کی طاقت رکھتا ہے۔ ہماری زندگی اور موت یقیناً اس کے ہاتھ میں ہے۔" جب 'بی اماں' حج کے لیے گئیں، انہوں نے غلافِ کعبہ کو تھام کر یہ دعا کی: "اے اللہ تیری عنایت سے میرے بچے اب بڑے ہو گئے ہیں۔ میں تجھ سے التجا کرتی ہوں کہ انہیں سچا مسلمان بنا"۔

گو کہ آپ نے کوئی باضابطہ تعلیم حاصل نہ کی تھی لیکن وہ اس بات کی بھرپور قائل تھیں کہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ ہونا چاہیے لہذا انہوں نے اپنے بیٹوں کو علی گڑھ اور آکسفورڈ سے تعلیم دلوائی۔ اس کے لیے آپ نے اپنا زیور رہن رکھوا دیا تاکہ بیٹوں کی تعلیم کا خرچ پورا کر سکیں۔ زندہ رہنے والے تین بیٹوں میں سے دو نے خوب نام کمایا۔ چھوٹے بیٹے محمد علی دل و دماغ کی منفرد صلاحیتوں کے مالک بنے۔ وہ نہایت دلیر تھے اور کوئی بھی انہیں خوفزدہ نہیں کر سکتا تھا۔ دنیا بھر میں ان کے اعلٰی کمالات کے چرچے ہوئے۔ اس موضوع پر ایک دلچسپ مثالی مکالمہ پیش ہے۔ ایک مرتبہ ایک صاحب نے مولانا محمد علی کی تعریف ان کی والدہ کی موجودگی میں کرتے ہوئے کہا: "یہ آپ کی انتھک محنت اور پرخلوص پرورش ہے جس نے ان (مولانا محمد علی) کی شخصیت سازی کرتے ہوئے صلاحیتوں کو اجاگر کیا اور عظیم بلندیوں تک پہنچایا"۔ بی اماں نے کہا: " آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب ہم پر اللہ کی مہربانیوں کا نتیجہ ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے"۔

برطانوی راج تلے کچھ مسلمان مغربی طرزِ زندگی کا شکار ہو گئے۔ ان لوگوں کو بی اماں نے متنبہ کیا: "ہم وطنو! ان غیر ملکیوں کے طرزِ زندگی کو چھوڑ دو۔ اپنے آباواجداد کے طرزِ زندگی سے جڑ کر رہو۔ ان غیر ملکیوں کے خدمت گار نہ بنو، نہ ہی ان سے اعزازات لو کیونکہ یہ لوگ عیار اور مکار ہیں"۔ 1917 کے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں، 62 سال کی عمر میں آپ نے دل کو چھو جانے والی تقریر کی جس نے مسلمانوں پر دور رس اثر چھوڑا۔ اللہ کی رحمت سے، ان کے اعلٰی نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی ایسے سچے مسلمان بنے کہ اللہ کے سوا کسی کے آگے نہ جھکے۔ ان کے دلوں میں صرف خوفِ خدا تھا۔ دونوں بھائیوں نے تمام عمر برطانیہ کے خلاف اور خلافت کو تباہ ہونے سے بچانے کی جدوجہد کی۔ جب انگریز ان کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالتے، بی اماں فرطِ جذبات سے بے قابو ہو جاتیں۔ وہ جیل جایا کرتیں اور اپنے بیٹوں سے کہتیں: " میرے بیٹو! اپنی پوری

باقی صفحہ 14 پر

نام نہاد خیالی جمہوریت کے خلاف فوج نے بغاوت کردی



کل شام بروز بدھ 3جولائی2013کو وزیر برائے دفاع اور پیداوار،جنرل عبدل الفتاح السیسی نے ملک کے لیے ''مستقبل کے لائحہ عمل'' کا اعلان کیا۔ اس لائحہ عمل میں کچھ عرصے کے لیے آئین کے معطلی، منتخب صدر کے معزولی، وقت سے پہلے صدارتی انتخابات کرانے،عبوری دور کے دوران آئینی عدالت کے سربراہ کی ملکی معاملات کو چلانے اور آئینی ہائی کورٹ کے سربراہ کو اس بات کا اختیار کہ وہ پورے عبوری دور کے دوران آئینی اعلامیے جاری کرنے کے مجاز ہونے ہوں گے ،کی بات کی گئی ہے۔جنرل السیسی نے اس بات کا عندیہ دیا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے گی جو تمام آئینی ترامیم کا جائزہ لے گی اور پارلیمانی انتخابات کے حوالے سے ہونے والی قانون سازی کے متعلق اپیلیں اعلی آئینی عدالت میں دائر کی جاسکیں گی اوریہ بھی کہا کہ ایک ''باصلاحیت قومی حکومت '' بنائی جائے گی۔

> لہذا مسلمانوں کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام کی حکمرانی قائم کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ اور راستہ ہے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ اور یہ راستہ ہے رسول اللہ ﷺ کا

اور اس طرح فوج نے نام نہاد خیالی جمہوریت کے خلاف بغاوت کردی، وہ نام نہاد جمہوریت جس کے دعوے کے مطابق مرسی ملک کے' قانونی حکمران' ہیں۔ یہ فوجی بغاوت اس بہانے کی گئی کہ یہ اقدام ''قومی اور مذہبی اداروں کی تذلیل '' کی اور شہریوں کو ڈرانے دھمکانے '' کو روکنے کے لیے ہے۔ تو جمہوریت کے لحاظ سے اب ان کی پوزیشن کیا ہے کہ جس جمہوریت کے یہ اکثر گن گاتے رہے ہیں؟ خصوصاً جبکہ انہوں نے تمام اسلامی ٹی وی چینلزبند کردیے گئے ہیں اور اسلام پسندوں میں سے سینکڑوں اہم لوگوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے ؟

ان تمام واقعات نے اس بات کو بغیر کسی شک و شبہ کے ثابت کردیا ہے کہ پچھلی حکومت کے تمام دورِاقتدارمیں اصل طاقت فوج کے پاس تھی اور صدر اور اس کا گروہ محض ایک کٹھی پتلی تھے جس کی ڈوریاں فوجی اسٹے بلشمنٹ کے ہاتھوں مےں تھےں اور اسٹیبلشمنٹ کے پیچھے کفر کا سردار امریکہ تھا جس کے احکامات کے مطابق یہ کام کرتے تھے۔ یہ بات بھی ثابت ہو گئی ہے کہ سیکولر نظام میں جمہوریت اور اس کے بیلٹ بوکسوں کے ذریعے اسلام کی حکمرانی کا قیام ناممکن ہے۔ الجزائر میں اسلامک سالویشن فرنٹ کے ساتھ جو پیش آیا تھا انھوں نے اس سے سبق حاصل نہیں کیا تھا ۔امید کی جاتی ہے کہ اب اس طریقہ کار کے داعی اس بات پر سوچیں گے اور مکمل طور پر حقیقت اور سچائی کا ادراک کرلیں گے۔

''اعتدال پسند اسلام'' کے خلاف امت

کے شدید غم و غصے کو امریکہ نے استعمال کیا اور یہ کہہ کر اسلام کے متعلق منفی تاثر دیا کہ یہ لوگ قوم کے امور کو سنبھالنے میں ناکام رہیں ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس بات کے باوجود ہوا کہ انھوں نے نہ تو اسلام کو نافذ کیا اور نہ ہی وہ اختیار و اقتدار کے حقیقی مالک تھے۔ لہذا انھوں نے انھیں اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا اور پھر ان کے متعلق کہا کہ یہ اس قابل نہیں ہیں اور یہ نعرہ دیا گیا کہ اسلام پسندوں کی حکمرانی سے جان چھڑاؤ اور اس نعرے نے معاشرے کا ایک حصے کو متاثر کیا۔

لہذا مسلمانوں کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام کی حکمرانی قائم کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ اور راستہ ہے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ اور یہ راستہ ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ جب انھوں نے ایسی حکمرانی کوقبول کرنے سے انکار کردیا تھا جو نامکمل اور اختیار کے بغیر تھی اور انھوں نے اس کرپٹ نظام کا حصہ بھی بننے سے انکار کردیا تھا جو اسلام کے احکامات سے مکمل متناقص تھا۔ اصل راستہ صبر و استقامت کے ساتھ امت میں خلافت کے قیام کے ذریعے اسلام کے مکمل نفاذ کی فرضیت کی آگاہی پیدا کرنا اور مکمل نصرۃ(مدد) کا انتظار کرنا ہے۔ یہ اس صورت میں ہوگا کہ جب اسلام کے مضبوط افکار کو کفریہ افکار کے خلاف مضبوطی سے پیش کیا جائے جس کے نتیجے میں ایک شدید فکری ٹکراو پیدا ہو بالکل ویسے ہی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ اسلامی افکار کو کمزور کر کے اورانھیں کفریہ غیر اسلامی افکار کے ساتھ ہم آہنگ بنانے کی کوشش کرنے سے یہ منزل حاصل نہیں ہو گی۔ اس کے علاوہ ایک سیاسی جہدوجہد کی ضرورت ہے جو اسلام اور مسلمانوںکے خلاف کی جانے والی سازشوں اور منصوبوں کو با لکل ویسے ہی بے نقاب کرے جیسا کہ رسول اللہﷺ کیا کرتے تھا ۔اور ایسا اس صورت میں نہیں ہوسکتا کہ آپ اپنے ملک کے سیاست دانوں،میڈیا اور دانشوروں میں موجود مغربی کفار کے ایجنٹوں کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کریں۔ یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے خلافت اور شریعت کے لیے عوامی رائے عامہ پیدا ہو گی تا کہ فواج میں موجود مخلص افسران جو حامل نصرۃ ہیں اس دعوت کے ساتھ جڑ سکیں۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ فوج ہی وہ ادارہ ہے جن کے پاس حقیقی طاقت موجود ہے اور السیسی کے اعلان سے ایک بار پھر یہ ثابت بھی ہوا ہے لیکن یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ السیسی نے اس چیز کی حمائت کی ہے جو اس کی حق دار نہیں تھی اور نہ ہی اس کے لائق تھی۔ اور السیسی نے ان کو حمائت فراہم کی جنھوں نے اسے اعزاوں سے نوازا تھاجبکہ انھوں نے ایسا کوئی منصوبہ پیش نہیں کیا تھا جوامت کے عقیدہ سے تعلق رکھتا ہو۔

ہم،حزب التحریرکے شباب وہ رہنما ہیں جو اپنے لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتے۔ ہم ایک بار پھر ہر ایک کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں ،جو خلافت کے قیام کی صورت میں اسلام کی حکمرانی دیکھنا چاہتے ہیں ،کہ ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں اور اس طریقہ کار کے مطابق ہمارے ساتھ کام کریں جس کو رسول اللہ ﷺ نے اختیار فرمایا تھا۔ کیونکہ یہی وہ واحد راستہ ہے جو مصر کے لوگوں اور پوری امت مسلمہ کو حقیقی آزادی کی منزل تک لے جائے گا اور پوری دنیا کی انسانیت کو ظلم و ستم، آپس کے جھگڑوں اور ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں سے نجات دلائے گا۔ لوگ چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ،ظلم کو ختم کرنے والی اور انصاف کو قائم کرنے والی ریاست ،اسلامی خلافت کے سائے تلے اطمینان کے ساتھ رہیں گے، وہ ریاست جو تیرہ سو سال تک پوری دنیا کے لیے روشنی کا ایک مینار تھی۔

اللہ سبحانہ و تعالی فرماتے ہیں:

باقی صفحہ14پر

کس چیز نے امریکہ کو مرسی کا تختہ الٹنے پر مجبور کر دیا؟

سوال:

مصر میں جو کچھ رونما ہوا اس کو بغاوت کہنے میں اب بھی امریکہ کو تردد ہے بلکہ وہ اس روڈ میپ کی پشت پناہی کر رہا ہے جس کا اعلان عبوری حکومت کر چکی ہے۔امریکی محکمہ خارجہ کی خاتون ترجمان نے یہ کہہ کر اس کی وضاحت کی ہے کہ :"اگلے مرحلے کے لیے عبوری حکومت کی جانب سے روڈ میپ کا اعلان حوصلہ افزا امر ہے"جیسا کہ الجزیرہ نیٹ نے 2013/07/11 کو نقل کیا۔امریکی وزارت خارجہ کی ترجمان"جین ساکی" نے 2013/07/12 کو یہ وضاحت کی کہ معزول صدر مرسی کی حکومت"جمہوری نہیں تھی"جیسا کہ مصری اخبار (الیوم السابع المصریہ) میں آیا۔اسی طرح وائٹ ہاوس کے ترجمان جے کارنی نے 2013/07/11 کو صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا جس کو الجزیرہ نیٹ نے نقل کیا کہ "ہم اس کی نگرانی کر رہے ہیں کہ اتھارٹیز کیا کر رہی ہیں اور وہ موجودہ صورت حال سے کس طرح نمٹ رہے ہیں"جس میں 2013/07/03 کو مصر کی مسلح افواج کے سربراہ اور وزیر دفاع عبدالفتاح السیسی کی جانب سے محمد مرسی کو معزول کرنے اور آئینی عدالت کے سربراہ عدلی منصور کو عبوری صدر مقرر کرنے کی طرف اشارہ تھا۔

آخر کس چیز نے امریکہ کو مرسی کا تختہ الٹنے پر مجبور کیا حالانکہ پہلے دن سے ان کو امریکہ کی آشیر باد حاصل تھی؟جو کچھ ہوا اس کو امریکہ نے بغاوت قرار کیوں نہیں دیا اور آج کے دن تک بدستور اس کی نگرانی کر رہا ہے۔اس سب سے کیا نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے؟

جواب :

اس کے جواب کے لیے مندرجہ ذیل نقاط کا احاطہ کرنے کی ضرورت ہے:

1 ۔ گزشتہ سال جس وقت صدارتی انتخابات کا اجراء کیا گیا اس کے دو مرحلے تھے پہلا مرحلہ 24/23 مئی 2012 کا تھا جس میں مرسی کامیابی حاصل نہیں کر سکے بلکہ ووٹ کئی امیدواروں کے درمیان تقسیم ہوگئے جبکہ دوسرا مرحلہ 17/16 جون 2012 کو اختتام پذیر ہوا جس میں احمد شفیق کے 48.27% (12ملین ووٹ) کے مقابلے میں 51.73%(13ملین ووٹ) سے مرسی کو کامیاب قرار دیا گیا، جس کا یہ مطلب ہے کہ ووٹنگ میں حصہ لینے والوں میں سے تقریباً آدھوں نے مرسی کی صدارت کو قبول نہیں کیا بلکہ سابقہ حکومت، جس کے خلاف انہوں نے بغاوت کی تھے، کے ایک فرد کو ہی ترجیح دی۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ صدارتی انتخابات کے نتائج کے اعلان میں تاخیر کی گئی جو پسِ پردہ ہونے والے گٹھ جوڑ کی نشاندہی کرتا ہے۔اس کے بعد احمد شفیق کے مقابلے میں مرسی کی کامیابی کا اعلان کیا گیا۔یہ تب ہوا جب مرسی نے امریکیوں کو یقین دہانی کرائی کہ وہ ان تمام معاہدوں کی پاسداری کرے گا جو سابقہ حکومت نے کیے ہیں خاص کر کیمپ ڈیوڈ کا معاہدہ اور یہ معاملہ امریکہ کے لیے بہت اہم تھا جو کہ انتخابات سے قبل اور بعد کی امریکی بیانات سے واضح ہے۔امریکی سفیر نے 2012/11/30 کو کویتی اخبار الرای سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''امریکہ، مصر اور اسرئیل کے مابین ہونے والے امن معاہدے کا پابند ہے اور وہ اس کو خطے میں امن اور استحکام کے لیے اہم سمجھتا ہے اور سب سے پہلے یہ مصر اور اسرائیل کی عوام کی خوشحالی کے لیے ہے۔ہم اس معاہدے کو پورے خطے میں امن اور استحکام کے قیام کے لیے بنیاد سمجھتے ہیں۔لہذا اس بات سے ہمیں خوشی ہوئی کہ مصر کی حکومت نے حامی بھری ہے کہ وہ مصر کے تمام بین الاقوامی معاہدات کا احترام کرے گی''۔اس نے مزید کہا کہ :''ہم سیناء میں امن وامان کی صورت حال اور دوسرے اہم مشترکہ مسائل کے حوالے سے مصر اور اسرئیل کی براہ راست بات چیت کو جاری رکھنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ہم اس پر زور دے رہے ہیں کہ سیناء میں امن امان سب سے اہم اور ہر چیز پر مقدم ہے''۔یہ تمام بیانات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ دشمن کے خلاف جہاد کی بات کرنے والی مسلح تحریک کے خلاف مصری حکومت کی جانب سے کئی مہینوں تک کی یلغار کے پیچھے امریکہ اور یہودی ریاست تھی۔

2 ۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے مرسی کی حمایت کی تھی اور اس کے اقتدار کو قائم رکھنے کے لیے کام کرتا رہا۔اس نے سب پہلے امریکی مفادات اور یہودیوں کی حفاظت کی خاطر غزہ میں یہودی وجود اور حماس کی حکومت کے مابین جنگ بندی کروائی۔یہ اس درجے کی عملی جنگ بندی تھی کہ جس میں حماس نے اپنے بعض عناصر کو اپنے اور یہودی وجود کے درمیان اس لیے کھڑا کیا کہ وہ یہودی وجود کے خلاف کسی کاروائی کو یا اس پر کسی قسم کی فائرنگ کو روکیں!غزہ کے حوالے سے مرسی کے اس اقدام کی امریکہ نے زبردست تعریف کی۔

اسی طرح آئینی فیصلے کے معاملے میں بھی مرسی کو استثنی دینے کے حوالے سے اس کی حمایت کی گئی۔ اس دن امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان وکٹوریا نولینڈ نے اس طرح صدر مرسی کا دفاع کیا کہ "صدر مرسی نے عدلیہ اور دوسرے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ تبادلہ خیال کیا ہے ۔میرے خیال میں اب تک ہمیں علم نہیں کہ اس تبادلہ خیال کے کیا نتائج نکلیں گے لیکن صورتحال ایسی بالکل نہیں کہ (صدر مرسی کا موقف یہ ہو کہ) جو میں کہوں وہی ہے ورنہ کچھ بھی نہیں"(الشرق الاوسط نیوز ایجنسی 2012/11/27)۔

نولینڈ نے احتجاج کرنے والوں کے اس دعوے کو مسترد کیا جو مرسی کو ڈیکٹیٹر یا مصر کا نیا فرعون کہتے تھے اور مرسی کا اور اس کے فیصلوں کا دفاع کیا۔ ملکی قیادت کو اپنے ہاتھ میں لینے کے معاملے میں بھی اس کی حمایت کی چنانچہ اس نے فوجی قیادت خاص کر وزیر دفاع اور فوج کے سربراہ حسین طنطاوی، چیف آف سٹاف سامی عنان کو ہٹادیا،اس سے متعلق ایک ائینی فیصلہ صادر کیا جس میں اس کے خلاف کوئی بڑی مخالفت بھی نہیں کی گئی۔

اس کے بعد آئین کے موضوع پر بھی مرسی کی حمایت کی۔امریکی ترجمان نولینڈ نے کہا: "محترمہ کلنٹن نے اپنے قاہرہ کے دورے اور مصر کے صدر مرسی سے ملاقات کے دوران ایسے آئین کے اجراء کی اہمیت پر بات چیت کی جو مصر کے تمام باشندوں کے تمام حقوق کی حفاظت کا ضامن ہو"۔(الشرق الاوسط 2012/11/27)۔مرسی کی حکومت اور اس کی اپوزیشن پر امریکی سیاسی اثرورسوخ بالکل واضح ہے۔

یوں امریکی آشیر باد سے دستور کا اجراء ہو گیا جو کہ سابقہ حکومت کے 1971 کے آئین کا" نظر ثانی شدہ نسخہ ہے جس کے لیے عوامی ریفرنڈم کرایا گیا جس میں32.9% نے حق رائے دہی کو استعمال کیا جو کہ ووٹ کا حق رکھنے والے کل لوگوں کا ایک تہائی حصہ بنتا ہے جبکہ دو تہائی نے اس ریفرنڈم کا بائی کاٹ کیا۔ ان ایک تہائی رائے دہندگان کی63.8% نے اس کی حمایت کی! لہٰذا لوگوں کی اکثریت اس دستور، صدر اور اس کے فیصلوں سے راضی نہیں تھیں۔

3 ۔ امریکہ نے صورت حال کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اور صدر،اس کے فیصلوں اور دستور کے حوالے سے لوگوں کو قائل کرنے کی تگ ودو کی تاکہ اس حکومت کو مستحکم کر سکے جس کو انقلاب کے بعد وہ اپنی مٹھی میں رکھنے میں کامیاب ہوا تھا۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ استحکام حاصل نہ ہو سکا جو مرسی اور اخوان سے نیشنل پارٹی کی تحلیل کے بعد بطور سب سے بڑی منظم پارٹی کے امریکہ توقع رکھتا تھا۔ وہ یہ توقع کرتے تھے کہ اسی طرح صورت حال کو قابو کرنے کے لیے کام کریں گے جس طرح نیشنل پارٹی نے30 سال تک معزول صدر کے ساتھ کیا۔امریکہ یہ چاہتا ہے کہ مصر امریکی نفوذ کے استحکام کا مرکز بن جائے۔ یہاں مطلوبہ استحکام مصر کی خاطر نہیں ہے بلکہ امریکہ خطے میں اپنے اثرونفوذ اور منصوبوں کے لیے مستحکم پلیٹ فارم چاہتا تھا۔تاہم صورت حال غیر مستحکم ہی رہی۔

حالات کے بگڑنے میں صدر کی جانب سے فیصلے کرنے کے حوالے سے موجود ہچکچاہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ وہ ایک فیصلہ کرتا اور پھر دباو میں آکر اس سے رجوع کرتا۔ اسی طرح اتحادیوں سے مشورہ کیے بغیر تن تنہا فیصلہ کرتا ان کو قائل کرنے کی بھی کوشش نہ کرتا۔ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے رائے عامہ ہموار کرنے یا رائے عامہ کو جاننے کی بھی زحمت گوارہ نہ کرتا۔ یوں صدر کے اس ایک سالہ دور کے دوران افراتفری اور اس کے خلاف انقلاب برپا کرنے کی کوششیں جاری رہیں۔

اس کے بعد 2013/06/28 کو اس کے تفصیلی خطاب کے بعد معاملات اور پیچیدہ ہو گئے۔ڈاکٹر مرسی کی صورت سنگین ہو گئی اور اس نے اعتراف بھی کر لیا کہ اس نے غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے ان غلطیوں کا تعین نہیں کیا لیکن وہ 2012/11/22 کے اپنے اس دستوری اعلان کی طرف اشارہ کر رہے تھے جس نے لوگوں کو اس کے خلاف بڑھکایا اور لوگ اس جانب راغب ہوئے کہ وہ اس کو ہٹانے کا مطالبہ کرنے لگے۔ 2013/07/02 کو اپنے آخری خطاب میں محمد مرسی نے غلطیوں کے ارتکاب کی اپنی بات کو دہراتے ہوئے کہا کہ ان سے کوتاہی ہوئی ہے اور وہ ان کا تدارک کرنے کے لیے بھی تیار ہیں، جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ کسی بھی درمیانی حل کو قبول کریں گے، یہ فوج کی طرف سے اس کو 48 گھنٹوں کا الٹمیٹم دینے کی دھمکی کے بعد تھا، جس کا مطلب یہ ہے کہ فوج کی جانب سے اور فوج کی پشت پناہ یعنی امریکہ کی جانب سے مرسی کو کرسی سے ہٹانے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ یاد رہے کہ مذکورہ تمام فیصلوں میں اس کو امریکہ کی آشیر باد حاصل تھی لیکن جس وقت ان اقدامات کے نتائج خلاف توقع نکلے تو امریکہ اس کی حمایت سے دست بردار ہو گیا اور اس کے سقوط کا تماشا دیکھنے لگا بلکہ اس کے خلاف سازشیں کرنے لگا جیسا کہ وہ اپنے ہر اس ایجنٹ کے ساتھ کرتا ہے جو عبرت حاصل نہیں کرتا!

4 ۔ یوں ہم نے امریکہ کی جانب سے اس سے دستبرداری اور اس کے فیصلوں سے لاتعلقی کو دیکھا، امریکی ٹی وی چینل "CNN" نے 2013/07/02 کو اعلی امریکی عہدہ داروں کے

حوالے سے یہ خبر دی کہ "مصر میں امریکی سفیر "این پیٹرسن اور وائٹ ہاؤس کے دوسرے عہدہ داروں نے کہاہے کہ مصر کے لوگ اپنے احتجاج میں جو مطالبات پیش کر رہے ہیں وہ بڑی حد تک ان اصلاحات سے مطابقت رکھتی ہیں جن کا مطالبہ واشنگٹن اور اس کے اتحادی کئی ہفتوں سے کر رہے ہیں"۔ اس کی تائید 2013/07/02 کو رائٹرز میں شائع ہونے والے وائٹ ہاؤس کے اس بیان سے بھی ہوتاہے کہ :"صدر اوبامانے صدر مرسی پر زور دیا کہ وہ ایسے اقدامات کریں کہ جن سے یہ واضح ہو کہ وہ مظاہرین کے مطالبات کو پورا کر رہا ہے"۔ اوبامہ نے اس پر بھی زور دیا کہ "موجودہ بحران کا حل صرف سیاسی عمل کے ذریعے سے ہی ممکن ہے" جس کا یہ مطلب ہے کہ امریکہ نے مرسی کے سر سے دستِ شفقت اٹھادیااور وہ اب نئے سیاسی عمل کا متلاشی تھا۔ اس بیان میں یہ نہیں کہا گیا کہ وہ مصر کے منتخب صدر کی حمایت کرتاہے بلکہ ان سے مظاہرین کے مطالبات کو پورا کرنے کا مطالبہ کیاگیا ہے جو صدر کو برطرف کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے! مصر میں مرسی کا تختہ الٹنے کے فوراً بعد اوبامہ نے وائٹ ہاؤس کے اپنے بڑے مشیروں کے ساتھ مصر میں رونما ہونے والے صورتحال کے حوالے سے میٹنگ کااعلان کر دیا جس کے بعد اس نے کہا: "مصری مسلح افواج کو چاہیے کہ انتہائی ذمہ داری سے جس قدر جلد ممکن ہو سکے اقتدار کو سول حکومت کے حوالے کرے" (رائٹرز 2013/07/03)۔ اوبامہ نے اس انقلاب کی کوئی مذمت نہیں کی بلکہ اس کو فوجی انقلاب تک قرار نہیں دیا۔ اس نے برطرفی کے بعد مرسی کی بحالی کا بھی کوئی مطالبہ نہیں کیا، نہ ہی مرسی کے وزیر اعظم کو اس کے منصب سے ہٹانے اور ایک سال قید کی مخالفت کی! بلکہ اقتدار سول حکومت کو منتقل کرنے کا مطالبہ کیا یعنی اقتدار برطرف حکومت کو نہیں بلکہ کسی نئی حکومت کو منتقل کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس انقلاب کو اور مرسی اور اس کی حکومت کو برطرف کرنے کے عمل کو امریکی سرپرستی حاصل تھی بلکہ امریکی انتظامیہ نے یہ کہہ کر اس پر تبصرہ کیا کہ :"مرسی نے عوام کی آواز پر کان نہیں دھرا نہ ہی اس کا جواب دیا"(مذکورہ بالا حوالہ)مصر کی عسکری قیادت نے بھی بالکل یہی بات کی کہ "صدر مرسی نے عوامی مطالبات کو پورا نہیں کیا"۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مصر کی فوجی قیادت امریکہ کی جیب میں ہوتی ہے اور امریکہ کی بیشتر امداد جو سالانہ ڈیڑھ ارب ڈالر ہے فوج ہی کو ملتی ہے۔

5 ۔ مرسی اور الاخوان یہ سمجھ نہ سکے، بلکہ ایسا معلوم ہوتاہے کہ ڈاکٹر مرسی امریکہ کی پالیسیوں پر گامزن ہو کر امریکی حمایت کے بارے میں دھوکہ کھا گئے، اس کے مفادات کی نگہبانی کرتے ہوئے اور ان معاہدوں کی پاسداری کرتے ہوئے جو مصر کی جمہوری حکومت نے کیے تھے خاص کر کیمپ ڈیوڈ کا معاہدہ۔ پھر امریکہ نے فوج کی پرانی قیادت کو بھی ہٹادیااور نئی قیادت لا کر ان کو مرسی کا ہمنوا بنادیا جس سے مرسی اس غلط فہمی کا شکار ہوگئے کہ امریکہ کبھی اس کی حمایت سے دستبردار نہیں ہو گا۔ وہ اس بات پر مطمئن تھے کہ امریکہ نام نہاد معتدل اسلام پسندوں کو یا حالات سے سمجھوتہ کرنے والوں کو اقتدار میں لانے اور ان پر دستِ شفقت رکھنے کی پالیسی پر کاربند ہے جیسا کہ ترکی میں ہوا۔ وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ امریکہ اپنے کسی ایجنٹ سے استعمال کرنے کے بعد یا ناکام ہونے پر اور ملک میں مستحکم حکومت قائم کرنے میں ناکام ہونے کی صورت میں دستبردار ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسرا ایجنٹ لاتا ہے، جیسا کہ مرسی کے پیش رو حسنی مبارک کے ساتھ ہوا جو امریکہ کا انتہا درجے کا وفادار تھا اور اسی خوش فہمی میں اپنے بیٹے کو اپنا جانشین بنا رہا تھا۔

لیکن جب اس کے خلاف ایک عوامی تحریک برپا ہوگئی اور امریکہ نے دیکھا لیا کہ وہ اس پر قابو پانے کے قابل نہیں رہا اور یہ مصر میں امریکی مفادات کے حصول کے لیے استحکام نہیں لا سکتا تو اس کو ایک طرف کر کے اس تحریک کی لہروں پر سوار ہو کر مرسی کو لے آیا۔

مرسی کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ امریکہ نے دیکھا کہ وہ امریکی مفادات کی حفاظت کے سلسلے کو جاری رکھنے اور اس کے اثر و نفوذ کو دوام بخشنے کی خاطر مستحکم حکومت قائم نہیں کر سکتا تو اس کو بھی ایک طرف پھینک دیا۔

یہ کوئی نیا معاملہ نہیں تھا بلکہ ایک عرصے سے اس پر کام ہو رہا تھا۔ "مصر کی عوامی تحریک" کی ویب سائٹ، جو کہ ایک لبرل سائٹ ہے، نے دو مہینے سے بھی زیادہ عرصے پہلے 2012/04/22 کو اس عنوان سے خبر دی تھی کہ "عسکری مداخلت کے بارے میں امریکی شرط یہ ہے کہ وہ فوجی انقلاب نہیں نظر آنی چاہیے"! اس سائٹ نے کہا تھا کہ "ایک شخص، جس کے نام کو ہم صیغہ راز میں رکھ رہے ہیں، گزشتہ دنوں امریکہ کا دورہ کر کے واپس آیا ہے۔ اپنے اس دورے میں انہوں نے امریکی انتظامیہ کے چوٹی کے اہلکاروں، پینٹاگون اور قومی سلامتی کے عہدہ داروں سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا جس میں اخوانی حکومت کے حوالے سے امریکی موقف کے بارے میں بات چیت ہوئی"۔ سائٹ نے یہ بھی کہا کہ "جان کیری، جو ان ملاقاتوں میں تھا، نے عوام کی طرف سے سڑکوں پر نکلتے وقت واقعات پر قابو پانے اور مختلف گروہوں کے درمیان خانہ جنگی کو روکنے کے سلسلے میں مصری فوج کے اہم کردار کے بارے میں بات کی۔ پھر کیری نے مزید کہا: "مجھے الاخوان کی کمزوری اور بات چیت میں

ان کی ناکامی دیکھ کر صدمہ ہوا، مجھے یقین ہے کہ وقت آنے پر فوج اپنا کردار ادا کرے گی۔ مذکورہ شخص نے مزید کہا کہ: بات چیت میں اخوانی حکومت کے متبادل کے موضوع پر بات ہوئی اور اس پر بھی کہ عبوری دور میں انتظامی ذمہ داری فوج کی ہو گی، سائٹ نے پینٹاگون کے ایک اعلی عہدہ دار جو کہ American Brookings Institution کا بھی رکن ہے اور اس ملاقات میں موجود تھا کا قول نقل کیا ہے کہ: "وہ اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ مرسی اقتدار سے الگ ہونے کا قائل بھی ہو جائے، چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے تو بھی بہر حال اس کے حامی اس بات کو قبول نہیں کریں گے۔ یہاں ایک بار پھر مصر کے لوگوں کو کردار ادا کرنا ہو گا کہ وہ بڑی تعداد میں متحرک ہو کر مرسی کی برطرفی کا مطالبہ اور فوج کی حمایت کریں"۔ یہ بات 04/22/ 2013 کو یعنی انقلاب کے رونما ہونے سے دو ماہ سے بھی زیادہ عرصہ پہلے افشاں ہوئی جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امریکہ ہی نے اس انقلاب کی اس دن سے ہی منصوبہ بندی کی تھی۔ اسی نے چاہا کہ معاملات اس نہج کو پہنچ جائیں۔ جب 2013/07/03 کو مرسی کا تختہ الٹ دیا گیا تو اس کو انقلاب کہنے سے باز رہا، بلکہ انتہائی مبہم قسم کے بیانات دیتا رہا جیسے "ہم صورت حال کو دیکھ رہے ہیں"، "صورتحال پر مسلسل ہماری نظر ہے"، "مرسی جمہوری نہیں تھا"، "عبوری حکومت کی جانب سے روڈمیپ مقرر کرنا حوصلہ افزا امر ہے" جیسا کہ سوال میں کہا گیا ہے۔

6 ۔ معزول صدر کے حامی احتجاج کے لیے سڑکوں پر آ گئے ہیں، اگر انھوں نے اپنے احتجاج کو جاری رکھا، اس کو آگے بڑھایا اور عوام کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے تو یہ اس بات کی ضمانت ہو گی کہ وہ عسکری ادارے اور امریکہ کو پریشان کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے یوں امریکہ الاخوان تحریک کے ساتھ سودا بازی پر مجبور ہو گا، خاص کر جبکہ ان کے ہاتھ فائدہ مند پتے موجود ہیں جو یہ ہیں کہ مرسی عوام کا منتخب صدر تھا، آئینی عدالت، عسکری ادارے، بین الاقوامی اداروں، امریکہ اور تمام ممالک کے لیے قابل قبول تھا، ان کے معیار کے لحاظ سے ایسا کوئی کام نہیں کیا تھا کہ اس کو برطرف کیا جائے۔ وہ ایسے انتخابات کے ذریعے اقتدار تک پہنچے تھے جن کی شفافیت کا اعتراف کیا گیا تھا پھر فوجی طاقت کے ذریعے برطرف کیا گیا۔ اس سے ان کے موقف کو تقویت ملے گی اور ان کو جواز ملے گا جس سے وہ دوسرے لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کر سکیں۔

جن لوگون نے فوجی انقلاب کی حمایت کی اور صدر کو برطرف کیا تو ان کا موقف اس لحاظ سے کمزور ہے کہ وہ فوجی حکومت کو بھی مسترد کرتے ہیں اور انتخابی عمل پر اصرار کر رہے ہیں اور ساتھ ہی وہ عسکری طریقے سے تبدیلی کی بھی حمایت کرتے ہیں! یوں الاخوان انقلاب کو ناکام بنا کر دوبارہ اقتدار میں آ سکتے ہیں یا نئی صورت میں کوئی بڑا حصہ دار بن سکتے ہیں، خصوصاً جب وہ لوگوں کے جذبات کو بڑھکانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر معزول صدر کے حامی مذاکرات اور پیچھے ہٹنے پر راضی ہوئے تو زبردست نقصان اٹھائیں گے جس کی وجہ سے ان کو ندامت کا سامنا ہو گا اور پھر ندامت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا، یوں ان کی جدوجہد سیاست کے دشت و صحرا اور اس کے بارے میں بیداری نہ ہونے کی وجہ سے رائیگاں جائے گی!

7 ۔ ہم ایک زمینی حقیقت کے بیان کے ساتھ اس جواب کو ختم کرتے ہیں اور وہ یہ کہ جو بھی اللہ کی ناراضگی مول لے کر لوگوں کو خوش کرے گا اللہ اس کو لوگوں کے ہی حوالے کرے گا، وہ مجبور ہو گا اور لوگوں کے ساتھ اس کا تعلق بھی خراب ہو گا۔ اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور یہ محسوس بھی ہوتا ہے۔ مرسی اور الاخوان نے بھی امریکہ کو راضی کرنے کی کوشش کی، اس کے منصوبوں کی حمایت کی اور کیمپ ڈیوڈ کے اس معاہدے کی پاسداری کی جو مسئلہ فلسطین اور سیناء کو کمزور کرتا ہے جو فلسطین کو غصب کرنے والی یہودی وجود کا اقرار اور اعتراف کرتا ہے۔ مرسی اپنے کئی نعروں سے بھی دستبردار ہوا اور جمہوری نظام حکومت اور سیکولر عوامی جمہوری حکومت پر راضی ہوا، جب صدر بنایا گیا اسی کے لیے حلف اٹھایا، اسلام اور اسلام کی حکمرانی کو پس پشت ڈال دیا، یہ سب کچھ اس نے امریکہ کو راضی کرنے کے لیے کیا تاکہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر کرسی پر بیٹھا رہے لیکن آخر میں اپنا نقصان کر بیٹھا سوائے اس کے کہ اگر توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا کہ **((من أرضى الناس بسخط الله وكله الله إلى الناس ومن أسخط الناس برضا الله كفاه الله مؤنة الناس))** (الترمذی)، "جو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے گا اللہ اس کو لوگوں کے حوالے کرے گا اور جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے لوگوں کو ناراض کرے گا اللہ اس کو لوگوں کے شر سے بچانے کے لیے کافی ہو گا''۔

8 ۔ بالکل آخر میں یہ یاد دہانی کراتے ہیں کہ ہم نے اس سے پہلے مرسی کو دوبار نصیحت کی دونوں بار ہم نے پمفلٹ شائع کیا پہلی بار 06/26 2012 کو جبکہ دوسری بار 08/13 2012 کو پہلے پمفلت میں ہم نے کہا تھا:۔۔۔"پھر خالص نصیحت کے ذریعے ہم مصر کے نئے صدر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں: اللہ سے ڈرو اور ایسی عوامی جمہوری ریاست کی دہائی دینے سے باز آؤ جو فکر اور منہج کے لحاظ سے خواہشات پر مبنی ہو۔

حق کی طرف رجوع افضل ہے، یہ اس لیے کہ کہیں تم مکمل دنیاوی نقصان نہ کر بیٹھو کیونکہ کافی نقصان تم پہلے ہی کر چکے ہو جب فوجی کونسل تمہارے اختیارات کم کر کے تمہارے پر کاٹ چکی ہے۔ اور کہیں تم امریکہ اور مغرب کو راضی کرنے کی خاطر عوامی جمہوری ریاست کا راگ الآپ کر اور خلافت کے قیام اور اللہ کی شریعت کے نفاذ سے پہلو تہی کر کے امریکہ اور مغرب کو ناراض کر کے آخرت تباہ کر بیٹھو۔ یقیناً تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پڑھی ہو گی **((من أرضى الناس بسخط الله وكله الله إلى الناس ومن أسخط الناس برضا الله كفاه الله مؤنة الناس))** "جو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے گا اللہ اس کو لوگوں کے حوالے کرے گا اور جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے لوگوں کو ناراض کرے گا اللہ اس کو لوگوں کے شر سے بچانے کے لیے کافی ہو گا" (الترمذی) ابو نعیم نے الحلیہ میں اس کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

یہ نصیحت صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہے اس کے بدلے ہم تم سے کسی جزاء یا شکریے کے طلبگار نہیں، یہ ہم صرف اس لیے کر رہے ہیں کہ کہیں کفار اور ان کے ایجنٹ اور تمام اسلام دشمن قہقہے لگا کر نہ ہنسیں کہ سول جمہوری ریاست کے ان کے مشن کے علمبردار خود مسلمان بن گئے، اخوان المسلمون بن گئے، انا اللہ وانا الیہ راجعون"۔

دوسرے پمفلٹ میں ہم نے کہا تھا کہ "ہم اپنے بیان کو مکمل کرتے ہوئے صدر محمد مرسی کو کی گئی اس نصیحت کو دہراتے ہیں اگرچہ اس نے ہماری پہلی نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ ہم کسی مسلمان کو نصیحت کرنے سے کبھی مایوس نہیں ہوتے، خصوصاً جب وہ حکمران ہو، اس لیے ہم پہلی نصیحت کے بعد ایک بار پھر نصیحت کرتے ہیں: اگرچہ پرانے اور نئے سیاسی میڈیم میں امریکہ کے ہاتھ پیچھے ہوئے ہیں، لیکن ان بازوں کو کاٹ ڈالنا ممکن اور آسان ہے، ایک دفعہ غلطی کر کے اگلی غلطی سے پہلے اس کا تدارک کرنا غلطی کو بار بار دہرانے سے بہتر ہے، امریکہ کے دست و بازو کے ساتھ محبت اور قربت کا کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ ان کو مڑنا اور کاٹ کر پھینک دینا زیادہ بہتر ہے، ورنہ ندامت کا سامنا ہو گا اور اس وقت ندامت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا! زمین پر اللہ کا تیر کش (مصر) ہر قسم کی قوت اور طاقت سے مالامال ہے، اس کی تاریخ اس کی شاہد ہے، جو بھی حقیقی معنوں میں اللہ کے ساتھ ہوا وہی غالب ہے، قرآن حکیم اس کے بارے میں گویا ہے، خود صدر نے بھی اپنے آخری خطاب میں اس کو دہرایا (والله غالبٌ على أمره ولكن أكثر الناس لا يعلمون) "اللہ ہی فیصلے میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"۔ جی ہاں اللہ نے سچ فرمایا ہے، (ومن أصدق من الله حديثا) "اللہ سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہے"۔

اے اللہ ہم نے پہنچا دیا تو گواہ رہ۔۔۔۔اے اللہ ہم نے پہنچا دیا تو گواہ رہ۔۔۔۔۔اے اللہ ہم نے پہنچا دیا تو گواہ رہ" ختم شد

03 رمضان 1434 بمطابق 2013/07/12

بقیہ صفحہ 9 سے

﴿وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ﴾
"پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنھیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا تھا اور ہم انہیں کو پیشوا اور (زمین) کا وارث بنائیں" (القصص:28)

شریف زید

ولایہ مصر میں حزب التحریر کے میڈیا آفس کے سربراہ

بقیہ صفحہ 7 سے

قوت کے ساتھ اسلام کو تھامے رکھو۔ بے شک تمہاری زندگی اسلام کی راہ میں قربان ہو جائے"۔

جب ان کے بیٹے ابھی جیل ہی میں تھے، اس نڈر اور قابلِ احترام ماں نے تحریکِ خلافت کی حرارت کو برقرار رکھا۔ انہوں نے ملک کا دورہ کیا، لوگوں کے بڑے اجتماعات سے خطاب کیا جو آپ کو سننے کے لیے جوق در جوق اکھٹے ہوئے، اور ان کو ترغیب دی کہ وہ ان کے عظیم بیٹوں کے نقشِ قدم پر چلیں اور مسلم امت کے اتحاد اور یگانگت کے لیے کام کریں۔ انہوں نے راہنمائی اور شہرت میں اپنے شاندار بیٹوں کی جگہ لی اور اردو کا مشہور شعر "بولی اماں محمد علی کی، جان بیٹا خلافت پے دے دو" زبان زدِ عام ہوا اور برِصغیر کے ہر کونے میں کسی بھی ذات پات کے فرق کے بغیر گایا گیا۔

مارچ 1924 میں خلافت کے خاتمہ کے بعد بی اماں زیادہ دیر تک زندہ نہ رہیں اور 13 نومبر 1924 کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ ان کی موت مسلم امت کے لیے عظیم صدمہ تھی لیکن وہ مسلم خواتین جو بی اماں کے ساتھ کام کے لیے باہر نکلی تھیں محاسبہ کی ایک سیاسی قوت کے طور پر سامنے آئیں۔ ان کی سرگرمیاں ایک ایسا ضروری آغاز تھیں جو انہیں اسلام کے نام پر پاکستان بنانے کی باضابطہ کاوشوں کی طرف لے گیا۔ یہ ان کی میراث ہی ہے جس نے آج کی نیک خواتین کی اس نسل کو جنم دیا جو اپنی گود سے ہی اپنے بچوں کی پرورش اسلام کے مطابق کرتی ہیں، آج کے مسلمان کو مجبور کرتی ہیں کہ شریعت کو پاکستان کا قانون بنایا جائے اور بھرپور اور وسیع تر انداز میں خلافت کی واپسی کی پکار بن رہی ہیں۔

یہ تھیں بی اماں، ہند کے دو شاندار بیٹوں کی ماں، مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی جوہر۔ اللہ ان تینوں پر اپنی بہترین رحمت نچھاور فرمائے۔ آمین

پاکستان کے لیے آئی۔ایم۔ایف کے تیار کردہ بجٹ کے حوالے سے حقائق

کیانی و شریف حکومت طوطے کی طرح آئی۔ایم۔ایف کے مطالبات کو قوم کے سامنے پیش کر کے اسے ''قومی بجٹ'' کہہ رہی ہے

محترم صحافی حضرات! اسلام علیکم

پاکستان میں حزب التحریر کے میڈیا آفس نے مندرجہ ذیل پریس بریفنگ کیانی و شریف حکومت کے بجٹ 2013-14پر جاری کی ہے۔ یہ بجٹ آئی۔ایم۔ایف کی تباہ کن پالیسیوں کے نفاذ کا منصوبہ ہے۔ استعماری ایجنٹوں کی یہ ہی حقیقت ہے اور اسی وجہ سے اس بات کی فوری ضرورت ہے کہ پاکستان کو ان سے آزادی دلائی جائے اور خلافت کے قیام کے ذریعے اسلام کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔ یہ پریس بریفنگ حزب التحریر ولایہ پاکستان کی جانب سے کل جاری کیے گئے وزیر خزانہ اسحاق ڈار کے نام کھلا خط اور کتاب ''خلافت کے زیر سایہ پاکستان کی معیشت'' کا تسلسل ہے۔ ہم یہ پریس بریفنگ اس لیے جاری کر رہے ہیں تا کہ میڈیا وہ کردار ادا کر سکے جس کا اسلام ان سے تقاضا کرتا ہے۔ ہمیں اس بات کی پوری امید ہے کہ حکمرانوں کے جبر کے باوجود جو کچھ آپ کے بس میں ہے اس کے مطابق آپ اپنا کردار ضرور ادا کریں گے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ خلافت کے زیر سایہ، جو انشاءاللہ جلد قائم ہونے والی ہے، آپ اپنی اسلامی ذمہ داری کو بغیر کسی روکاوٹ کے ادا کر سکیں گے۔ میڈیا کا بنیادی کردار ہی اسلام کو موثر اور بھرپور انداز سے پیش کرنا ہے تا کہ لوگ اسلام کی جانب متوجہ ہوں اور وہ اسلام کا علم حاصل کریں اور اس پر غور و فکر کریں۔ اس کے علاوہ میڈیا دیگر مسلم علاقوں کو خلافت کے ساتھ جوڑنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گا۔ میڈیا زندگی کے مختلف معاملات پر اسلام کے طرز فکر اور اس سے متعلق احکام کو پیش کرے گا تا کہ لوگ ان امور سے متعلق اسلام کی رائے سے آگاہ ہوں اور انھیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نافذ کر سکیں۔ میڈیا دشمن استعماری ریاستوں کے منصوبوں کو بے نقاب کرے گا جنھوں نے دنیا پر تباہی مسلط کی ہوئی ہے، جو خانہ جنگیوں کو بھڑکاتے اور ان کو جاری رکھنے کے لیے ایندھن فراہم کرتے ہیں، جو دوسرے ممالک کو اپنا غلام بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور قدرتی وسائل سے مالا مال ممالک کا اس حد تک استحصال کرتے ہیں کہ ان ممالک کے لوگ شدید غربت اور افلاس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر میڈیا اسلام کی ترویج کی کوششوں میں ریاست کی معاونت کرے گی تا کہ انسانوں کے بنائے ہوئے نظام کی بدولت ظلمت کے اندھیروں میں ڈوبی انسانیت تک اسلام کی روشنی کو پہنچایا جا سکے۔ اللہ سبحانہ و تعالی فرماتے ہیں، ﴿ادْعُ إِلِى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَدِلْهُم بِالَّتِى هِىَ أَحْسَنُ﴾ ''اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے''(النحل: 125)۔

محترم صحافی حضرات!

جہاں تک ان تین معاملات کا تعلق ہے جو پاکستان کی معیشت کو تباہ کر رہے ہیں ان کا ذکر آئی۔ایم۔ایف کی رپورٹ 12/35 میں کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''بنیادی پالیسی تجاویز: تین معاملات پر فوری پالیسی ایکشن کی ضرورت ہے تا کہ کمزوریوں کو محدود کیا جا سکے اور پاکستان کو پیداواری شرح کو بڑھانے کی راہ پر ڈالا جا سکے: 1) محصولات کو بڑھا کر پبلک فائنانس کو مضبوط کرنا، کم ترجیحی اور فضول اخراجات میں کمی کرنا، اور decentralized مالیاتی نظام کو مضبوط کرنا؛ 2) توانائی کے شعبے میں اصلاحات کرنا تا کہ توانائی کی قلت اور بجلی پر فراہم کی جانے والی سبسڈی (زر تلافی) کو کم کیا جا سکے اور معیشت پر حکومت کے اثر و رسوخ کو مزید کم کیا جائے؛ 3) ایسی مالیاتی پالیسیاں نافذ کی جائیں جس سے افراط زر میں کمی واقع ہو، بیرونی ادائیگیوں کو اور مالیاتی شعبے کے استحکام کو تحفظ فراہم ہو۔''

تو محترم بھائیوں اور بہنوں، آئی۔ایم۔ایف کے تین اہداف یہ ہیں: نجکاری کے عمل کے ذریعے توانائی کے شعبے کو مفلوج کر دیا جائے اور بجلی کو مہنگا کیا جائے، ٹیکسوں کو بڑھایا جائے تا کہ پاکستان کی معیشت کا گلا گھونٹ دیا جائے اور سرمایہ دارانہ پالیسیوں کے نفاذ کے ذریعے پاکستان کی کرنسی کو افراط زر کا شکار بنا کر بے وقعت کر دیا جائے۔ تو دیکھیے کہ کس طرح پاکستان میں آئی۔ایم۔ایف کے ترجمان اسحاق ڈار نے اس حکومت کے آقاوں کے منصوبوں اور خواہشات کو پیش کیا ہے؟

آئی۔ایم۔ایف کا پہلا ہدف: نجکاری کے ذریعے توانائی کے شعبے کو مفلوج کر دیا جائے

توانائی کے شعبے میں نجکاری کے فروغ اور اس کے نتیجے

میں مہنگی بجلی کی پیداوار اور بجلی کی کمی کو یقینی بنانے کے لیے اسحاق ڈار نے اپنی بجٹ تقریر کے پیرا 8 میں کہا کہ "ایک ایسی حکومت جو خود کو ایسی کاروباری سرگرمیوں میں مصروف رکھے جو نجی شعبہ ایک مارکیٹ نظام کے ذریعے احسن طریقے سے چلا سکتا ہو، وہ درحقیقت معاشی نظام میں ایک بہت بڑا بگاڑ اور ناانصافیاں پیدا کرتی ہے" ۔ اور پھر ڈار صاحب نے پیرا 11 میں فرمایا کہ "وزیر اعظم ایک جامع توانائی پالیسی کا مستقبل میں اعلان کریں گے تاکہ توانائی کے منصوبوں کو لگانے والے سرمایہ کاروں کو ہر ممکن سہولت میسر کی جاسکے۔"

محترم صحافی حضرات! نجکاری کا عمل بجلی کی قیمت کو بڑھاتا ہے تاکہ نجی مالکان اپنے بجلی کے کاروبار میں نفع کما سکیں۔ تو جہاں ایک طرف نجی مالکان بجلی گھروں کے مالک ہونے کی بنا پر بہت بڑی دولت کے مالک بن جاتے ہیں وہی پورا معاشرہ ناقابل برداشت مسلسل مہنگی ہوتی بجلی کی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں تک بجلی کی قلت کا تعلق ہے تو حکومت جانتے بوجھتے ان نجی ملکان کی اربوں روپوں کی مقروض بنی ہے۔ لہذا جب حکومت ان نجی بجلی گھروں کی ادائیگیاں روک لیتی ہے تو اپنے منافع کو برقرار رکھنے کے لیے نجی مالکان بجلی کی کم پیداوار دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ "گردشی قرضہ" ہی اس بات کا ذمہ دار ہے کہ جس کی وجہ سے 10 ہزار میگاواٹ سے بھی کم بجلی پیدا کی جارہی ہے۔ یہ صورتحال اس وقت ہے جبکہ ہماری بجلی پیدا کرنے کی استعداد 19,855 میگاواٹ ہے جو پانی کی کمی کی صورت میں تقریباً پندرہ ہزار میگاواٹ ہو جاتی ہے۔ یہ پیداواری صلاحیت ہماری طلب کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے کیونکہ سردیوں میں بجلی کی طلب تقریباً ساڑھے گےارہ ہزار جبکہ گرمیوں میں ساڑھے سترہ ہزار میگاواٹ ہوتی ہے۔ اس تمام تر بدتر صورتحال کی وجہ یہ ہے کہ بجلی کی پیداوار کو ایک کاروبار بنا دیا گیا ہے جبکہ سستی اور وافر بجلی ملنا لوگوں کا حق ہے۔ جس طرح پچھلی حکمتوں میں توانائی کے شعبے کی نجکاری کا عمل جاری رہا اسی طرح کیانی و شریف حکومت میں بھی یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا۔

بجلی کی نجکاری ہمارے دین کے احکام کے خلاف ہے۔ اسلام دولت کی تقسیم کو یقینی بناتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے بجلی کے اثاثوں کے ساتھ ساتھ کوئلہ، تیل اور گیس کو عوامی ملکیت قرار دیتا ہے۔ یہ وسائل نہ تو ریاست کی ملکیت ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی فرد کی ملکیت، بلکہ ریاست ان وسائل سے متعلق امور کی نگرانی کرتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اس سے حاصل ہونے والے فوائد سے ریاست کا ہر شہری مستفید ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ الْمَاءِ وَالْكَلَإِ وَالنَّارِ) "تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، چراگاہیں اور آگ" (احمد)۔ خلافت توانائی اور تیل و گیس پر نافذ ٹیکسوں کا خاتمہ کر دے گی جن ٹےکسوں کے نتیجے میں ان وسائل کی قیمت اِن کی پیداوار، صفائی اور تقسیم پر آنے والی لاگت سے کہےں زےادہ بن جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان اشیاء کو غیر مسلم غیر حربی ممالک کو درآمد کرنے سے حاصل ہونے والے منافع کو صرف امت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا کےونکہ اسلام کی نگاہ مےں توانائی کے وسائل عوامی ملکےت مےں سے ہےں اور ان وسائل کے بارے مےں اِس پالےسی سے مسلمانوں سکھ کا سانس لےں گے۔

آئی۔ایم۔ایف کا دوسرا ہدف: دم توڑتی معیشت پر مزید ٹیکسوں کا بوجھ ڈالا جائے

جہاں تک ٹیکسوں میں اضافے کو تعلق ہے تو اسحاق ڈار صاحب نے آئی۔ایم۔ایف کا تابعدار غلام ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی تقریر میں اس عمل کی پرزور حمائت کی۔ اپنی تقریر کے پیرا 8 میں انھوں نے کہا کہ "تمام لوگوں کو، ملک کو چلانے کے لیے جن وسائل کی ضرورت ہے، ان میں اپنا حصہ ڈالنا ہوگا۔ استثنات اور رعایتوں کا سلسلہ بند کیے بغیر ایک خود انحصار معیشت کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی۔" اور پیرا 11 میں کہا کہ "ٹیکس محاصل میں اضافہ: اس ضمن میں ہم جو اقدامات کر رہے ہیں ان کا بیان میری تقریر کے حصہ دوئم میں آئے گا"۔ پھر پیرا 44 میں اسحاق ڈار نے ٹیکسوں میں اضافے کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ "مسلم لیگ (ن) کی پچھلی حکومت نے ٹیکس اور قومی پیداوار کے تناسب کو 13 فیصد تک پہنچا دیا تھا جس کی وجہ ٹیکس قوانین کو آسان بنانا، ٹیکسوں کے دائرے کو توسیع دینا، نظام میں موجود خرابیوں کو دور کرنا اور ٹیکس مشینری کا موثر احتساب تھا۔۔۔ 2013-14 کے بجٹ کا بنیادی مقصد اس شرح کو بڑھا کر 2018 تک 15 فیصد تک لے جانا ہے"۔

محترم صحافی حضرات! آئی۔ایم۔ایف ہماری لوگوں پر مسلسل ٹیکسوں کا بوجھ ڈال رہا ہے۔ ہر سال یا تو ٹیکسوں کی شرح میں اضافہ کیا جارہا ہے یا نت نئے ٹیکس عائد کیے جارہے ہیں۔ حکومت نے 2011-12 میں صرف انکم ٹیکس کی مد میں 730,000 ملین روپے اکٹھے کیے جو 2002-03 میں حاصل ہونے والے کل محاصل سے بھی زےادہ ہےں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ محنت کش اور نوکری پیشہ طبقے کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے کیونکہ مسلسل بڑھتے ٹیکس ان کی آمدنیوں کو کھاتے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ 2012-13 کے بجٹ میں حکومت نے انکم ٹیکس کی مد میں اکٹھی ہونے والی رقم کا ہدف

914,000ملین روپے رکھا ہے۔ حکومت کے محاصل میں سیلز ٹیکس کا حصہ 9فیصد سے بڑھ کر 43فیصد تک پہنچ چکا ہے۔اس سیلز ٹیکس کی وجہ سے لوگوں کے لیے ادویات،خوراک اور زراعت اور صنعت کی پیداوار میں استعمال ہونے والے خام مال کی خریداری اس حد تک تکلیف دہ بن گئی ہے کہ ان کے لیے معیشت میں اپنا حصہ ڈالنا اور اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرنا ناممکن بن چکا ہے۔ حکومت نے 12-2011میں جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں 852,030ملین روپے اکٹھے کیے تھے اور 13-2012کے بجٹ میں اس کا ہدف 1,076,500ملین روپے ہے۔اور کیانی۔شریف حکومت نے اب اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ آنے والے دنوں میں مزید مشکلات ہی ہیں۔

محترم صحافی حضرات! خلافت آئی۔ ایم۔ایف کی پالیسیوں اور دستاویزات سے رجوع نہیں کرے گی بلکہ اس پر لازم ہو گا کہ وہ قرآن وسنت سے اخذ شدہ قوانین کو ہی نافذ کرے۔یہ ظالمانہ ٹیکس کا نظام ہمارے دین کے احکامات کے برخلاف ہے۔ اسلام آمدن اور اخراجات پر ٹیکس کو محاصل کے حصول کا بڑا ذریعہ نہیں بناتا۔اس کے محاصل کی بنیادبنیادی ضروریات اور چند آسائشوں کو پورا کرنے کے بعد بچنے والی فاضل دولت اور اصل پیداوار ہے۔اور خلافت جب بھی ٹیکس لگاتی ہے صرف سخت شرائط کے ساتھ اور وہ بھی صرف اخراجات کے بعد جمع ہونے والی دولت پر لگتا ہے لہذا ان لوگوں پر ٹیکس لگ ہی نہیں سکتا جو غریب ہیں یا اپنی بنیادی ضروریات کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔ اور اس کے علاوہ ریاستِ خلافت عوامی اور ریاستی اثاثوں، جیسے توانائی کے وسائل، بھاری مشینری کے اداروں سے بہت بڑی تعداد میں محاصل حاصل کر سکے گی جیسا کہ غیر مسلم غیر حربی ممالک کو ان اشیاء کی برآمد کے ذریعے۔خلافت میں صنعتی اور زرعی شعبہ تیزی سے ترقی کرے گا۔ صنعتی اور زرعی پیداوار کے لیے درکار اشیاء جیسے کھاد ،توانائی ، بھاری مشینری اور انجن وغیرہ پر مختلف قسم کے ٹیکس لگا کر زراعت و صنعت کو مفلوج نہیں کیا جائے گا۔بلکہ ریاست تجارت سے حاصل ہونے والے منافع پر اور زرعی پیداوار پر محاصل حاصل کرے گی۔اس عمل کے نتیجے میں صنعتی اور زرعی شعبوں سے منسلک حضرات بغیر کسی رکاوٹ کے پیداوار پر توجہ مرکوز کر سکیں گے اور وہ اپنے منافع یا جمع شدہ دولت پر حکومت کو محاصل دیں گے جس کے نتیجے میں معاشرے میں دولت کی گردش یقینی ہو جائے گی ۔اس کے علاوہ شریعت کی بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اتنے محاصل حاصل ہو جاتے ہیں کہ استعماری اداروں سے سود پر مبنی قرضے لینے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ یہ وہ سودی قرضے ہیں جن پر ان کی اصل رقم سے بھی کئی گنا زیادہ سود ادا کیا جا چکا ہے لیکن پھر بھی وہ قرضے ختم ہونے کی بجائے بڑھتے ہی جا رہے ہیں اور پاکستان کی معیشت کو مفلوج کر رہے ہیں۔

آئی۔ایم۔ایف کا تیسرا ہدف: روپے کو کمزور کر کے افراط زر کو یقینی بنانا

حادثاتی طور پر اسحاق ڈار نے روپے کی کمزوری کو افراط زر سے جوڑ دیا جو کہ در حقیقت اس کی اصل وجہ ہے۔ لیکن انھوں نے یہ بالکل بھی نہیں بتایا کہ وہ روپے کو کس طریقے سے مضبوط بنائیں گے اور افراط زر کی جڑ کو ہی ختم کر دیں گے۔ انھوں نے اپنی تقریر کے پیرا 5 میں کہا کہ ''افراط زر کی اوسطاً شرح 13 فیصد رہی جس کی پچھلی چار دہائیوں میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ شرح مبادلہ جو تقریباً62روپے فی ڈالر تھی وہ اب100 روپے فی ڈالر ہو گئی ہے''۔

یہ نتیجہ ہے اس استعماری پالیسی کا جس کے تحت بجٹ خسارہ کم کرنے کے لیے مرکزی بینک سے بھاری قرضے لیے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس طریقہ کار میں ہمیشہ کرنسی کی تعداد میں اور اس کی رسد(Supply)میں اضافہ ہوتا ہے جس کا لازمی نتیجہ افراط زر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اس لیے اس کو اکثر'' نوٹ چھاپنا'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عمل نہ صرف تباہ کن افراط زر پیدا کرتا ہے بلکہ ہمارے دین کے احکام کے خلاف بھی ہے۔ اسلام نے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ ریاست کی کرنسی کی بنیاد قیمتی دھات کی دولت کو ہونا چاہیے جس کے نتیجے میں افراط زر کی جڑ ہی کٹ جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ سونے کے دینار ،جن کا وزن 4.25 گرام اور چاندی کے درہم ،جن کا وزن 2.975 گرام ہو، ریاست کی کرنسی کے طور پر استعمال کریں۔اس وجہ سے ہزار سال تک ریاست خلافت میں قیمتوں کو استحکام حاصل رہا۔ مسلمانوں کے لیے سونے اور چاندی کے پیمانے کی جانب دوبارہ لوٹنا عملی طور پر ممکن ہے کیونکہ جن مسلم علاقوں میں خلافت کے دوبارہ قیام کے امکانات ہیں وہ سونے اور چاندی کے وسائل سے مالا مال ہیں جیسے پاکستان میں سینڈک اور ریکوڈیک کی زمینیں۔

محترم صحافی حضرات !اب آپ پر لازم ہے کہ آپ اسلام کی دعوت کو آگے پہنچائیں کیونکہ یہی حق ہے تا کہ آپ بھی خلافت کے دوبارہ قیام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

﴿وَمَا عَلَيْنَا إِلاَّ الْبَلاَغُ الْمُبِينُ﴾

''اور ہمارے ذمہ تو واضح طور پر پہنچا دینا ہے''(یٰس:17)

اسلام علیکم

پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

کیانی وشریف حکومت نے بجلی کی قیمت میں کمر توڑ اضافے کی بنیاد رکھ دی ہے

کیانی وشریف حکومت کی پالیسیاں بجلی کی قیمت میں مزید اضافے کا باعث بنے گی جو پہلے ہی نا قابل برداشت حد تک مہنگی ہو چکی ہے اور یہ مہنگی بجلی بھی با مشکل آدھے دن کے لیے دستیاب ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگ بجلی کے بلوں کو "دوہرا کرایہ" کہتے ہیں۔ کیانی وشریف حکومت کے وزیر خزانہ کہتے ہیں کہ 12 اگست تک حکومت توانائی کے شعبے میں موجود گردشی قرضے کو مقامی بینکوں اور غیر ملکی اداروں سے سودی قرضہ حاصل کر کے ختم کردے گی۔ یہ فیصلہ اس فیصلے کے علاوہ ہے جس کے تحت حکومت نے بجلی پر ٹیکسوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ توانائی کے شعبے میں بھی مزید نجکاری کا اعلان کیا ہے۔ یہ تینوں اقدامات بجلی کی موجودہ قیمتوں میں کئی گنا اضافے کا باعث بنیں گے۔ یہ تین اقدامات آئی۔ایم۔ایف کی جانب سے لازمی قرار دیے گئے ہیں جبکہ اسلام ان کی اجازت نہیں دیتا:

اول: یہ کہ حکومت کی جانب سے گردشی قرضے کو ختم کرنے کے لیے مزید قرضوں کا حصول دیگر چیزوں کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ بجلی کے قیمت میں اضافے کا باعث بھی بنے گا۔ پاکستان کے ذمہ قرضوں کی حجم تمام قابل عمل حدوں کو پار کر چکا ہے۔ حالیہ سالوں میں حکومت نے سٹیٹ بینک سے بھاری قرضے حاصل کیے ہیں جس کے ذریعے بجٹ خسارے کو پورا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس عمل کے نتیجے میں ہمیشہ کرنسی کی تعداد میں اور اس کے رسد(Supply)میں اضافہ ہوتا ہے اور پھر لازماً افراط زر میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔اسی لیے اس عمل کو اکثر "نوٹ چھاپنا" بھی کہا جاتا ہے۔ اس طرح روپیہ اپنی قدر اور زیادہ کھو دیتا ہے۔ کسی وقت ایک ڈالر 60 روپے کے برابر تھا اور پھر پچھلی بجٹ تقریر کے موقع پر ایک ڈالر 80 روپے کا ہو گیا اور اس سال کی بجٹ تقریر کے موقع پر یہ 100 روپے کا ہے اور اگر یہی کفریہ نظام قائم رہا تو اگلے سال بجٹ تقریر کے موقع پر روپیہ مزید گر کر 120 تک پہنچ جائے گا۔ روپے کی مسلسل گرتی قدر بجلی سمیت ہر چیز کو مزید مہنگا کر دے گی جیسا کہ پچھلے کئی سالوں سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اسلام نہ صرف سود پر قرضے حاصل کرنے کی ممانعت کرتا ہے بلکہ وہ وہ سونے اور چاندی کو کرنسی کی بنیاد قرار دیتا ہے جس کی وجہ سے کرنسی لازمی اپنی قدر نہیں کھوتی اور اس طرح افراط زر کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

دوئم: بجلی کے بلوں پر ٹیکسوں کے بڑھانے سے بجلی کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ ایک بار پھر یہ عمل اسلام کے حکم کے خلاف ہے کیونکہ شریعت نے ریاستی اور عوامی ملکیت کی املاک سے محاصل حاصل کرنے کے طریقہ کار بتائے ہیں اور وہ ٹیکس کو حرام قرار دیتی ہے۔ اسلام کے احکامات کے مطابق لوگوں سے ٹیکس نہیں لیا جاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے امور کی دیکھ بھال کرتے تھے اور ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر ٹیکس لگائے ہوں۔ اور جب رسول اللہ ﷺ کو یہ پتہ چلا کہ حکومتی اہلکار سرحدوں پر ریاست میں داخل ہونے والے مال پر ٹیکس لیتے ہیں تو انھوں نے اس کی ممانعت فرما دی تھی۔

تیسری بات یہ کہ بجلی کے پیداواری اور تقسیم کار اداروں کی نجکاری بجلی کی قیمتوں میں مزید اضافے کا باعث بنے گی کیونکہ اب مزید نجی شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد اور کمپنیاں بجلی کی فروخت سے منافع کمانے کے لیے موجود ہوں گی۔ درحقیقت یہ اس شعبے میں نجکاری کا عمل ہی تھا جس کی بنا پر گردشی قرضے کی بنیاد پڑی۔ اسلام نے توانائی کے شعبے کو عوامی ملکیت قرار دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ اس سے حاصل ہونے والے فوائد پوری امت کے لیے ہیں نہ کہ چند افراد کے۔

حزب التحریر پاکستان کے مسلمانوں کو خبردار کرتی ہے کہ اسلام اور خلافت کے بغیر مسلمانوں کی صورتحال ناقابل اصلاح حد تک بگڑ جائے گی۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مسلمانوں پر شریعت کے احکامات کو ریاست کی جانب سے نافذ کرنا فرض ہے اور اللہ اس کے متعلق ہم سے سوال کریں گے۔ یہی وقت ہے کہ تمام مسلمان چاہے مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے یہ عہد کرے کہ وہ اللہ کے دین کے نفاذ کے لیے خلافت کو قائم کرنے کے لیے اپنے دنوں اور راتوں کو ایک کر دے گا۔

پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

آئی.ایم.ایف کے بجٹ کو جمہوریت کا تڑکا لگا کر اسے اپنا بجٹ قرار نہیں دیا جاسکتا



حزب التحریر ولایہ پاکستان کی جانب سے پاکستان کے لیے آئی.ایم.ایف کے بجٹ کو بے نقاب کرنے کی مہم کے سلسلے میں، پاکستان کے صنعتی اور مالیاتی مرکز کراچی کے اہل رائے حضرات کو اس بجٹ کے حوالے سے ایک بریفنگ دی گئی۔ یہ اجتماع حزب التحریر ولایہ پاکستان کی جانب سے خلافت کے قیام کے ذریعے پاکستان کی معیشت کو بچانے کے سلسلے میں شروع کی گئی مہم کا ایک حصہ تھا۔ اس مہم کے دوران لیفلٹ کی تقسیم، ایک کتاب کا اجرأ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ خلافت کس طرح پاکستان کی معیشت کو دوبارہ زندہ کرے گی، وفود، پریس بریفنگز اور عوامی رابطہ مہم انجام دی گئی ہے۔

اجتماع سے پاکستان میں حزب التحریر کے ڈپٹی ترجمان، شہزاد شیخ نے خطاب کیا اور اس بات کو بے نقاب کیا کہ کس طرح کیانی و شریف حکومت نے پاکستان کی معیشت کو موجودہ مالی سال میں مزید تباہ برباد کرنے کے لیے آئی.ایم.ایف کے تجویز کردہ نسخے کو من و عن نافذ کیا ہے۔ اس تباہ کن نسخے میں معاشی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لیے کمر توڑ ٹیکسوں، توانائی کے شعبے کو مفلوج کرنے کے لیے مزید نجکاری اور بجلی کی قیمتوں میں اضافے اور خسارے کو پورا کرنے کے لیے مزید قرضے لینے کا مشورہ دیا گیا ہے جو خوفناک افراط زر کی بنیادی وجہ ہے۔

شہزاد شیخ نے کہا کہ پہلے ہی کیانی و شریف



حکومت امت اور معاشرے کے تمام طبقات کی جانب سے خود کو گھیرے میں پاتی ہے اور لوگ آئی.ایم.ایف کی غلامی کرنے کی مذمت کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ حزب التحریر وزیر خزانہ کی اس تو جیع کی مذمت کرتی ہے اور اس کو ایک مذاق قرار دیتی ہے کہ کیونکہ جمہوریت نے آئی.ایم.ایف کے مطالبات کو منظور کر لیا ہے اس لیے اب یہ ایک مقامی اور ہمارا اپنا تجویز کردہ بجٹ ہے۔ حکومت کس طرح یہ دعوا کرسکتی ہے کہ جمہوریت نے آئی.ایم.ایف کی حرام تجاویز کو لوگوں کے لیے حلال بنا دیا ہے؟ حکومت کس طرح یہ دعوا کرسکتی ہے جبکہ عوام کی عظیم اکثریت جمہوریت کو ملک کے لیے ایک برائی تصور کرتی ہے اور شریعت کو ملک کے قانون کے طور پر دیکھنا چاہتی ہے؟ انھوں نے مزید کہا کہ کیانی و شریف حکومت لوگوں کی خواہشات اور ضروریات سے بالکل لاتعلق ہو چکی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا ہنی مون پیریڈ کیانی وزرداری حکومت کے مقابلے میں بہت جلد ختم ہوگیا ہے۔

انجینئر شہزاد شیخ نے حاضرین کو حزب کے ساتھ کام کرنے کی دعوت دی تاکہ پاکستان کی مسلم سرزمین پر خلافت کے قیام کو ممکن بنایا جائے۔

پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

بجلی کا بحران: آئی ایم ایف کا تجویز کردہ حل عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ کرے گا

تحریر: سلیم سیٹھی، لاہور
email: saleem.sethi@ymail.com

پیپلز پارٹی کی سابقہ حکومت نے جب 2008 میں حکومت سنبھالی تھی تو میڈیا کے ذریعے اِس بات کا پرچار کیا گیا کہ پاکستان میں بجلی کے بحران کی اصل وجہ پاکستان میں بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت میں کمی ہے اِس لیے سپلائی ڈیمانڈ سے کہیں کم ہونے کی وجہ سے لوڈشیڈنگ کا عذاب سہنا پڑ رہا ہے۔ اور چونکہ سابقہ حکومتوں نے بجلی کے پیداوار کے نئے منصوبوں پر خاطر خواہ کام نہیں کیا اِس لیے سپلائی ڈیمانڈ کو پورا نہیں کر پا رہی چنانچہ اُس وقت یہ ظاہر کیا گیا کہ اگر فوری طور پر بحران پر قابو پانا ہے تو رینٹل پاور کے مہنگے منصوبوں کو قبول کرنا ہوگا۔ تاہم اُس وقت کی حکومت اور اپوزیشن کی باہمی کشمکش میں یہ منصوبے پایہ تکمیل کو نہ پہنچے اور قوم کے اربوں روپے کرپشن کے ذریعے حکمرانوں کے اکاؤنٹس میں منتقل ہوگئے جبکہ عوام بدستور بجلی کے بحران کے سبب عذاب میں مبتلا رہے۔ مگر جیسے ہی سابقہ حکومت ختم ہوئی اور نگران حکومت قائم ہوئی، اِس بحران کی تشخیص یکسر بدل گئی اور شدومد سے یہ کہا جانے لگا کہ پاکستان میں بجلی کی پیداواری صلاحیت ڈیمانڈ سے کہیں زیادہ ہے، اخبارات میں اعداد وشمار شائع ہوئے اور عوام کو بتایا گیا کہ 2008 میں پیداواری صلاحیت لگ بھگ بیس ہزار میگا واٹ کے قریب تھی جو اب بڑھ کر ساڑھے اکیس ہزار کے لگ بھگ ہے جبکہ پاکستان کی ڈیمانڈ سردیوں میں 13 ہزار کے لگ بھگ جبکہ گرمیوں میں ساڑھے 16 ہزار کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ اِس کے ساتھ ہی یہ کہا جانے لگا کہ اصل مسئلہ گردشی قرضہ ہے، جو بجلی کی مد میں دی جانے والی بھاری سبسڈی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ بجلی پیدا کرنے والی کمپنیاں بقایاجات کے حصول کے لیے بجلی کی پیداوار یا تو روک دیتی ہیں یا پھر اپنی مرضی کی مقدار میں پیدا کرتی ہیں اور نتیجتاً پاکستان کے عوام کے لیے لوڈشیڈنگ کا عذاب مقدر بن چکا ہے۔ اور وہ تمام سیاست دان جو کبھی بجلی کی پیداواری صلاحیت میں کمی کا رونا روتے تھے اب گردشی قرضے کا راگ الاپ رہے ہیں، چاہے اُن کا تعلق سابقہ حکومت سے ہے یا موجودہ نئی حکومت سے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر تشخیص میں اِس تبدیلی کی وجہ کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ تبدیلی اُس وقت شروع ہوئی جب فروری 2013 میں پاکستانی حکام اور آئی ایم ایف کے درمیان پرانے قرضے کی ادائیگی اور نئے قرضے کے اجراء کے حوالے سے بات چیت کا آغاز ہوا، جہاں آئی ایم ایف کی طرف سے یہ بات واضح ہوئی کہ پرانے قرضوں کی ری شیڈولنگ اور نئے قرضوں کے اجراء کے لئے آئی ایم ایف کی بتائی ہوئی معاشی اصلاحات کا نفاذ ضروری ہے جن میں ٹیکسوں میں اضافہ اور حکومت کی طرف سے دی جانے والی سبسڈیز کا خاتمہ سرفہرست تھا۔ چنانچہ اِن مزاکرات کے بعد پاکستان کے طول وعرض میں لوڈشیڈنگ میں ہوش ربا اضافہ دیکھنے کو ملا اور نگران حکومت نے واضح طور پر اِس بات کا اعلان کر دیا کہ پاور سیکٹر کو ادائیگیاں نہیں ہو پا رہی جس کی وجہ سے ایسا کرنا پڑ رہا ہے، حتیٰ کہ بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کی طرف سے قومی اخبارات میں اشتہارات شائع کئے گئے کہ ادائیگیاں نہ ہونے کی وجہ سے اُن کے پاور پلانٹ مکمل طور پر بند ہیں اور ادائیگیاں نہیں ہونگی تو بجلی بھی پیدا نہیں کی جائے گی۔ اصل میں لوڈشیڈنگ میں اضافہ اور گردشی قرضوں کی ادائیگیوں کے مسئلے کو اجاگر کرنا نئی آنے والی حکومت کے لیے وہ راہ ہموار کرنا تھی تاکہ لوڈشیڈنگ کے ستائے لوگ نئی حکومت کی طرف سے آئی ایم ایف کے حل کے نفاذ کو قبول کرلیں۔ چنانچہ نئے بجٹ کو پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے واضح اعلان کیا کہ اُن کی حکومت گردشی قرضوں کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے پاور سیکٹر میں دی جانے والی سبسڈی کو جلد از جلد ختم کردے گی۔ چنانچہ یہ ضروری تھا کہ 19 جون کو آئی ایم ایف کے وفد کی آمد سے قبل کچھ ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے اُن کو یقین ہو کہ نئی حکومت اُن کی طرف سے دی جانے والی معاشی اصلاحات کے نفاذ کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں نئے بجٹ میں ٹیکسوں کی مد میں ہوش ربا اضافہ کیا گیا وہیں اُس کے فوراً بعد وزیر اعظم کی طرف سے بجلی کی قیمتوں میں ڈھائی روپے فی یونٹ اضافے کی منظوری دینے کے ساتھ ساتھ باقی ماندہ سبسڈی کے خاتمے کا منصوبہ بھی طلب کر لیا گیا۔ 19 جون کو آئی ایم ایف کے وفد کی پاکستان آمد ہوئی اور مزاکرات کے نتیجے میں قومی اخبارات میں یہ خبریں سامنے آئیں کہ پچھلے قرضوں کی ری شیڈولنگ اور نئے قرضوں کے اجراء کو ٹیکسوں میں اضافے اور ہر طرح کی سبسڈی کے خاتمے سے مشروط رکھا گیا ہے۔ حکومت نے اِس بات کا اعلان کیا ہے کہ سبسڈی کے خاتمے سے بجلی کی پیداوار میں اضافہ ممکن ہے چنانچہ وہ آئی ایم ایف کی تجاویز سے متفق نظر آتی ہے۔ آئی ایم ایف کی معاشی اصلاحات اِس سادہ فارمولے پر ہوتی ہے کہ معاشی خسارے کو لوگوں پر اضافی ٹیکس لگا کر اور اُنہیں دی

باقی صفحہ 27 پر

پاکستان اور افغانستان سے امریکی وجود کے خاتمے کے لیے ایک آخری تباہ کن وار کرو

اے قبائلی مسلمانو، مسلم افواج اور ان کی انٹیلی جنس! آج امریکہ قبائلی علاقوں اور سرحد پار افغانستان کے علاقے میں شدید مشکلات کا شکار ہے، وہ مصنوعی سرحد کہ جس نے افغانستان اور پاکستان کے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے جدا کر رکھا ہے۔ یہ جنگ امریکہ کے لیے ایک ایسی خطرناک دلدل ثابت ہوئی ہے کہ جس کی مثال امریکہ کی پوری جنگی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس جنگ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جدید ترین جنگی اسلحہ اور ٹیکنالوجی سے لیس ہونے کے باوجود امریکہ ایسے مضبوط اور قابل افراد سے محروم ہے جو اس اسلحے کو استعمال بھی کر سکیں۔ یقیناً امریکی سپاہی میدان جنگ میں مسلمانوں کا سامنا کرنے سے خوف کھاتے ہیں اور اس حد تک بزدل ہیں کہ وہ دورانِ جنگ یا جنگ سے واپس لوٹنے کے بعد اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں، جس کی وجہ سے آج امریکی فوج میں خودکشی کی شرح آسمان کو چھو رہی ہے۔ امریکہ کی یہ صورتِ حال اور بھی سنگین ہو گئی ہے کیونکہ معاشی بحران نے امریکہ کی مالیاتی طاقت کو کمزور کر دیا ہے جس کے نتیجے میں امریکہ فوجی اخراجات میں کمی کرنے پر مجبور ہو چکا ہے۔ امریکہ کی پریشانیوں کے لیے یہ سب کچھ ہی کافی نہ تھا کہ دوسری طرف شام کی صورتِ حال نے امریکہ کی نیند حرام کر دی ہے جہاں مسلمانوں کی عظیم جدوجہد خلافت کی واپسی کی خوشخبری سنا رہی ہے۔

پس امریکہ نے خود کو اس سنگین اور خطرناک صورتحال سے نکالنے کے لیے دوحا سے لے کر برسلز تک اور اسلام آباد سے کابل تک اپنے ایجنٹوں کو متحرک کر دیا ہے۔ یہ صورتحال ان لوگوں کے لیے قطعاً حیرانی کا باعث نہیں ہے جو اس امریکی صلیبی جنگ کو ابتداً سے ہی بہت سنجیدگی اور گہرائی سے دیکھ رہے تھے۔ یقینا یہ امریکی ایجنٹوں کی مدد اور تعاون ہی ہے کہ جس کی بدولت اس جنگ کی شروعات سے لے کر آج تک امریکہ اُن اہداف اور مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکا جو امریکہ اکیلے حاصل نہیں کرسکتا تھا۔ اور اس صلیبی جنگ کے دوران جب کبھی امریکہ کسی زبردست مشکل میں پھنسا تو انہی ایجنٹوں نے امریکہ کو اس مشکل سے نکالا۔ مشرف، کیانی اور دوسرے غداروں نے ہی امریکی افواج کے لیے پاکستان کی زمین اور فضائیں کھولیں، وگرنہ امریکہ سمندر پار ہونے کے باعث اس خطے میں داخل تک نہیں ہوسکتا تھا۔ اور انہوں نے امریکہ کو ایسی اہم ترین انٹیلی جنس معلومات دیں کہ جن کے بغیر امریکہ کی حالت ایسی تھی کہ جیسے ایک اندھے اور لنگڑے سپاہی کو میدانِ جنگ میں اتار دیا جائے۔

پھر جب امریکہ کوافغانستان پر اپنے قبضے کے خلاف قبائلی مسلمانوں کی جانب سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تو امریکہ نے اپنے ایجنٹوں کو حرکت میں لا کر پاکستان میں فتنے کی جنگ شروع کرا دی تاکہ قبائلی مسلمانوں کے اسلحے کا رخ فوج میں موجود اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی طرف ہو جائے، اور بجائے یہ کہ مسلم افواج اور قبائلی مجاہدین ایک قوت بن کر امریکی صلیبی فوج کا مقابلہ کریں، وہ ایک دوسرے کا ہی گلا کاٹنے لگ جائیں۔ اس گھناؤنے منصوبے کو مکمل کرنے کے لیے مشرف، کیانی اور دوسرے غداروں نے پہلے پاکستان میں امریکی اثرورسوخ کو اس قدر پھیلنے کی اجازت دی جو اس سے قبل کبھی نہیں دیکھی گئی۔ امریکی سی۔آئی۔اے کو اپنا نیٹ ورک پھیلانے کی اجازت دی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ ایف۔بی۔آئی اور نجی امریکی سیکیوریٹی کمپنیوں کو بھی ملک بھر میں دندنانے کی کھلی چھوٹ دے دی گئی تاکہ ملک کا امن و امان تباہ ہو کر رہ جائے۔ پھرفوج کا حلف توڑنے والے ان غداروں نے ریمنڈ ڈیوس جیسے لوگوں کی غیر ملکی فوج کو ملک بھر میں فوجی ٹھکانوں اور شہریوں پر بم دھماکوں کی نگرانی کرنے کی اجازت دی تاکہ مسلمانوں کے درمیان دشمنی اور نفرت کی آگ لگا دی جائے اور انھیں ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کر دیا جائے۔ اور یہ سب کچھ اُس نیٹو سپلائی لائن کے علاوہ ہے جو خطے میں امریکی راج کو مستحکم کرنے کے لیے اِن تمام سالوں کے دوران جاری و ساری ہے، جس کے ذریعے یہ غدار قابض امریکی افواج کو ہتھیاروں اور تیل کی سپلائی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

تاہم اس امر کے باوجود کہ امریکہ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کر دیا، آج امریکہ ایک یقینی شکست کا سامنا کر رہا ہے، لہٰذا امریکہ کو اس شکست سے بچانے کے لیے غداروں کا یہ ٹولا ایک بار پھر متحرک ہو گیا ہے۔ امریکہ افغانستان سے افواج کی محدود پیمانے پر واپسی کے نام پر افغانستان اور پاکستان میں اپنے مستقل وجود کو برقرار رکھنا چاہتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے اس کے ایجنٹ مودبانہ انداز میں اپنی "ذمہ داری" کو پورا کرنے کے لیے متحرک ہو گئے ہیں تاکہ قبائلی مسلمانوں، افواج اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کو صلیبیوں کے خلاف جہاد کرنے سے دور رکھا جائے۔ لہٰذا امریکہ کے ایجنٹوں نے امریکہ کے ساتھ مل کر کئی مہینوں کی کوششوں کے بعد قطر میں مذاکرات کی بساط بچھائی ہے۔ ان ایجنٹوں نے ان مذاکرات میں حصہ دار ہونے کے ناطے مذاکرات کو شروع کرنے، اس کی شرائط کے تعین اور افغانستان میں امریکی افواج کی مستقل موجودگی کو قابل قبول بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔

یہ سب کچھ ایسے کیا جا رہا ہے کہ جیسے قابض افواج کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ مسلم سرزمین پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے کے لیے اور اسے تسلیم کروانے کے لیے مذاکرات کرے۔ اس سنگین ظلم کے اوپر مزید ظلم یہ ہے کہ یہ غدّار، افغانستان سے محدود انخلاء کے امریکی منصوبے کو یوں پیش کر رہے ہیں کہ گویا یہ مسلمانوں کی فتح ہوگی حالانکہ اس کے نتیجے میں افغانستان اور پاکستان میں امریکی افواج کو مستقل اڈے حاصل ہو جائیں گے۔

اے میدان جنگ کے شہسوارو! اے انصار کے جانشینو! آپ کی حیثیت اس وقت مضبوط ہے جبکہ اپ کے دشمنوں کی حیثیت ایک کمزور اور گرتی ہوئی دیوار کی مانند ہے۔ قابض امریکہ یا اس کے نمائندوں کے ساتھ کسی بھی قسم کی مصالحت کو قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ جان رکھو کہ کسی بھی کامیابی کے حصول کے لیے صبر اور ثابت قدمی ضروری ہے۔ عزت و شرم سے عاری کیانی و شریف اور کرزئی حکومت کو اس بات کی اجازت مت دو کہ یہ دنیاوی فوائد کے حصول کے لیے ان شہداء کے خون کا سودا کر دیں جن کی قربانیوں کی بدولت آج امریکہ گھٹنوں کے بل گر چکا ہے اور ایک آخری تباہ کن وار کے فاصلے پر ہے۔ اپنے ایمان کی مضبوطی اور استقامت کے ساتھ امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کے منصوبوں کو تباہ و برباد کر دو کہ اللہ تمھارے ساتھ ہے اور وہ کبھی بھی تمھاری اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿فَلاَ تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمْ الأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ﴾ "پس تم ہمت ہار کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی غالب رہو گے، اللہ تمھارے ساتھ ہے۔ وہ تمھارے اعمال کو ہرگزضائع نہ کرے گا"(محمد:35)۔

اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ جب کیانی و شریف حکومت کے شیاطین، افغانستان اور پاکستان میں امریکی راج کے مستقل قیام کے منصوبے کو کامیاب بنانے کے لیے آپ کو راضی کرنے کے لیے آئیں تو آپ ان کو الٹے پاؤں واپس پھیر دیں۔ اور جب آپ ان کو باہر کا راستہ دکھا رہے ہوں تو ان کے کان آپ کی زبان سے یہ سنیں کہ جلد ہی خلیفۂ راشد کے ہاتھوں ان کا احتساب کیا جائے گا اور آپ خلافت کی عدالتوں میں ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اور انھیں یہ بھی بتا دیں کہ سب کچھ اس سے بہت کم ہے جو وہ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے پیش ہونے پر دیکھیں گے، جب ان کی نظریں مایوس اور گردنیں جھکی ہوئی ہوں گی اور دل دہشت کے مارے کانپ رہے ہوں گے، تو کیا یہ اس وقت سے پہلے اپنے اعمال پر توبہ کرنے کے لیے تیار ہیں؟

اور اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ خلافت کے قیام کو یقینی بنا کر امریکی منصوبے کو ناکامی سے دوچار کر دیں اور اس پر وہ آخری تباہ کن وار کریں کہ جس کی خوشی نہ صرف یہ امت بلکہ دنیا کی وہ تمام اقوام منائیں گی جو امریکی تکبر کا شکار ہیں۔ اس خطے میں امریکی راج پر تباہ کن وار کرو، ایک ایسے وقت میں کہ جب امریکہ شام، پاکستان اور کسی بھی اور جگہ خلافت کی واپسی کو روکنے کی کوششوں میں ناکامی کی بنا پر شدید پریشان، کمزور اور تھکا ہوا ہے۔ یہ خلافت ہی ہوگی جو مسلم دنیا سے امریکی سفارت خانوں، قونصل خانوں اور اڈوں کا خاتمہ کرے گی جن کی وجہ سے مسلم دنیا سنگین بحرانوں کا شکار ہے۔ یہ

باقی صفحہ 35 پر

برطانیہ کی حیثیت امریکہ کے لئے شکاری کتے سے زیادہ نہیں، جس کی سلطنت کی واپسی محض ایک خواب ہے



برطانوی وزیراعظم کیمرون، رات کے سناٹے میں چوروں کی طرح، بغیر کسی اعلان کے افغانستان میں جا گھسا۔ اپنی جان کے خوف سے اجلت میں اپنی صلیبی افواج کا معائنہ کیا، مزاکرات پر زور دینے کے لئے امریکی کٹھ پتلی کرزئی سے ملاقات کی اور مزید شرانگیزی کے لئے پاکستان کا رخ کیا۔ کیانی و شریف حکومت نے اسے اُلٹے پاؤں رسوا لوٹانے کی بجائے اس صلیبی مجرم کو ایک طاقتور ترین مسلم ریاست کے پروٹوکول سے نوازا۔ حزب التحریر پوچھتی ہے کہ آخر کس احسان مندی اور پاس داری کے عوض یہ پروٹوکول دیا گیا؟

برطانیہ وہ استعماری قوم ہے جس نے اس خطے پر صدیوں پر محیط مسلم حکمرانی پر اپنے وحشیانہ حملوں کے ذریعے قبضہ کیا تھا۔ برطانیہ نے اس خطے پر شریعت کے نفاذ کا خاتمہ کیا کہ جس کے نتیجہ میں یہ خطہ ایک شدید قحط میں مبتلا ہوا جس سے لاکھوں لوگ جان بحق ہو گئے، مسلم کسان مقروض اور بے زمین ہو گئے جبکہ یہی مسلم سرزمین کبھی دنیا کو خوارک کی فراہمی کا اہم ترین ذریعہ تھی۔ حکومتِ برطانیہ نے پھر اس مسلم سرزمین کی دولت نچوڑنے اور اس کی مسلم آبادی میں موجود مزاحمت کو کچلنے کے لیے، جس نے اس کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور پھر خلافت کے انہدام کے خلاف برطانوی اقدام کی مزاحمت کی، اس پر ایک طفیلی کیڑے کی طرح برا جمان ہو گئی۔ کیا برطانیہ کے ان احسانات کے بدلے ہم اس کے احسان مند ہیں؟

جہاں تک دنیا میں برطانیہ کی عزت کا تعلق ہے تو اس کے لیے برطانیہ کی حقیقت جاننے کی ضرورت ہے۔ اس خطے کی تقسیم کے بعد، ایوب خان کے دور سے پاکستان میں برطانوی اثر و رسوخ امریکہ کی وجہ سے بہت کم رہ گیا ہے اور پھر افغانستان میں بھی اس کا اثر و رسوخ برطانوی ایجنٹ ظاہر شاہ کی معزولی کے بعد سے تقریباً ختم ہوچکا ہے۔ اب برطانیہ کی حیثیت امریکہ کے لئے ایک شکاری کتے سے زیادہ نہیں جو امریکہ کے بچے کھچے شکار کے ٹکڑوں پر پل رہا ہے جس پر امریکہ اپنا ہاتھ صاف کر چکا ہوتا ہے۔ کسی بڑے کردار کو ادا کرنے کے لئے نہ تو برطانیہ کے پاس اختیار ہے اور نہ تدبیر۔ اس کے عوام مادہ پرست سرمایہ دارانہ نظام میں بہک چکے ہیں جہاں بے راہ روی اور کھیل تماشا کسی بھی سنجیدہ کام پر متقدم ہے۔ کس طرح برطانوی اکابرین X-boxes کے کھانوں، i-Phones اور شراب نوشی کی لت چھڑا کر اپنے عوام کو میدان جنگ کی سختیاں جھیلنے اور انہی اکابرین کے عیش و عشرت کے لئے جان لٹانے پر راغب کر یں گے۔

اے مسلح افواج میں موجود مسلمانو! دیکھو کس بے شرمی اور حمیت سے عاری کیانی و شریف حکومت امریکہ اور اس کے شکاری کتے برطانیہ کو تعظیم و تحسین سے نواز رہے ہیں۔ تم کب تک اپنے دین، اپنی تاریخ اور اپنے ورثہ کی توہین کی اجازت دیتے رہو گے؟ تم کب تک اپنے اوپر مسلط ان حکمرانوں کو اجازت دیتے رہو گے کہ وہ سیدنا محمد ﷺ کی اس قوم پر اس مکروہ اور بد بخت استعمار کے غلبہ کو جاری رکھیں۔ امیر شیخ عطاء ابن خلیل ابو ارشتہ کی قیادت میں حزب التحریر کو نصرۃ دو تاکہ امریکی راج کو بھی اسی قبر میں دفن کیا جا سکے جہاں برطانوی راج دفن ہے۔

پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

خلافت کے داعی، ایک معزز عالم کو گرفتار کر کے کیانی وشریف حکومت اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہی ہے

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں(فاطر:28)

حزب التحریر ولایہ پاکستان سرور الدین کی گرفتاری کی پرزور مذمت کرتی ہے جو ایک معزز عالم اور رکن حزب التحریر ہیں۔ سرورالدین علماء، سیاست دانوں اور قبائلی مسلمانوں میں انتہائی مقبول اور معزز ہیں۔ حزب التحریر امریکی ٹاؤٹوں سے پوچھتی ہے کہ کس چیز نے تمھیں ایسے عالم اور معزز انسان کو گرفتار کرنے پر مجبور کیا جو قرآن کے زبان عربی پر عبور رکھتے ہیں، جو اللہ کی آیات اور رسول ﷺ کی احادیث کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور جو بغیر کسی خوف کے ظالموں کے ظلم پر ان کا سخت ترین احتساب کرتے ہیں؟ کس بات نے تمھیں مجبور کیا کہ تم نے ایک عالم کو تشدد کا نشانہ بنانے کے لیے پانچ دن کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا جیسا کہ وہ کوئی قاتل، چور یا سمگلر ہو؟ کیا تم نے سوچا ہے یا کبھی سوچنے کی کوشش بھی کی ہے کہ اس قسم کا گھٹیا عمل تمھارے خلاف اللہ سبحانہ و تعالی ،جو کہ الجبار اور القہار ہیں، کے غصے کا باعث بنے گا۔ اللہ سبحانہ و تعالی حدیث قدسی میں فرماتے ہیں :((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ)) " رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالی فرماتے ہیں کہ جس کسی نے میرے دوست کو نقصان پہنچایا تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کر دوں گا"(بخاری)۔

اگرچہ امریکہ کی غلامی نے تمھیں مدہوش کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود ہم تمھیں یہ یاد دلانا چاہتے ہیں تا کہ تم اپنے ہوش وہواس بحال کر سکو کہ تمھارا یہ جرم لوگوں سے چھپ نہیں سکے گا خصوصاً جبکہ رمضان کا بابرکت مہینہ جلد ہی شروع ہونے والا ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ حزب التحریر ایک عالم کی گرفتاری سے خوفزدہ ہو کر ایک دن یا ایک گھنٹے کے لیے بھی اپنے مقصد سے دست بردار ہو جائے گی؟ کیا اس سے قبل جب امریکی ایجنٹ حکمرانوں نے حزب التحریر کے بزرگ مردوں جن کے سر اور داڑھی کے بال بھی سفید ہو چکے تھے اور عورتوں کو ان کے دودھ پیتے بچوں سمیت گرفتار کیا تھا تو کیا حزب اپنی جدوجہد سے دستبردار ہو گئی تھی؟ کیا حزب التحریر کو جاننے کے باوجود تم یہ سمجھتے ہو کہ لوگوں سے ملاقاتوں، لیفلٹ، بیانات اور پوسٹرز کے ذریعے اس کے گرفتار شباب کی خبر اللہ سبحانہ و تعالی جو القوی اور العزیز ہے کی مدد سے پورے ملک میں پھیل نہیں سکے گی؟ یا تم حزب کے متعلق اپنے تجربے اور مشاہدے کو ایک طرف رکھ کر مسلسل ایسے اقدامات کرنا چاہتے ہو تا کہ اس حکومت کے تابوت میں ایک کیل اور پیوست ہو جائے؟

اے افواج پاکستان! یہ ہیں وہ قابل اور مضبوط ارادوں کے مالک حزب التحریر کے شباب، جن کے تم متلاشی ہو اور جن کے لیے تم دعا کرتے ہو، وہ جو پاکستان پر حکمرانی کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں ،وہ جنھیں امریکہ اور اس کے ایجنٹ اسلام کے نفاذ کی جدوجہد کرنے کی وجہ سے ظلم وستم کا نشانہ بناتے ہیں۔ تمھارے پاس وہ قوت ہے جو چند گھنٹوں میں خلافت کے قیام کے ذریعے پاکستان اور افغانستان سے ہمیشہ کے لیے امریکی راج کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ حزب التحریر اپنے امیر ،اعلیٰ پائے کے فقیہ، شیخ عطا بن خلیل ابو رشتہ ،کی قیادت میں تمھیں اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے پکارتی ہے کہ فوراً اس پر لبیک کہو!

پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

حزب التحریر کے ترجمان، نوید بٹ کے اغوا کے خلاف جاری بین الاقوامی مہم

بنگلادیش



20جون 2013: حزب التحریر ولایہ بنگلادیش نے آج بنگلادیش میں پاکستان کے ہائی کمیشن ایک پانچ رکنی وفد بھیجاتا کہ حزب التحریر ولایہ پاکستان کی جانب سے پاکستان کے جابر، جنرل کیانی کے نام جاری کیا گیا خط دیا جاسکے۔ جنرل کیانی کے حکم پر پاکستانی ایجنسیوں نے تقریباً ایک سال قبل 11 مئی2012 کو جناب نوید بٹ کو اغوا کر لیا تھا۔ شروع میں پاکستانی ہائی کمیشن کے اہلکاروں نے وفد سے ملنے سے انکار کیا لیکن وفد نے اس بات پر اصرار کیا کہ ہائی کمیشنر ان سے ملاقات کریں اور ان کی زبانی سچائی سن لیں۔ آخر کار ہائی کمیشنر نے ڈپٹی سیکریٹری جناب اشرف کو وفد سے ملاقات کے لیے نامزد کیا۔ وفد کے سربراہ نے نوید بٹ کے اغوا کو ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے اور ان کی گمشدگی کی شدید مذمت کی۔ عدالت کے احکامات کے باوجود نہ تو ان کے خاندان کو ان کے متعلق کوئی معلومات فراہم کی گئی ہیں کہ انھیں کہاں رکھا گیا ہے اور نہ ہی انھیں کسی عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ پاکستان کے جابر نے، جو کہ پاکستان کا اصل حکمران ہے، نوید بٹ اور حزب التحریر کے خلاف نچلے درجے کے گھٹیا مجرموں جیسا اغوا کا ہتھکنڈہ صرف اس لیے استعمال کیا ہے کیونکہ نوید بٹ نے جنرل کیانی کی امریکی غلامی اور مسلمانوں کے ساتھ شرمناک غداری کو بے نقاب کیا ہے۔ ڈپٹی سیکریٹری نے بغیر کوئی جواب دیے وفد کی بات کو سنا اور یقین دہانی کرائی کہ وہ حزب التحریر ولایہ پاکستان کے خط کو اپنی حکومت تک پہنچا دیں گے۔

کیانی کے نام خط میں حزب نے نوید بٹ کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کیانی نوید بٹ کو رہا نہیں کرتا تو اسے آنے والی خلافت کے ہاتھوں ملنے والی سزا سے خبردار کیا ہے اور یہ سزا ان جرائم کے علاوہ ہوگی جو اس نے اس امت اور اسلام کے خلاف کیے ہیں۔ آخر میں حزب نے کیانی کو ان الفاظ کے ساتھ خبردار کیا کہ،

"اگر تم ہماری اس تنبیہ کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے تو ہم تمھارے لیے اُس نازک اور غیر محفوظ صورتحال کو بھی بیان کئے دیتے ہیں کہ جس سے تم دوچار ہو ۔

سب سے پہلے تو تم خود اپنے ان پیغامات پر غور کرو جو تم نے اپنے غنڈوں اور جاسوسوں کے ذریعے حزب التحریر کو بھیجے ہیں۔ ان پیغامات میں تم نے حزب کو اپنی زبان نرم کرنے کو کہا اور اس کے بدلے میں پیش کش کی کہ تم حزب کے



خلاف اپنے جبر کو کم کردو گے، یہاں تک کہ نوید بٹ کو بھی رہا کردو گے! کیا تم نے غور نہیں کیا کہ حزب کی طرف تمہارا بار بار کا یہ فضول پیغام خود تمہاری کمزور صورتحال کی تصدیق کرتا ہے؟ تمہارے یہ پیغامات ثابت کرتے ہیں کہ حق و سچ پر مبنی ہمارے موقف نے تمہیں چاروں جانب سے گھیر رکھا ہے۔ کیونکہ تم اس بات سے اچھی طرح آگاہ ہو اور ہم بھی آگاہ ہیں کہ جن مسلم افسران پر امریکہ نے تمہیں بٹھایا ہے ان میں اسلام اور اسلام کے احکامات کی محبت بہت گہرائی سے پیوست ہے۔ اور کیا تم نہیں جانتے کہ فوج کے افسران اپنی بیریکوں میں اور میسوں میں تمہیں اور تمہارے آقا کو کن کن ناموں سے پکارتے ہیں، اور اسلام اور خلافت ان کی نظر میں کتنا عظیم مقام رکھتے ہیں؟

دوسرے تم اس دباؤ پر غور کرو، جو امریکہ کی طرف سے تم پر ڈالا جاتا ہے کہ تمہیں خلافت کی دعوت اور اس کی جماعت حزب کے خلاف فرنٹ لائن میں ہونا چاہئے۔ کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ حالیہ کچھ عرصے کے دوران اس دباؤ میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے؟ جان لو کہ یہ دباؤ اس وجہ سے ہے کہ تمہارا آقا امریکہ محسوس کر رہا ہے کہ خلافت کا قیام بہت قریب ہے، جس کی واضح نشانیاں پوری مسلم دنیا میں نظر آرہی ہیں خواہ یہ پاکستان ہو یا شام یا کوئی بھی دوسرا مسلم ملک۔ انشاءاللہ اب وہ وقت زیادہ دور نہیں جب اعلیٰ پائے کے سیاست دان عطا بن خلیل ابورشتہ، امیر حزب التحریر، تمام مسلمانوں کے خلیفہ کی حیثیت سے تم سے معاملہ کریں گے۔ اور یاد رکھو کہ مسلم دنیا کے دیگر جابر حکمرانوں کے مقابلے میں تمہاری صورتحال زیادہ کمزور ہے کیونکہ تم اس سرزمین پر بیٹھے ہو جس کی فوج دنیا کی ساتویں بڑی فوج ہے اور یہ وہ فوج ہے جو اپنے آپ کو خالد بن ولیدؓ، صلاح الدین ایوبیؒ اور محمد بن قاسم کی اولاد سمجھتی ہے۔ اس حقیقت پر بھی غور کرو کہ جب جابر حکمران گرتے ہیں یا اپنے مغربی آقاؤں کی خدمت کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں تو ان کے یہی مغربی آقا خوشی خوشی انھیں ان کی بدقسمت زندگی کے حوالے کر دیتے ہیں اور پھر امت انھیں گٹر نما تہہ خانے یا سیوریج پائپ سے نکال کر ان کے انجام تک پہنچا دیتی ہے۔

اے پاکستان کے جابر حکمران! تیسری بات یہ ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم تبدیلی کی ہواؤں سے محفوظ رہو گے، تو ذرا اپنے سے پہلے کے جابروں اور فرعونوں کے انجام کو یاد کرو کہ جو یہ گمان کرتے تھے کہ گویا وہ ہمیشہ برقرار رہیں گے اور اللہ کی بجائے وہ لوگوں کی جانوں کے مالک اور ان کے رازق ہیں۔ لیکن انھیں اس چیز نے گھیر لیا جو ان کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مقرر کر رکھی تھی۔ اور انہی میں سے ایک اپنی سیاہ بدقسمتی کا انتظار کر رہا ہے جسے وہ جلد ہی دیکھ لے گا۔

﴿إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾

"اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے" (الطلاق: 3)

حزب التحریر کا میڈیا آفس، ولایہ بنگلادیش

انڈونیشیا

حزب التحریر انڈونیشیا کے ایک وفد نے پاکستانی سفارت خانے کا دورہ کیا۔ سیکنڈ سیکریٹری کو حزب کی جانب سے ایک اعلامیہ دیا گیا جس میں پاکستان کے ظالم حکمرانوں کی جانب سے اللہ کے دین کے نفاذ کی جدوجہد کرنے والے مسلمانوں اور خصوصاً پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان نوید بٹ کے خلاف ظلم اور اغوا کی وارداتوں کی مذمت کی گئی تھی۔ نوید بٹ اب تک لاپتہ ہیں جبکہ ان کے اغوا کو ایک سال گزر چکا ہے۔ وفد کی ملاقات کے دوران حزب کے سینکڑوں اراکین اور ہمدردوں نے سفارت خانے کے باہر مظاہرہ بھی کیا







پیر، 15 شعبان 1434 ہجری

طابق 24 جون 2013

اردن

20 جون 2013 : حزب التحریر ولایہ اردن کی جانب سے پاکستان کے جابر

جنرل کیانی کے جرائم کی مذمت کرنے کے لیے اردن کے دار الحکومت عمان میں پاکستان کے سفارت خانے کے سامنے ایک مظاہرہ کیا گیا۔

اردن میں حزب کے ایک وفد نے حزب التحریر ولایہ پاکستان کی جانب سے جاری



کیا گیا لیفلٹ ''ایک سال سے نوید بٹ کا اغوا، خلیفہ راشد کے ہاتھوں تمھارے انجام کو روک سکتا ہے اور نہ ہی اس میں تاخیر ہو گی''، پاکستانی سفارت خانے کے حوالے کیا۔ کیانی کے غنڈوں نے پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان نوید بٹ کو 11 مئی 2012 کو اس وقت اغوا کر لیا تھا جب وہ اپنے بچوں کو اسکول سے لے



کر گھر لوٹ رہے تھے۔ ایک سال گزر جانے کے باوجود وہ اب تک لا پتہ ہیں۔

مظاہرین نے کیانی کی سربراہی میں حکومت پاکستان کی امریکہ کی مکمل اطاعت گزاری کی بھی مذمت کی۔ اس اطاعت گزاری کی بنا پر ہی امریکہ اس قابل ہے کہ وہ پاکستان کے مسلمانوں کو ڈرون حملوں اور قاتلوں کی نیٹ ورک یعنی امریکی ریمنڈ ڈیوس نیٹ ورک کے ذریعے قتل کرتا ہے۔ حزب کے وفد کی قیادت

باقی صفحہ 35 پر

بقیہ صفحہ 20 سے

جانے والی سبسڈی کو ختم کر کے پورا کیا جائے اور اُنہیں اِس بات کی پرواہ بالکل نہیں ہوتی کہ جن پر اضافی ٹیکس لگایا جا رہا ہے وہ پہلے ہی ٹیکسوں کے بوجھ تلے سسکیاں لے رہے ہیں۔ چنانچہ آئی ایم ایف کے اِس حل کے نفاذ سے لوگوں کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گا۔ اِس کا صحیح حل اسلام کے معاشی احکامات کے نفاذ سے ہی ممکن ہے جس میں ایک طرف عوامی اثاثہ جات کو پرائیویٹ ہاتھوں میں دینے کی ممانعت ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ،((**الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ الْمَاءِ وَالْكَلَإِ وَالنَّارِ**))''تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، چراگاہیں اور آگ''۔ چنانچہ وہ تمام چیزیں جن پر ایک معاشرے کا انحصار ہوتا ہے اُنہیں نجکاری کے نام پر پرائیویٹ ہاتھوں میں نہیں دیا جا سکتا بلکہ اُنہیں اُن کی لاگت پر عوام الناس میں دینا لازم ہوتا ہے یوں پرائیویٹ کمپنیوں کی ان عوامی اثاثہ جات میں اجارہ داری کا خاتمہ ہوتا ہے اور دوسری طرف اسلام ہر اُس تنظیم میں شمولیت سے منع فرماتا ہے جہاں اسلام کے علاوہ کفر اور کفار کا غلبہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے،

﴿ وَلَن يَجْعَلَ ٱللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً ﴾

''اور اللہ تعالی نے کافروں کو مؤمنین پر ہر گز کوئی راستہ (اختیار یا غلبہ) نہیں دیا''(النساء:141)

یوں اسلام آئی ایم ایف جیسے استعماری اداروں سے انسانوں کو نجات دلاتا ہے۔ یہی وہ واحد حل ہے جس سے پاکستان کے مسلمان لوڈ شیڈنگ جیسے مسائل سے نجات پا سکتے ہیں۔

سوالات کے جوابات



عطاءبن خلیل ابوالرشتہ (امیر حزب التحریر)

ریاست میں ٹیکس کے معاملات کو عمومی طور پر کس طرح منظم کیا جائے گا

محترم شیخ، السلام علیکم ۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو اپنی امان میں رکھے۔۔آمین

سوال۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ عمومی طور پر اقتصاد یا معیشت میں اسلامی ریاست کا دائرہ اختیار کتنا وسیع ہے اور بالخصوص ٹیکس لاگو کرنے کے معاملے میں ریاست کے پاس کیا اختیارات ہیں؟ فقہی نکتہ نظر سے ریاست میں ٹیکس کے معاملات کو عمومی طور پر کس طرح منظم کیا جائے گا؟(انیس لبیدی)

جواب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکتہ

آپ نے معیشت اور ٹیکسوں کے متعلق معاملات میں ریاست کی مداخلت اور دائرہ اختیار کے بارے میں سوال کیا ہے۔

ا۔ معیشت کے معاملات میں اسلامی ریاست کے دائرہ اختیار کو اسلام کے معاشی واقتصادی نظام میں بیان کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں اسلام نے ریاست کے حقوق و فرائض مخصوص کئے ہیں۔مزید برآں عوام کے حقوق و فرائض کی تخصیص بھی شریعت کے قوانین میں موجود ہے۔ان حقوق وفرائض کی بنیاد پر ہی عوام اور عوام کے امور کی دیکھ بھال پر مامور افراد کی ذمے داریاں اور اختیارات کو منظم کیا جاتا ہے ۔چونکہ اسلام کے اقتصادی نظام کا جائداد کی ملکیت حاصل کرنے کے ذرائع اور جائداد کو خرچ کرنے کے طریقے پر کافی گہرا اثر ہے چنانچہ اسلام نے واضح بنیادوں پر املاک کی تخصیص کی ہے اور ان املاک کو قائم رکھنے اور انہیں کسی بھی قسم کی جارحیت سے محفوظ رکھنے کے قوانین بھی وضع کیے ہیں ۔ چنانچہ اسلام کی تخصیص کے مطابق املاک نجی ملکیت، ریاستی ملکیت اور عوامی ملکیت کے طور پر جانی جاتی ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے پر دراندازی نہیں کرتی۔ چنانچہ دور حاضر میں جس طریقے سے ریاست اپنے اختیارات کا مظاہر ہ کرتی ہے جس کے تحت نجی املاک پر قبضہ کر کے انہیں عوامی یا ریاستی ملکیت میں تبدیل کر دیا جاتا ہے یا عوامی ملکیت کو نجی ملکیت کے طور پر بیچ دیا جاتا ہے مثلاً ملکی اور غیر ملکی نجی شعبے کے ساتھ پٹرولیم اور معدنی ذخائر کی ملکیت کے معاہدات، یہ سب حرام ہیں۔ بلکہ یہ تمام املاک اپنے مخصوص دائرہ میں ہی رہ سکتی ہیں۔ افراد کے پاس نجی ملکیت کے اختیارات ، ریاست کے پاس غنائم اور خراج جیسے ذخائر کی ملکیت کے اختیارات اور امت کے پاس تیل، معدنیات اور توانائی کے ذرائع کی ملکیت کے اختیارات موجود ہیں۔ دور حاضر میں اقتصادی نظام میں ریاستی مداخلت کا تصور ایک اسلامی ریاست میں موجود نہیں۔

۲۔ اسلام میں ٹیکس کی حقیقت کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام میں ایسا کوئی تصور موجود نہیں کہ عوام سے ٹیکس اکٹھا کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ عوام کے امور کی دیکھ بھال کرتے تھے اور ایسا کوئی ثبوت آپ ﷺ کی سیرت سے نہیں ملتا جس سے یہ بات ثابت ہو کہ آپ ﷺ نے لوگوں پر ٹیکس لاگو کیا اور ایسی بھی کوئی روایت موجود نہیں جو اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہو۔ بلکہ جب آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا کہ ریاست کے سرحدی علاقوں میں ایسی اشیاء پر ٹیکس اکٹھا کیا جا رہا ہے جو ریاست میں داخل ہوتی ہیں تو حضورِاکرم ﷺ نے ان ٹیکسوں کی ممانعت فرمائی۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضورِاکرم کو فرماتے ہوئے سنا کہ، **لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ** ''جو شخص مکس یعنی درآمدی کسٹم ڈیوٹی نافذ کرتا ہے وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔''(احمد۔الحاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے)

صاحب المکس اس شخص کو کہتے ہیں جو تجارت پر ٹیکس نافذ کرتا ہے ۔ مغرب کی اصطلاحات کے مطابق ٹیکس اکٹھا کرنے کی اس حدیث میں واضح الفاظ میں ممانعت فرمائی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا جو کہ حضرت ابی بکرہؓ سے مروی ہے اور متفق علیہ حدیث ہے: **إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا** ،''بے شک تمہارا خون، مال و دولت اور عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اِس مہینے میں اِس علاقے میں آج کے دن کی حرمت ہے۔'' یہ حدیث ایک عام حکم کے معنی رکھتی ہے اور اس کے مفہوم میں ہر شخص شامل ہے جس کے باعث یہ حکم ریاست پر

بھی نافذ ہوتا ہے اور ٹیکس نافذ کرنے کا مطلب ہے مسلمانوں کی دولت ان کی منشا کے خلاف اکٹھی کرنا جو کہ اسلام کی رُو سے ناجائز ہے۔

تاہم ، ایک صورتحال ایسی ہے جو شریعت کے اس اصول سے مستثنیٰ قرار دی جاسکتی ہے۔اس صورتحال میں شریعت نے اجازت دی ہے کہ صرف مناسب نپی تلی ضرورت کے تحت اضافی دولت اکٹھی کی جائے اور یہ دولت صرف اور صرف امرا کے ایسے مال سے لی جائے جو کہ ان کی عام ضرورت سے زیادہ اور فاضل ہو۔

شریعت کے مطابق یہ صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب بیت المال (ریاستی خزانہ) اور مسلمانوں پر یہ لازم ہو کہ کچھ اخراجات کیے جائیں اور بیت المال میں ان اخراجات کو پورا کرنے کیلئے رقم ناکافی ہو۔ اس صورت میں ایسے واجب اخراجات کو پورا کرنے کیلئے امرا کی دولت میں سے فاضل دولت کو صرف اس حد تک اکٹھا کیا جاتا ہے جتنی ضرورت ہو۔

تاہم، اگر اخراجات کرنا بیت المال پر تو واجب ہے لیکن امت پر نہیں تو بیت المال میں موجود رقم ناکافی ہونے کے باوجود مسلمانوں سے دولت اکٹھی نہیں کی جائے گی بلکہ بیت المال میں سے ہی ان اخراجات کو پورا کیا جائے گا۔

چنانچہ، معاشرے کے غریب طبقے کو بنیادی ضروریات ، جن میں خوراک ، رہائش اور لباس شامل ہیں، مہیا کرنے کی ذمہ داری ریاست پر بھی عائد ہوتی ہے اور مسلمان امت پر بھی واجب ہے۔ ریاست یہ ذمہ داری پوری کرنے کیلئے بیت المال کے فنڈ استعمال کرتی ہے ۔حدیث شریف ہے:

وَأَيُّمَا أَهْلُ عَرْصَةٍ أَصْبَحَ فِيهِمْ امْرُؤٌ جَائِعٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ تَعَالَى

"اگر کسی محلے میں ایک شخص بھی بھوکا رہ جائے تو اللہ کو اس محلے میں رہنے والوں سے کوئی سروکار نہیں۔"

(راوی ابن عمرؓ۔احمد)

پس اگر غریب طبقہ کی بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لئے بیت المال میں موجود رقم ناکافی ثابت ہو تو مطلوبہ رقم کو امرا سے اکٹھا کیا جائے گا اور اس مطلوبہ رقم سے اضافی رقم ہر گز نہ لی جائے گی۔ اسی طرح جہاد کی مثال ہے، جہاد ریاست پر بھی فرض ہے اور مسلمانوں پر بھی کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:(وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) "اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مال کے ساتھ جہاد کرو۔" (سورۃ التوبہ ۔ ۹:۴۱) ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ) " اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مال و دولت سے جہاد کرتے ہیں۔" (سورۃ النسا۔۴:۹۵)

یہی وجہ ہے کہ جہاد کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بھی وہی اصول لاگو ہو گا جو غریب طبقے کی بنیادی ضروریات کی عدم فراہمی کی صورت میں نافذ العمل ہے۔

یوں ہم نتیجہ یہ نکال سکتے ہیں کہ اسلام میں ٹیکس کی کوئی گنجائش نہیں ماسوائے ایسی صورت میں جہاں درج ذیل دو شرائط صادق آتی ہوں:

اول: شریعت کے صریح دلائل کے تحت یہ بات ثابت ہو کہ مطلوبہ اخراجات کو پورا کرنا بیت المال اور مسلمانوں دونوں پر واجب ہے۔

دوم: بیت المال میں موجود دولت ان ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ناکافی ہے۔

چنانچہ۔ یہی وہ واحد صورت ہے جس میں امرا کی فاضل دولت میں سے صرف اور صرف مطلوبہ رقم حاصل کی جاتی ہے۔ اور ٹیکس اکٹھا کرتے وقت اس مطلوبہ رقم سے ہر گز تجاوز نہیں کیا جاتا۔

امرا کی فاضل دولت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ دولت جو اس طبقے کے ایک شخص کی عمومی خوراک ، لباس ، ملازمین، ازواج، سواری وغیرہ جیسی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد فاضل یا زائد ہو۔

ایسے شخص کی ان ضروریات کو جانچنے کا پیمانہ بھی یہ ہے کہ اس کی ضروریات ویسی ہی ہوں جیسے اس کے طبقے کے کسی شخص کی عمومی طور پر ہوتی ہیں۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ﴾ "وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ انہیں کتنا مال (اللہ کی راہ) میں دینا ہے۔ ان سے کہو' جتنا بھی تمہاری ضروریات سے زائد ہو'۔" (سورۃ البقرہ ۔ ۲:۲۱۹)

"العفو" سے مراد وہ دولت ہے جسے خرچ کرنے کیلئے کسی قسم کی تگ ودو کی ضرورت نہ ہو یعنی جو کچھ اس کی ضروریات سے زیادہ ہو۔ اور ضروریات وہ جو اس جیسے شخص کیلئے عمومی طور پر تسلیم کی جاتی ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **أفضلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى** "بہترین صدقہ وہ ہے جو ظاہری غنٰی میں سے کیا جائے۔" (متفق علیہ حکیم بن حزامؓ اور ابوہریرہؓ)

ظاہری غنٰی سے مراد اس کی معاشرے میں معلوم عمومی ضروریات سے فاضل دولت ہے یعنی اس ضرورت سے زیادہ ہونا جو کہ سب کو معلوم ہو یعنی بالمعروف ہو۔

یہی وجہ ہے کہ اس صورتحال کے علاوہ کسی اور صورت میں اسلام ٹیکس لاگو کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اس واحد صورت میں بھی صرف اتنا ہی ٹیکس اکٹھا کیا جائے گا جتنا ضروریات کو پورا کرنے کیلئے درکار ہو، یوں اضافی ٹیکس اکٹھا کرنا بھی اسلام کی رو سے ناجائز تصور کیا جاتا ہے۔ یہ ٹیکس صرف اور صرف ظاہری غنٰی میں سے حاصل کیا جاتا ہے۔

اسلامی تاریخ میں شاذ و نادر ہی ہوگا کہ کبھی اس قسم کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ہو کیونکہ اسلام کے بتائے ہوئے ریاست کے مستقل ذرائع ہمیشہ ہی کافی ہوتے تھے۔ تاہم اگر ضرورت ہو تو اوپر دی گئی وضاحت کے مطابق ٹیکس اکٹھا کرنے کی اجازت ہے۔

آپ کا بھائی — **شعبان ۱۴۳۴ھ**

عطا بن خلیل ابو الرشتہ — **10 جون 2013**

شام کے انقلاب اور حزب التحریر کے حوالے سے سوال

سوال:

سلام کے بعد میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا محرکات تھے جن کی وجہ سے حزب التحریر شام کے انقلاب میں شامل ہو گئی جبکہ باقی جگہوں پر ایسا نہیں کیا گیا؟

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے بھائی ہمارا کام، ہر اس جگہ جہاں بھی ہمیں کام کرنے کا موقع ملے، ایک ہی ہے اور تبدیل نہیں ہوتا۔

ہمارا یہ کام ہر وقت اور ہر جگہ رسول اللہ ﷺ کے اس طریقے پر کاربند رہتے ہوئے جو آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں بعثت کے سے لے کر مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کے قیام تک اختیار کیا خلافت راشدہ کے قیام کے عمل کے ذریعے اسلامی زندگی کا دوبار احیاء ہے،

ہم لوگوں کو حق کی دعوت دینے کے لیے ان سے روابط رکھتے ہیں، ان کو یہ بتاتے ہیں کہ خلافت ایک عظیم فرض ہے جس کے قیام کے لئے کام کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ اس حوالے سے ہم امت کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے ہیں اور امت کے ساتھ اور اس کے ذریعے اس عظیم مقصد کے حصول کی کوشش کر تے ہیں، اسی طرح ہم خلافت کے قیام کی خاطر نصرہ طلب کرنے کے لیے اہل قوت سے رابطہ کرتے ہیں اور ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ خود ساختہ سیکولر نظام کو ختم کیے بغیر صرف چہروں کو تبدیل کر کے اپنی محنت کو ضائع نہ کریں۔

بلکہ اپنی جد وجہد، اپنی طاقت اور اپنی قربانیوں کو انسان کے بنائے ہوئے اس نظام کو حکمرانوں اور قوانین سمیت جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور خلافت کے قیام کے لیے صرف کریں۔

ہم ان کے لئے ایسی وضاحت کرتے ہیں جس طرح یہ اسلام میں ہے، جو ہماری بات سنتا ہے ہم درست سمت میں اس کی راہنمائی کرتے ہیں اور جو ہماری بات نہیں سنتا ہم اس کو مجبور نہیں کرتے بلکہ اس کے لیے ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔

یہ ہم انقلابات سے پہلے بھی کر رہے تھے اور ان کے دوران بھی کر رہے ہیں اور ان کے بعد بھی کرتے رہیں گے۔ تاہم ان انقلابات نے لوگوں کے لیے سکیورٹی اداروں کے خوف سے آزاد ہو کر کلمہ حق کو سننے کے وسیع مواقع فراہم کر دئے ہیں۔ پہلے ایسا نہیں تھا بلکہ لوگ سیکیورٹی اداروں کے خوف سے اس حق کو سننے سے کتراتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج لوگوں کا ہماری طرف متوجہ ہونا قابل دید ہے۔ ہمارے اور ان کے درمیان ایک زبردست اور متحرک رابطہ ہے۔ یوں لوگوں کے سامنے موجود خوف کی دیوار گرنے کے نتیجے میں اس دعوت کی وسعت کا ملاحظہ کیا جا سکتا ہے جس کے ہم علمبردار ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آپ نے بھی امت کے اندر ہماری تحریک کی بڑھتی ہوئی قوت اور اس میں اضافے کو محسوس کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس سے پہلے ہم کام نہیں کر رہے تھے بلکہ انقلابات سے پہلے لوگ سیکیورٹی اداروں کے خوف کی وجہ سے ہماری طرف متوجہ ہونے سے خوفزدہ تھے کیونکہ سیکیورٹی ادارے ہر وقت ہمارا اور جو ہم سے رابطہ کرتا اس کا پیچھا کرتے تھے جو ہمارے کام میں رخنہ اندازی کا سبب بنتا تھا اور لوگوں کے ہمارے قریب آنے کی کوشش کے سامنے رکاوٹ بنتا تھا۔

یاد رہے کہ ہمارے کام کے زور پکڑنے کا ملاحظہ صرف ان علاقوں میں ہی نہیں کیا گیا جہاں انقلابات رونما ہوئے بلکہ دوسرے علاقوں میں بھی اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، بلکہ بعض دفعہ یہ انقلابات والے علاقوں سے بڑھ کر ہے۔ شاید آپ نے پاکستان میں ہماری سرگرمیوں کو دیکھا یا ان کے بارے میں سنا ہو گا جہاں ہمارے کام کا زور عیاں ہے اور شام کے مساوی یا اس جیسا ہی ہے، حالانکہ موجودہ وقت میں پاکستان میں کوئی انقلاب برپا نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا کام انقلابات سے پہلے بھی جاری تھا لیکن انقلابات کے

باقی صفحہ 35 پر

امریکہ نے دنیا سے جنگ کا اعلان کر دیا ہے: جس کی چاہے جاسوسی کرے

سابق سی۔آئی۔اے اور این۔ایس۔اے کے کنسلٹنٹ، ایڈورڈ سنوڈین نے پچھلے ہفتے امریکہ کے خفیہ جاسوسی کے پروگرام "پری زم" کو بے نقاب کر دیا جس کے تحت لوگوں کی ای میلز، فوٹو گرافس، ٹیلی فون کالز اور ٹیکسٹ پیغامات کو پڑھا اور دیکھا جاتا ہے۔ لوگوں کی نجی زندگی میں اس مداخلت کے خلاف امریکہ کے دوست اور دشمن دونوں نے ہی شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ یورپی یونین کے جسٹس کمیشنر نے امریکی اٹارنی جنرل کو ایک خط لکھا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ یورپی شہریوں کے حقوق سے متعلق سات سوالوں کا جواب دیں جبکہ چین نے امریکہ کی منافقت پر شدید غصے کا اظہار کیا ہے۔ ڈیلی چائنا میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں لی ہیڈون، جو کہ چین کے خارجہ امور کی یونیورسٹی سے منسلک ہیں، کا ایک بیان شائع کیا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ "کئی مہینوں سے امریکہ چین پر سائبر جاسوسی کا الزام لگا رہا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں شخصی آزادی اور نجی زندگی کے تحفظ کو سب سے زیادہ خطرہ حکومت کے لامحدود اختیارات اور طاقت سے ہے"۔

امریکی صدر اوبامہ نے دنیا بھر کے لوگوں کی نجی زندگی میں مداخلت کے مجرمانہ فعل کا دفاع کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ امریکیوں کو دہشت گردی سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے۔ یہ بیان ثابت کرتا ہے کہ امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کوئی شے محفوظ نہیں اور اب دنیا بھی اس کی منافقت اور بے وقوفیوں سے تنگ آچکی ہے۔

حزب التحریر کہتی ہے کہ "دہشت گردی کے خلاف جنگ کا اعلان کر کے امریکہ نے پوری دنیا کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ جہاں اور جس کسی کی چاہتا ہے، جاسوسی کرتا ہے، کوئی سرحد اب محفوظ نہیں ہے، کوئی اتحاد مقدس نہیں ہے، کوئی قانون اسے روک نہیں سکتا اور کوئی حق محفوظ نہیں ہے۔ ملک میں یا ملک سے باہر کوئی شخص محفوظ اور آزاد نہیں ہے"۔

امریکہ کے جاسوسی نیٹ ورک کا پھیلاؤ:

2009 سے اب تک عالمی سطح پر 61000 ہیکنگ کے آپریشنز کیے گئے اور مسلم ممالک کے حکمرانوں نے اس پر مکمل خاموشی اختیار کی۔ یقیناً امریکہ کی اس جاسوسی کا اصل نشانہ مسلمان اور اسلام ہی ہے۔ لیکن مسلم حکمران مغرب کے غلام ہیں، امریکہ کی ہوس پر مبنی نظریہ حیات کو نافذ کرنے والے، امریکہ کے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے والے اور اسلام اور مسلمانوں کے دشمن۔ لہذا مسلمانوں کی نجی زندگی کے تقدس کی امریکہ کے ہاتھوں پامالی پر مسلم حکمرانوں کی خاموشی باعث حیرت نہیں۔ یہ شرم و حیا سے عاری حکمران پہلے ہی امریکی ڈرونز کے ہاتھوں اپنی فضائی حدود کی خلاف ورزیوں کو قبول کر چکے ہیں جو ان کے شہریوں کو مالی، یمن، سوڈان، افغانستان، پاکستان، عراق اور بیشتر دیگر جگہوں پر قتل کرتے ہیں۔ یہ بے شرم حکمران امریکہ کی مدد کی خاطر شام میں مسلمانوں کے قتل عام کو جاری و ساری رکھنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں جو کہ مسلم دنیا کا دل ہے اور جہاں سے خلافت کا دوبارہ اجرہ ہونا ہے۔ مسلمانوں کی نجی زندگیوں میں مداخلت پر مسلم حکمران خاموشی اختیار کرتے ہیں جبکہ دیگر ممالک کے حکمران اپنے شہریوں کے حقوق اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے اس امریکی عمل کے خلاف شدید غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔

اے مسلمانو! کامیابی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے ہے اور دنیا کے خلاف امریکی جبر کا خاتمہ بھی قریب ہے لہذا اسلام کے نفاذ اور خلیفہ کے تقرر کے لیے اپنی کوششوں کو تیز تر کر دو۔ خلیفہ، جو تمھیں تمھارے دشمنوں کے حملوں سے بچائے گا، جو تمھاری عزت کا تحفظ کرے گا اور تمھاری نجی زندگی کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دے گا۔ اپنی آوازوں کو اپنے ان بھائیوں کی آوازوں کے ساتھ ملا دو جو مسلم دنیا میں اسلام کی واپسی کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اور یہ صرف اللہ کے لیے ہے یہ صرف اللہ کے لیے ہے! اے اللہ تیرے سوا کوئی نہیں! اے مسلمانو ہم حزب التحریر کی جانب سے تمھیں پکارتے ہیں کہ اس کے امیر شیخ عطا بن خلیل ابو الرشتہ کی قیادت میں دنیا کی امامت حاصل کرنے کے لیے کام کرو اور دنیا کو کفر کے اندھیروں سے نجات دلا کر اسے اسلام کے نور اور اس کے انصاف سے منور کر دو۔

مرکزی میڈیا آفس، حزب التحریر

شام کے مسلمانوں کے بچاؤ کی مہم

شامی عوام کے خلاف حکومت ایران کی جنگ

حزب التحریر کے وفد نے ایرانی قونصلیٹ کا دورہ کیا اور شام کے جابر کو مسترد کیا

حزب التحریر ولایہ پاکستان نے اپنا ایک وفد کراچی میں واقع ایرانی قونصلیٹ بھیجا۔ وفد حزب التحریر کے اراکین، ڈاکٹر اسماعیل شیخ اور انجینئر طاہر پر مشتمل تھا۔ وفد نے شام کے جابر کی حمائت کرنے پر ایرانی حکومت کی کردار کی پرزور مذمت کی۔ وفد نے حزب التحریر کی قیادت کی جانب سے ایک لیفلٹ قونصلیٹ کی نمائندے کے حوالے کیا جس میں شام میں خلافت کی واپسی کو روکنے کے لیے امریکی کوششوں میں ایران اور لبنان میں اس کی حزب کے تعاون کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

اس لیفلٹ کا اختتام اس دعوت پر کیا گیا ہے کہ "اس بات سے قطع نظر کہ کوئی شخص حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، زیدی، جعفری یا عیبادی ہے، جو کوئی بھی ظالم حکمران کی حمائت کرتا ہے اور اس کے جھوٹ کی تصدیق کرتا ہے تو اس پر رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث لاگو ہوتی ہے: ﴿فَأُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُونَ عَلَيَّ حَوْضِي﴾ "وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں اور اس کو میرے حوض پر آنے کی اجازت نہیں ہو گی"۔ یہ وعید اس کے گناہ کی سنگینی کی وضاحت کرتی ہے۔ لہذا حزب التحریر اللہ سبحانہ و تعالی کی اس آیت پر ایمان رکھتی ہے کہ ﴿هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ﴾ "اسی اللہ نے تمھارا نام مسلمان رکھا ہے" (الحج:78)۔

اور اللہ کی مدد سے سچ بولتی ہے اور سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتی۔ حزب التحریر ان لوگوں کو جنھوں نے شام کے جابر کی مدد کی اور اب بھی اس کی مدد کر رہے ہیں، یہ مشورہ دیتی ہے کہ وہ خیر کی جانب لوٹ جائیں اور جو گناہ کیا ہے اس پر توبا کریں۔ ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس عمل پر افسوس کا اظہار کریں اس سے قبل کہ وہ وقت آجائے جب نہ تو ان کے افسوس کو قبول کیا جائے گا اور ان کی توبا بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ کیا وہ اب بھی باز آئیں گے؟ ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ﴾ اس میں ہر صاحب دل کے لیے عبرت ہے اور اس کے لیے جو دل سے متوجہ ہو کر کان لگائے اور وہ حاضر ہو" (ق:37)۔

شام میں مسلمانوں کی مدد کرنا صرف طالبان کی نہیں بلکہ افواج پاکستان کی بھی ذمہ داری ہے جو ایٹمی اسلحے سے لیس ہے

روزنامہ ڈان نے 15 جولائی 2013 کو یہ رپورٹ کیا کہ "پاکستانی طالبان نے شام میں کیمپ قائم کر لیے ہیں اور سینکڑوں جنگجو صدر بشار الاسد کے خلاف باغیوں کے ساتھ مل کر لڑنے کے لیے بھیجے ہیں"۔ یہ بھی کہا گیا کہ "پاکستان کی وزارت داخلہ کے ترجمان عمر حامد خان نے کہا ہے کہ پاکستان بھر میں صوبائی انتظامیہ نے اس بات کی تردید کی ہے کہ جنگجو ملک سے شام کی جانب روانہ ہوئے ہیں۔ لیکن تین پاکستانی انٹیلی جنس حکام نے جو افغانستان سے منسلک قبائیلی علاقوں میں تعینات ہیں اور عسکریت پسندوں نے یہ کہا ہے کہ عسکریت پسند شام کی جانب روانہ ہوئے ہیں جن میں القاعدہ، پاکستانی طالبان اور لشکر جھنگوی کے اراکین شامل ہیں"۔

اللہ سبحانہ و تعالی فرماتے ہیں کہ ﴿وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ﴾ "اگر یہ دین کے بارے میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر ان کی مدد لازم ہے" (الانفال:72) اور شام کے لوگوں نے امت مسلمہ، اس کی افواج اور ان کے حکمرانوں کو ہزاروں بار پکارا کہ ان کی مدد کی جائے یہاں تک کہ وہ ان سے مایوس ہو گئے لیکن اپنے رب سے مایوس نہیں ہوئے۔ لہذا انھوں نے اپنے مقدس انقلاب میں شام کے جابر کے خلاف یہ نعرہ اختیار کیا کہ "اے اللہ ہمارا تیرے سوا کوئی نہیں ہے"۔ اسلام امت مسلمہ سے، جس میں پاکستان کے

مسلمان بھی شامل ہیں، شام کے مسلمانوں کی حقیقی مدد کے لیے اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ پاکستان اپنی افواج کو شام بھیجے جو ایٹمی اسلحے سے لیس ہے۔ وہ اپنے جنگی جہاز، ٹینک اور کمانڈوز بھیجے جو بشار کے قلعے کو مسمار کر دیں اور اس کے غنڈوں، اور منافق ریاستوں میں سے جو کوئی بھی بشار کی مدد کر رہے ہیں ان کو بھی برباد کر دیں۔ پاکستان کے مسلمان اسلامی نقطہ نگاہ سے محض چند مجاہدین یا زکوۃ کی رقم یا کھانے کی اشیأ بھیج کر اپنی ذمہ داری سے بری از مہ نہیں ہو سکتے۔

جہاں تک وزارت خارجہ کی اس تردید کا تعلق ہے کہ طالبان کے چند عناصر شام میں اپنے مظلوم بھائیوں کے ساتھ مل کر لڑنے کے لیے گئے ہیں تو یہ تردید اس بات کی تصدیق ہے کہ کیانی و شریف حکومت بشار کے ظلم و جبر کی حمائت کر رہے ہیں۔ یہ حکومت اس بات کو جرم سمجھتی ہے جو چند مسلمان ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور انھیں ایسا کرنے سے روکتی ہے۔ یہ تردید اس بات کی بھی تصدیق کرتی ہے کہ یہ حکومت مغرب کے مفادات کی نگہبانی کرتی ہے جس نے مسلمانوں کی زمینوں کو تقسیم کیا اور پھر ان غداروں کو حکمران بنا کر ان مصنوعی سرحدوں کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری سونپ دی۔ یہ صورتحال اس بات کی بھی نشان دہی کرتی ہے کہ ہمارے حکمران اس عظیم امت سے کوئی تعلق نہیں رکھتے ﴿إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ﴾ "یہ تمہاری امت، ایک امت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کرو" (الانبیا: 92)۔

کیانی و شریف حکومت نے شامی انقلاب کے خلاف وہی شرمناک موقف اختیار کر رکھا ہے جو کافر مغربی ممالک نے اختیار کیا ہوا ہے کہ وہ بشار کی حکومت کی خفیہ اور کھلی حمائت کرتے ہیں اور ان میں سے سب سے کم برے وہ ہیں جو شام کے مظلوم لوگوں کو بشار کے ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لیے انگلی تک نہیں ہلاتے بلکہ خاموشی سے ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی گنتی کر رہے ہیں۔ اور ایسا اس وجہ سے ہے کیونکہ پاکستان کی حکومت بشار الاسد کی حکومت کی طرح امریکہ کی حمائتی ہے۔ لہذا وہ طالبان جنگجو جو شام میں اپنے بھائیوں کی مدد کرنے کے لیے گئے ہیں اس بات سے خبردار رہیں کہ ان میں اس ایجنٹ حکومت کے کارندے شامل نہ ہو جائیں تا کہ شام کے انقلاب کو کسی بھی قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا جاسکے اور بشار اور کیانی و شریف حکومت کے اصل آقا امریکہ کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکے۔

افواج پاکستان میں موجود مخلص افسران! کیا تم نہیں دیکھتے کہ پاکستان میں موجود حکومت نے افواج پاکستان کو دنیا بھر میں امریکی آلہ کار کے طور پر استعمال کیا ہے تا کہ مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہ پہنچے اور صرف صلیبیوں کے مفادات ہی کی تکمیل ہو؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ امریکہ نے افغانستان میں سویت یونین کو شکست دینے کے لیے ہماری افواج کو استعمال کیا تا کہ خطے میں امریکی راج کو قائم کیا جاسکے؟ اور انھوں نے استعمال کیا تھا اور اب بھی افغانستان میں امریکی قابض افواج کے خلاف لڑنے والے مجاہدین اور ان تمام مزاحمتی قوتوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں جو خطے میں امریکی راج کی مخالف ہیں؟ تم امریکی حمائتی کہلائے جانے کو کیسے قبول کر سکتے ہو اور اس بات کو بھی کیسے قبول کر سکتے ہو کہ ایک طرف بزدل امریکیوں کو بچانے 1993 میں صومالیہ جیسے دور دراز کے ملک پہنچ جاؤ اور شام کے مسلمانوں سے منہ موڑ لو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ((**إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ**)) "اگر شام کے لوگوں میں بگاڑ آ گیا تو پھر تم میں کوئی خیر باقی نہیں رہے گی" (احمد)۔

شام میں اپنے بھائیوں کی مدد کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غداروں کو اکھاڑ پھینکو اور اختیار حزب التحریر کے سپرد کر دو، اس کے امیر، مشہور فقیہ، عطا بن خلیل ابو الرَشتہ کی قرآن و سنت کے نفاذ پر بیعت کرو اور وہ تمھارے خلیفہ کے طور پر شام کے مسلمانوں کو جابر کے ظلم سے نجات کے لیے فوج کشی کریں اور افغانستان اور عراق کو امریکی قبضے سے نجات دلاتے ہوئے شام کی جانب بڑھیں۔ اللہ کی قسم تم اس قابل ہو اور تم اللہ کی مدد سے ایسا کر سکتے ہو اور آج کے بعد اپنی اس ذمہ داری کی ادائیگی سے اجتناب کرنے کے لیے تم میں سے کسی کے پاس اب کوئی حیلہ یا جواز نہیں ﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ "اور اللہ اپنے امر میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے" (سورۃ یوسف: 21)

پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

جان کیری کی آمد نامنظور۔ مہم

رمضان کے مبارک مہینے کے دوران حزب التحریر ولایہ پاکستان نے پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت میں موجود غداروں کی اپنے مغربی آقاوں سے ملاقاتوں کے خلاف مظاہروں کے لیے لوگوں کو متحرک کیا۔ اسلام میں اس قسم کا عمل حرام ہے اور خلیفہ ایسے کسی بھی جرم پر سخت سزا دیتا ہے۔ اس قسم کے تعلقات امت کے لیے انتہائی نقصان کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ یہ غدار مغربی اہلکاروں سے ہدایات وصول کرتے ہیں۔

لاہور



حزب التحریر کے ایک ممبر مظاہرے کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے



مظاہرے میں شرکاء نے پلے کارڈز اٹھائے ہوئے



مظاہرہ میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں نے شرکت کی

اسلام آباد



حزب التحریر کے ممبران جان کیری کے متوقع دورے کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے



مظاہرہ ایک مصروف کاروباری مرکز سے گزرتے ہوئے

پشاور



حزب التحریر نے شہر کے ایک مرکزی علاقے میں امریکی عہدیداروں کی آمد کے خلاف مظاہرہ کیا

کراچی





حزب التحریر کے نوجوان امریکی اہلکاروں کی آمد کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے

بقیہ صفحہ 22 سے

خلافت ہی ہوگی جو صلیبیوں کی سپلائی لائن اور ڈرون حملوں کو بند کرے گی۔ اس خطے میں صلیبی وجود کے لیے یہ تباہ کن اور فیصلہ کن اقدامات ہوں گے اور اس طرح خلافت فتنے کی جنگ کا خاتمہ کر دے گی، آپ سب کو متحد کر دے گی اور اس دینِ حق اور اس کے ماننے والوں کے لیے کامیابی کو یقینی بنا دے گی۔ حزب التحریر اپنے امیر، شیخ عطا بن خلیل ابو رشتہ کی قیادت میں آپ کو پکارتی ہے کہ آپ پاکستان کی پاک اور بابرکت زمین میں خلافت کے قیام کے لیے نُصرۃ کے حصول کو یقینی بنائیں۔ اب یہ آپ پر ہے کہ آپ اس پکار پر لبیک کہیں اور مؤمنین کے دلوں کو ٹھنڈک بخشیں۔

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾

"اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس اللہ نے تمہیں بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ"(آل عمران:103)

21جون 2013: 12شعبان 1434

حزب التحریر ولایۃ پاکستان

بقیہ صفحہ 27 سے

مرکزی رابطہ کمیٹی کے سربراہ کر رہے تھے جنھوں نے کیانی کے نام کھلا خط پاکستان کے سفیر کے حوالے کیا اور انھوں نے اس پیغام کو پہنچانے کا وعدہ کیا۔ مقامی اور غیر ملکی میڈیا نے اس مظاہرے کی رپورٹنگ بھی کی۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے مظاہرے اور الفاظ کو پاکستانی افواج میں موجود مخلص افسران کے دلوں کو اس طرح متاثر کرنے کا باعث بنائیں کہ ان میں محمد بن قاسمؒ کی سی بہادری پیدا ہو، ان میں اپنے دین اور اپنی امت سے وفاداری میں اضافہ ہو اور وہ اس امت کو کرپٹ حکمرانوں سے نجات دلوائیں تا کہ وہ پہلے انصار کی طرح کی عزت اور اجر پائیں۔

﴿وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ﴾

''اور پرہیز گاروں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہیں''(الجاثیہ:19)

حزب التحریر ولایہ اردن

بقیہ صفحہ 30 سے

دوران اس کا زیادہ مشاہدہ کیا گیا، خصوصاً شام میں، کیونکہ ظلم اور سرکشی کے خلاف لوگوں کے بپھرنے سے خوف کی دیوار منہدم ہو گئی۔

بس یہ نئی بات ہے ورنہ ہم انقلابات سے قبل، اس کے دوران اور اس کے بعد ہمیشہ یہ کام کرتے رہے ہیں۔

تاہم، اگر ''شام کے انقلاب میں شریک ہونے''، سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ہمارا کوئی عسکری ونگ بن گیا ہے تو یہ غلط ہے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارا کوئی عسکری ونگ نہ پہلے کبھی تھا نہ اب ہے۔ ہم ایک ایسی سیاسی جماعت ہیں جس کی آئیڈیالوجی اسلام ہے، جو دعوت کے مرحلے میں کسی قسم کے مادی اعمال انجام نہیں دیتی۔ بلکہ ہم صرف اہل قوت سے نصرہ طلب کرتے ہیں تا کہ اسلامی ریاست کو قائم کیا جا سکے۔ جیسا کہ عقبہ کی دوسری بیعت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوا۔ ان شاءاللہ یہ اللہ کے اذن سے قریب ہے،

(إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا) (الطلاق:٣)

''بے شک اللہ اپنا امر پورا کرنے والا ہے، اللہ ہی نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے''۔

آپ کا بھائی — **30شعبان ۱۴۳۴ھ**

عطا بن خلیل ابو الرشتہ — **9جولائی 2013**

خلافت کا قیام افواج میں موجود مخلص افسران کی جانب سے نُصرَۃ (مادّی مدد) فراہم کرنے سے ہی ہو گا

اے پاکستان کے مسلمانو! ہم میں سے ہر شخص اس بات سے آگاہ ہے کہ کیانی و شریف حکومت ہو یا ماضی کی حکومتیں، پاکستان مسلسل معاشی بدحالی اور خارجی معاملات میں ذلت و رسوائی کے راستے پر گامزن ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہم لوگ اس صورتِ حال سے باخبر ہیں بلکہ ایک طویل عرصے سے ہم اس کا مزہ بھی چکھ رہے ہیں۔ اور ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ پچھلے تین انتخابات کے نتیجے میں آنے والی حکومتیں اتنی ہی کرپٹ اور نااہل تھیں جتنا کہ فوجی بغاوت کے ذریعے قائم ہونے والی آمرانہ حکومتیں۔ لٰہذا اب پاکستان میں اس بحث کو بہت اہمیت حاصل ہو گئی ہے کہ حقیقی تبدیلی کیسے لائی جائے؟ کس طرح ہم اس چیز کو ممکن بنائیں کہ ہمارے اوپر مخلص حکمرانوں کا سایہ ہو جو اسلام کی بنیاد پر حکمرانی کریں؟ کس طرح سے ہم وہ حقوق حاصل کر سکیں جو اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے ہمارے لیے طے کیے ہیں؟ اور اس حقیقی تبدیلی کو لانے میں ہمارا کردار کیا ہو تا کہ اس خوشحالی اور سکون واطمینان کی زندگی میں مزید تاخیر نہ ہو جس میں پہلے ہی بہت تاخیر ہو چکی ہے؟

بھائیو اور بہنو! جمہوریت کے تحت ہونے والے انتخابات کبھی بھی اِس نظام کا خاتمہ نہیں کریں گے، جو کہ مسلسل بدعنوان اور کرپٹ حکمران پیدا کر رہا ہے، چاہے پاکستان کی زندگی کے اگلے ستر سالوں کے دوران بھی الیکشن در الیکشن کا سلسلہ جاری رہے۔ پاکستان کی ہر حکومت اور واشنگٹن میں بیٹھے ان حکومتوں کے آقا یہ کہہ کر پاکستان کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ تبدیلی لانے کا واحد ذریعہ صرف جمہوریت کے تحت انتخابات ہی ہیں۔ مغرب اور ان کے ایجنٹ حکمران، عوام اور افواجِ پاکستان سے اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ جمہوریت کے تسلسل کی یقین دہانی کرائیں اگرچہ جمہوریت پاکستان کی سالمیت اور خوشحالی کو شدید نقصان پہنچا رہی ہے۔ لٰہذا مغرب کی حمایت سے قائم کردہ آمرانہ حکومتوں سے جان چھڑانے کے لیے، مغرب اور ان کے ایجنٹ پاکستان کے مسلمانوں کو اپنے دوسرے جال یعنی جمہوریت کی دعوت میں پھنسا دیتے ہیں جیسا کہ انھوں نے مصر، ترکی اور دوسرے مسلم ممالک میں کیا۔

اے پاکستان کے مسلمانو! ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کے جھوٹ کو مسترد کر دیں اور اپنے دین کی طرف رجوع کریں تا کہ اس بدحالی اور مایوسی کی صورتحال سے نکل سکیں۔ جی ہاں، اسلام نے اس بات کو فرض قرار دیا ہے کہ امت کا حکمران امت کی مرضی اور اس کے انتخاب کے ذریعے بنایا جائے۔ جی ہاں، ایک بار جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں اسلامی ریاست قائم کر دی تو انتخاب ہی وہ طریقہ تھا جس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کو حکمرانی کے لیے چُنا گیا تھا۔ لیکن اسلام میں وہی شخص حکمران بن سکتا ہے اور حکمران رہ سکتا ہے جو اسلام اور اس کی شریعت کی بنیاد پر حکمرانی کرے نہ کہ جمہوریت اور اس کے کفر کی بنیاد پر۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کفار نے آپ ﷺ کو اپنی پارلیمنٹ، دارالندوہ، میں شمولیت اور اس کا سربراہ تک بننے کی پیشکش کی لیکن رسول اللہ ﷺ نے مضبوطی سے اس پیشکش کو رد کر دیا۔ اللہ کے نازل کردہ نظام کے سوا کسی بھی دوسرے نظام کو اللہ سبحانہ و تعالی نے "طاغوت" قرار دیا ہے اور موجودہ جمہوریت اسی کی ایک شکل ہے کہ جس میں قانون وفیصلے کا اختیار شریعت کی بجائے پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے عوامی نمائندوں کے پاس ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ﴾ "کیا آپ ﷺ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو دعوی کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں، اس پر جو آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ سے پہلے نازل ہوا، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے فیصلے طاغوت (غیر اللہ) کے پاس لے جائیں حالانکہ ان کو حکم ہو چکا ہے کہ طاغوت کا انکار کر دیں" (النساء: 60)۔

اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا اقتدار لینے سے انکار کر دیا جس میں اقتدار کے بدلے اسلام کے کسی بھی معاملے پر سمجھوتے کی شرط عائد کی گئی ہو جیسا کہ یہ شرط کہ آپ ﷺ کے بعد اقتدار کسی ایک مخصوص گروہ کو منتقل کیا جائے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے بَنُو عامر بن صَعصَعَۃ کے وفد کی اس پیش کش کو مسترد کر دیا جب انھوں نے آپ ﷺ کو اقتدار دینے کے بدلے یہ شرط عائد کی کہ آپ ﷺ کے بعد یہ اقتدار انھیں منتقل ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **((الأمر لله يضعه حيث يشاء))** "حکمرانی اللہ کی ہے اور وہ جسے چاہے گا اسے دے گا"۔ تو پھر ان لوگوں کے متعلق کیا خیال ہے جو جمہوری نظام، اس کی پارلیمنٹ اور وزارتوں میں شرکت کرکے اگر پورے اسلام سے نہیں تو اس کے بیشتر حصے سے دستبردار ہو جاتے ہیں؟ یقیناً رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ان تمام مسلمانوں کے لیے ایک واضح سبق ہے، جو اَب بھی جمہوری نظام کے مغربی جال کی طرف اندھا دھند بھاگے چلے جا رہے ہیں اور لوگوں کے سامنے یہ

دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اسلام، اس کی شریعت اور اس کی خلافت کے قیام کے لیے کوشش کر رہے ہیں، چاہے ان لوگوں کا تعلق پاکستان سے ہو یا مصر سے، ترکی سے ہو یا کسی اور مسلم ملک سے۔ تو کیا یہ لوگ سبق حاصل کریں گے!

پس رسول اللہ ﷺ کفریہ نظام کو تبدیل کرنے کے لیے اسی کفریہ نظام کا حصہ نہیں بنے، اگرچہ انھیں اس نظام کا سربراہ بننے کی دعوت دی گئی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ایسے اقتدار کو بھی قبول نہیں کیا جس کے بدلے میں آپ ﷺ سے اسلام کے کسی ایک معاملے پر بھی سمجھوتے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کی جگہ رسول اللہ ﷺ نے کفر کی حکومت کے خاتمے کے لیے پورے معاشرے سے اس کفریہ حکومت کی حمایت اور قوت کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف سے کفر کی حمایت کو ختم کیا اور اس کے لیے آپ ﷺ نے کفر کے نظام کو کھلم کھلا چیلنج کیا، اس کی حقیقت کو بے نقاب کیا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کفر کی حکمرانی کو اس مادّی سہارے سے محروم کیا جو اسے تحفظ فراہم کیے ہوئے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ذاتی طور پر ان لوگوں سے ملاقاتیں کیں جو جنگی طاقت رکھتے تھے اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ ایمان قبول کرنے کے ساتھ ساتھ دینِ اسلام کو نُصرۃ (مادّی مدد) فراہم کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ نے طویل سفر کیے، مشکلات اٹھائیں تا کہ اسلام کو ایک ریاست کی شکل میں قائم کرنے کے لیے نُصرۃ کے حصول کو یقینی بنایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ جن لوگوں سے نصرۃ کا مطالبہ کرتے تھے، ان کی مادّی قوت کو بھی معلوم کرتے تھے۔ آپ ﷺ ان سے سوال کرتے تھے:((و هل عند قومك منعة؟))"کیا تمھارے لوگ طاقت و اسلحہ رکھتے ہیں؟" اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کی پیش کش کو قبول نہ کیا جن میں اسلام کے دشمنوں سے اسلام کا دفاع کرنے کی طاقت موجود نہیں تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے کئی قبائل سے ملاقاتیں کیں جن میں بَنُو کلب، بنوحَنِیفَۃُ، بنو عامر بن صَعْصَعَۃ، بنو کِنْدَۃُ اور بنوشیبان شامل تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ اسی طریقہ کار پر صبر و استقامت کے ساتھ کاربند رہے یہاں تک کے اللہ تعالی نے نصرۃ کے حصول میں کامیابی عطا فرمادی جب انصار کے ایک چھوٹے مگر مخلص اور اہلِ قوت گروہ نے اسلامی ریاست کے قیام کے لیے نبی کریم ﷺ کو نُصرۃ فراہم کردی۔ لہٰذا اسلام کی حکمرانی کے لیے نصرۃ کا حصول رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقہ ہے، اس طریقے پر چل کر نبی ﷺ نے یثرب کے تقسیم شدہ معاشرے کو اسلام کے قلعے، مدینۃ المنورہ میں تبدیل کردیا۔

اے پاکستان کے مسلمانو! حزب التحریر ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر چلتے ہوئے ہی خلافت کے قیام کی جدوجہد کر رہی ہے۔ اس کے شباب ہمیں کفر سے خبردار کرتے ہیں اور ہم سے اسلام اور اس کی خلافت کی مدد وحمایت کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور حزب التحریر کے امیر، اعلیٰ پائے کے فقیہ اور رہنما، شیخ عطا بن خلیل ابوالرَشتہ، اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس دین کے لیے مسلم افواج سے نصرۃ حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اب یہ ہم میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ ہم حزب التحریر میں شامل ہو جائیں اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر چلتے ہوئے خلافت کو قائم کردیں اور ظلم کی حکمرانی کے خاتمے میں اپنا حصہ ڈالیں۔ امام احمد بن حنبل نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:((ثُمَّ تَكُونُ مُلْكاً جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا. ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ)) "پھر ظالمانہ حکومت کا دَور ہو گا جو اُس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہو گی۔ یہ کہہ کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے"۔

اے افواج میں موجود مسلمانو! اے اہلِ نُصرۃ!

اے موجودہ دور کے انصارو! رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کار اسلام کے قیام کے لیے اہلِ قوت سے نُصرۃ (مادّی مدد) حاصل کرنے کا تقاضا کرتا ہے اور تم میں سے ہر ایک یہ نُصرۃ دینے کی قابلیت رکھتا ہے۔ تمھارے بیٹے، بیٹیاں، بھائی، بہنیں اور مائیں تمہیں پکارتی ہیں کہ تم اپنی ذمہ داری کو پورا کرو۔ نصرۃ کا معاملہ تمہارا ہے اور یہ وقت بھی تمہارا ہے، لہذا اگر تم اللہ تعالی کی خوشنودی کے لیے اپنی ذمہ داری کو پورا کرو گے تو تم یقیناً کامیاب رہو گے۔ کفریہ جمہوریت کی حمایت کر کے، جسے لوگوں کی حمایت بھی حاصل نہیں ہے، اپنی امت اور اپنے حلف سے غداری مت کرو۔ کیانی و شریف اور ان کا ٹولہ کہ جس نے اپنے حلف سے غداری کی ہے، اور جنہوں نے ہماری قیادت کی صفوں کو داغدار کر دیا ہے؛ ایسے لوگوں کی زندگی کی خاطر اپنی آخرت کو برباد مت کرو! حزب التحریر کو نصرۃ فراہم کر کے رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر خلافت کو قائم کردو۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب رہے اور کفر اور ان کے لوگوں پر غالب آ گئے تو تمہارا یہ عمل تمہاری اور امتِ مسلمہ کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے گا۔

(إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ)

"اگر اللہ تعالی تمھاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمھیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمھاری مدد کرے؟ ایمان والوں کو اللہ تعالی ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے"(آل عمران:160)

29 رمضان ۱۴۳۴ھ — **حزب التحریر**

7 اگست 2013 — **ولایہ پاکستان**

چترال سے کراچی تک سیلاب کی تباہ کاریاں

جمہوریت اور جمہوری حکمران سیلاب کی تباہ کاریوں کے ذمہ دار ہیں

پچھلے چند دنوں میں ملک بھر میں ہونے والی بارشوں کے نتیجے میں ہونے والی تباہ کاریوں میں درجنوں جانیں لقمہ اجل بن گئیں اور لاکھوں لوگ کھلے آسمان تلے رہنے پر مجبور ہوگئے۔ حزب التحریر ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے لواحقین سے اظہار افسوس اور ان کی مغفرت کی دعا کرتی ہے۔

ان بارشوں کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتیں اور تباہی قدرتی امر نہیں ہیں بلکہ یہ جمہوری حکمرانوں کی عوام کے امور سے مسلسل بے اعتنائی کا نتیجہ ہے۔ پچھلے چند سالوں میں پاکستان میں مسلسل سیلاب آئے اور ہر سیلاب کے بعد اس کی وجوہات جاننے اور اس سے ہونے والے نقصانات سے مستقبل میں بچنے کے لیے مختلف کمیشن بنے لیکن ان جمہوری حکمرانوں نے ان کمیشنوں کی رپورٹوں پر عمل درآمد تو دور کی بات انھیں پڑھنا تک گوارا نہیں کیا۔ اگر کراچی جیسے بڑے شہر میں چند گھنٹوں کی بارش کے نتیجے میں آدھے سے زیادہ شہر چوبیس گھنٹوں تک بجلی سے محروم ہو جاتا ہے، ہزاروں لوگ بے گھر ہو جاتے ہیں، سینکڑوں لوگ ندی نالوں میں اپنی گاڑیوں سمیت ڈوب جاتے ہیں اور حکومت عوام کو ان مشکلات اور مصائب سے نکالنے کے لیے موجود ہی نہیں ہے تو دور دراز علاقوں کی صورتحال کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہاں حالات کس قدر خوفناک ہوں گے۔

لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ بڑی بڑی کمپنیوں اور اپنے چہیتوں کو نوازنے کے لیے تو جمہوری حکمران دن رات ایک کر کے پالیسیاں بناتے ہیں اور ان پر فوری عمل بھی کرواتے ہیں جیسا کہ توانائی کی پالیسی جس کے نتیجے میں چند سرمایہ داروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے راتوں رات بجلی کی قیمتوں میں ہولناک اضافہ کر دیا گیا لیکن عوام کے مسائل حل کرنے کے لیے ان جمہوری حکمرانوں میں کوئی بھی سنجیدہ نہیں ہے۔ ہر آنے والی جمہوری حکومت کو صرف اپنے اور واشنگٹن میں بیٹھے اپنے آقاوں کے مفادات سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں اور عوام صرف انتخابات کے چند دنوں میں ان کی ترجیح ہوتے ہیں جن کو انتخابات جیتنے کے بعد اگلے پانچ سالوں کے لیے مکمل فراموش کر دیا جاتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اصل میں اُنھیں اقتدار پر عوام نے نہیں بلکہ امریکہ نے بٹھایا ہے۔ یقیناً عوام بھی اب یہ جان چکے ہیں جمہوریت ان کے کسی کام کی نہیں بلکہ یہ تو عوام کے ساتھ "بہترین انتقام" ہے کیونکہ انتخابات جیتنے کے بعد اگر ان حکمرانوں کا محاسبہ کیا جائے تو یہ کہتے ہیں ہمیں تو عوام نے منتخب کیا ہے اور اگر ہمارا احتساب کرنا ہے تو پانچ سال انتظار کرو کہ اگلے انتخابات میں عوام ہی ہمارے خلاف فیصلہ دیں گے۔ اور جب تک پانچ سال گزرتے ہیں امریکہ ایک اور ایجنٹ تیار کر لیتا ہے اور اس طرح جمہوریت اپنے تسلسل کو برقرار رکھتی ہے۔ درحقیقت جمہوریت کے نظام کو تشکیل ہی اس طرح دیا گیا ہے کہ وہ صرف ایک چھوٹے سے اشرافیہ کے گروہ کے مفادات کا تحفظ کرتی ہے۔ یہ ایک عالمی حقیقت ہے کہ جمہوریت کا مقصد کبھی بھی عوام کو انصاف فراہم کرنا نہیں رہا۔ موجودہ جمہوری نظام سے تبدیلی کی امید لگانا ایک خوش فہمی ہے چاہے ایک درجن مزید انتخابات ہی کیوں نہ کرا دیے جائیں۔

اسلام اس بنیاد کو ہی ختم کر دیتا ہے جو لوگوں کے امور سے غفلت کا سبب بنتی ہے جو کہ جمہوریت ہے۔ مسلمان اس کلمہ "لا الہ الا اللہ" پر ایمان رکھتا ہے جس کا مطلب ہے کہ صرف اللہ سبحانہ و تعالی ہی اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح ہے۔ لہذا صرف خلافت ہی وہ نظام ہے جس میں لوگوں کے امور سے غفلت نہیں برتی جاسکتی کیونکہ حکمران صرف اللہ کے قانون کو نافذ کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ خلافت میں مظالم کی عدالت کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ خلیفہ یا والی (گورنر) کی جانب سے حکمرانی سے متعلق کسی بھی ذمہ داری میں ناکامی یا کوتاہی کی تفتیش کرے۔ یہ عدالت حکمرانوں کے خلاف کسی بھی درخواست کے بغیر خود سے ان کے خلاف تفتیش کرتی ہے۔ عدالت غفلت یا کوتاہی ثابت ہونے پر والی (گورنر) کو برطرف کر دیتی ہے جبکہ اسلام کے قطعی احکامات کی خلاف ورزی کی صورت میں خلیفہ کو برطرف کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ لہذا برخلاف جمہوریت کے خلیفہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ حکومتی امور کے متعلق اسے استثناء حاصل ہے جیسا کہ جمہوریت میں ہوتا ہے اور پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 248 اس کا واضح ثبوت ہے۔

صرف اور صرف خلافت میں ہی عوام کے امور کی دیکھ بھال ہو سکتی ہے جو انسان تو انسان جانوروں کے امور کے حوالے سے اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتی ہے اسی لیے تو عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مشہور زمانہ بات کہی تھی کہ اگر دجلہ کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی مارا گیا تو عمر اس کا ذمہ دار ہو گا۔ حزب التحریر امت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس کفریہ اور استحصالی نظام سے مکمل کنارہ کشی اختیار کر کے خلافت کے قیام کی جدوجہد میں اس کے ساتھ شامل ہو جائیں اور اس خلیفہ کو بیعت دیں جو اللہ کے سامنے جواب دہی کے خوف سے ان کے امور سے غفلت اور کوتاہی کا مرتکب نہ ہو۔

نوٹ: عوامی امور کی دیکھ بھال کے حوالے سے خلافت کی پالیسی جاننے لیے مندرجہ ذیل ویب سائٹ کو دیکھیں:

شہزاد شیخ

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کے ڈپٹی ترجمان

http://htmediapak.page.tl/policy-matters.htm

جان کیری کی آمد نامنظور ۔ مہم

امریکی پتلی تماشے کو ختم کرو



حزب التحریرولایہ پاکستان امریکی وزارتِ خارجہ کے پاکستان میں موجود امریکی ایجنٹوں سے رابطوں کو مسترد کرتی ہے ان رابطوں میں امریکی سیکریٹری خارجہ جان کیری اورپاکستان اور افغانستان میں امریکہ کے سفارت کاروں سے کیے جانے والے رابطے شامل ہیں۔حزب ان کی ہدایات اوراحکامات کو بھی مسترد کرتی ہے جو وہ اس خطے میں اپنی اہم ترین کٹھ پتلیوں افغانستان کے صدر حامد کرزئی، پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف اور جنرل کیانی، کو دیتے ہیں ۔ حزب التحریرامریکی افواج کی سینٹرل کمانڈ(CENTCOM)، وزارت دفاع،نیٹو اور ایساف کے کمانڈروں کی ہمارے افواج کی قیادت میں موجود غداروں سے ملاقاتوں کو بھی مسترد کرتی ہے۔

امریکہ ہمارا کھلا دشمن ہے ۔ خطے پر قبضے کی اس کی مہم اس کی افواج کی بزدلی ، گرتی ہوئی معیشت اور اس خطے سے ہزاروں میل کی دوری کی وجہ سے شدید مشکلات کا شکار ہے۔امریکہ کو ایمان والوں پر کوئی برتری حاصل نہ ہوتی اگر اس کے اپنی کٹھ پتلیوںسے تعلقات نہ ہوتے۔ اپنے ان تعلقات کی وجہ سے امریکہ اس قابل ہے کہ وہ حملے کرسکے، مقبوضہ علاقوں پر اپنے قبضے کو مستحکم کرسکے اور پھر خطے میں اپنے مستقل قیام کو یقینی بنانے کے لیے مذاکرات کے ذریعے قانونی جواز بھی فراہم کرسکے۔ امریکہ کے ان تعلقات کی وجہ سے مسلمانوں نے اپنے ہزاروں شہریوں اور فوجیوں کی موت اور معیشت کو اربوں ڈالر کے پہنچنے والے نقصان کا سامنا کیا ہے۔ یہ سب کچھ اس کے علاوہ ہے جو امریکی ریمنڈ ڈیوس نیٹ ورک کے کرائے کے قاتلوں نے ٹارگٹ کلنگ اور بم دھماکوں کے ذریعے کیاہے اور جو امریکی آلہ کار آئی.ایم.ایف نے ہماری معیشت کو نقصان پہنچانے کے لیے کیا ہے۔

اس امریکی پتلی تماشے کو ختم کرنے کے لیے افواج پاکستان کو چاہیے کہ وہ ان کٹھ پتلیوں کو اکھاڑ پھینکیں اور خلافت کے قیام کے لیے نصرۃ فراہم کریں۔ ان بے شرم پتلیوں کی اپنے آقا سے ملاقاتوں پر احتجاج کرنا لکڑی کے پتلے کے سامنے چیخنے چلانے کے مترادف ہے،جو نہ سن سکتا ہے اور نہ ہی کچھ محسوس کرسکتا ہے۔ احتجاج کرنے سے بہتر ہے کہ ہم میں ہر ایک افواج پاکستان میں موجود اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے اس بات کا مطالبہ کرے کہ وہ اس خطے میں خلافت کے قیام کے لیے حزب التحریر کا ساتھ دیں۔ یہ صرف خلافت ہی ہو گی جو امریکیوں اور دوسری استعماری طاقتوں کے سفارت خانوں، قونصل خانوں اور اڈوں کو بند کرے گی۔ خلافت تمام صلیبی اہلکاروں کو ملک بدر کرے گی اور ہر اس حکمران کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرے گی جو دشمنوں سے رابطہ رکھتا ہو ۔ لہذا اب یہ تمام مسلمانوں پرہے کہ اجرکمانے کے لیے اس پمفلٹ اور اس کے پیغام کو دور دور تک پہنچائیں۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنْ الْحَقِّ﴾ ”اے لوگوں جو ایمان لائے ہو!میرے اور خود اپنے دشمنوں کو اپنا دوست مت بناؤ۔تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمھارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں“(الممتحنۃ:1)

19شعبان1434ھ — **حزب التحریر**

28جون2013ء — **ولایہ پاکستان**



https://www.facebook.com/ata.abualrashtah?ref=hl

جس میں آپ کو ملے گا:

شیخ عطا کے مسلمانوں سے خطبات کی آڈیو ریکارڈنگ

آپ کی جانب سے پوچھے گئے فکری، فقہی اور سیاسی سوالات کے جوابات

اگر آپ بھی روشن فکر اور عقل سلیم والوں میں سے ہیں، حزب التحریر اور اس کے امیر سے تعارف کے خواہشمند ہیں تو ہم آپ کو اس ویب پیج کو دیکھنے (وزٹ کرنے) اور اس میں شرکت کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔۔۔۔ ممکن ہے کہ اللہ بہت جلد ہم پر مہربان ہو اور فتح اور زبردست نصرت سے ہمیں نوازے اور اللہ کے اذن سے عنقریب خلافت قائم ہو جائے۔